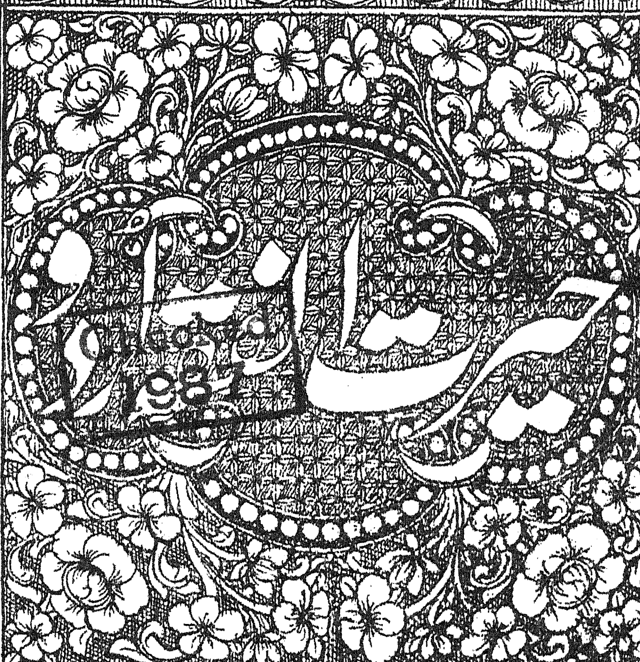
ما شاء الله لا قوة الا بالله

این رسالہ ہدایت مقالہ مسائل عجیبہ و فوائد غریبہ مملو است



حسب ارشاد و اجازت حاجی محمد یعقوب صاحب مہتمم کمیٹی تجارت

در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لایق حمد وہی خالق کون و مکان ہے کہ جسکی کنہ صفات کے دریافت مین عقل تمام عقلاے زمان کی حیران و سرگردان ہے اور قابل نعت وہی سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہین جنکی شریعت غرا مین ہزارہا مسائل لاینحل سہل و حل ہوتی ہین اور صدہا مشکلات آسان اور سہل الحمد للہ الذی ارادبنا الیسر والصلوۃ والسلام علی سید الثقلین امّا بعد عاصی سراپا معاصی سیّد ابراہیم حسینی غفر اللہ لہ و لوالدیہ خدمت دینی بھائیون کی عرض کرتا ہے کہ اندنون جو سنہ بارہ سو ستاسی ہجری مقدسہ ہے بعض احباب ذو اسباب نے تحریک کی کہ رسالہ حیرۃ الفقہ جو زبان فارسی مین ہے اور جب سے اردو خوان محروم ہین اگر اردوی عام فہم مین ترجمہ ہو تو ہر ایک کے لیے مفید ہوگا علی الخصوص جو لوگ فارسی زبان سے محض ناواقف ہین بہرہ مند ہونگے نظر برین مین نے باوجود اپنی قلت استعدادی کے کمر ہمت چست باندھی اور قلیل مدت مین ترجمہ لکھا صاحبان انش

کی خدمت مین گزارش ہی کہ جہان کہین ترجمہ مین غلطی نظر آوی بفحوای کلام صدقت بیان
اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ عاصی کو معاف رکھکر صحت فرمائین اور
دعای خیر سے یاد کرین سوال اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ کسینے صبح صادق کو جنابت کا
غسل کیا اور پانچ وقت کی نمازین اوسی طہارت سے پڑھین تو اوسکی صبح کی نماز فاسد ہوگئی
اور باقی نمازین درست ہین صورت اس مسئلہ کی کسطرح ہی جواب کہو وہ شخص وضو مین
غرغرہ بھول گیا تھا جب آفتاب طلوع ہوا اوسنے پانی پیا بعد اوسکی ظہر کی نماز اور دوسری
نمازین اوسی وضو سے اون اون کے وقت پر ادا کین اوسکی صبح کی نماز فاسد ہے اور باقی
نمازین جائز ہوگئین کیونکہ پانی پینا قائم مقام غرغرہ کے ہوگیا سوال اگر تجھسے کوئی پوچھے
کہ کسی نے اپنی بیوی سے مجامعت کی صبح صادق کو جب صبح کی نماز کا وقت ہوا
اوسنے وضو کرکے نماز پڑھلی صورت اس مسئلہ کی کس طرح سے ہے جواب کہو وہ شخص
کافر تھا رات کو اوسنے اپنی بیوی سے مباشرت کی غسل کرنیکے پہلے مسلمان ہوگیا اور جب
صبح کی نماز کا وقت ہوا تو وضو کرکے نماز پڑھی پس نماز اوسکی درست ہی کیونکہ جنابت کا
غسل اوسپر فرض نہین تھا سوال اگر کوئی تجھسے پوچھے کہ ایک شخص جنگل مین نماز پڑھ
رہا تھا اس اثنا مین دوسرا ایک مرد کہین سے آکر اوسکے بازو پر کھڑا رہا - وہ شخص نماز
سے فارغ ہو لیکن جواز و فساد نماز کا اوس مرد کے اختیار مین ہے اگر چاہے نماز اوسکی درست
رکھے یا چاہے باطل کرے صورت اس مسئلہ کی کیونکر ہی جواب کہو وہ شخص جو جنگل مین تھا
اوسکو پانی نہین ملا تا اوس سے وضو کرے آخر تیمم سے نماز پڑھ رہا تھا کہ اسی مین ایک
مرد آکر اسکے بازو پر کھڑا ہوا جسکے پاس ایک چھاگل پانی سے بھری ہوئی تھی شریعت مین
اس طرح سے ہی کہ اگر کوئی شخص تیمم سے نماز پڑھ رہا ہی دوسرا ایک شخص نمازمین پانی لیے ہوے

آ پہونچے اور اوسکی بازو پر کھڑا ہے تو نماز سے فارغ ہونیکے بعد اوس شخص سے پانی مانگنا چاہئے اگر وہ پانی نہ دیوے تو نماز درست ہی اگر دیوے تو نماز باطل کیونکہ نماز مین پانیکا موجود ہونا تیمم کو باطل کرتا ہے پس نماز جائز ہوئی یا نہوئی اوس شخص کی اختیار مین ہے اگر چاہے باطل کرے یا چاہے درست رکھے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک غلام اور اوسکا مالک کہین راستے پر جاتے تھے اثنائے راہ مین غلام آزاد ہوکر مالک ہوگیا اور مالک اوسکا غلام بنگیا صورت اس مسئلہ کی کس طرح ہی **جواب** کہو مالک کافر حربی تھا اور اوسنے مسلمان غلام کو دار حرب مین خریدا تھا اگر وہ حربی اوس غلام کو لیے ہوئے بغیر امان کے دار اسلام مین نکل آوے تو جو شخص اوسپر غالب ہو وہ نزدیک ابو حنیفہ کوفی کے مالک ہو جاتا ہی مگر نزدیک صاحبین کے غلام تو مالک نہین ہو سکتا لیکن حر ہو جاتا ہے یعنی آزاد ہوا مثلاً کوئی حربی دار حرب سے امان چاہکر دار اسلام مین نکل آیا اور بازار مین جاکر ایک غلام خریدا تو شریعت مین اوسپر یہ حکم ہے کہ جو حربی امان چاہکر کسی مصلحت سے دار اسلام مین نکل آوے اوسپر کوئی شخص ظلم و جبر نہ کرے مگر جب وہ شہر سے باہر نکلے اور جو شخص اوسپر غالب ہوئے وہ اوسکو پکڑ لیوے اور مالک بنجاوے اسی طرح جب یہ غلام شہر سے باہر آیا حر ہوگیا اور اوس حربی کا مالک بنگیا **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ہر ایک نجاست تو پانی مین دھونے سے پاک ہوتی ہے لیکن وہ کون سی نجاست ہے جو بغیر پانی کے پاک ہوتی ہے **جواب** کہو وہ شراب اور مردار کا چمڑا ہے کیونکہ شراب مین نمک ڈالنے سے سرکہ ہو جاتا ہے پس سرکہ تو پاک ہے اور مردار کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے **سوال** اگر تمسے پوچھے جو دو مرد ایک بستر پر سوئے تھے جب جاگ اوٹھے بستر پر منی پڑی ہوئی دیکھی اور ہر دو احتلام

سے انکار کرتے ہین اب غسل کسپر واجب ہی اور یہ مسئلہ کسطرح ہی **جواب** کہو اسمین علما کا۔
اختلاف ہی کہتے ہین کہ اگر منی بستر پر لنبی پڑی ہی تو مرد پر غسل واجب ہی اگر پھیل کر گول پڑی
ہے تو عورت پر غسل واجب ہی یا اگر سفید ہی مرد پر غسل واجب ہی اور اگر زرد ہے تو عورت
پر واجب ہی مگر اولیٰ یہ ہی کہ احتیاط کے لیے ہر دو غسل کرین **سوال** اگر تم سے
پوچھے کہ ایک شخص جنابت والا مسجد مین گیا اور پاک ہوکر باہر نکل آیا یہ کیونکر ہوگا
جواب کہو اوس جنابت والے شخص نے غسل کیا تھا مگر غسل مین غرغرہ
بھول گیا شریعت مین جنابت والے پر غرغرہ فرض ہے وہ شخص مسجد کے
اندر گیا اور غرغرہ کرکے پانی پیا پاک ہوکر باہر آیا **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک
مرد دو رکعت نماز پڑھنے لگا اور اون دو رکعت مین بیس سجدے کیے یہ کیونکر ہے
جواب کہو وہ مرد خاتم قرآن ہی یعنی دو رکعت مین تمام قرآن مجید ختم کیا ہی پس چودہ
سجدے تلاوت کے ہین اور چار سجدے نماز کے اور دو سجدے سہو کے **سوال**
اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد نصاب کامل رکھتا ہے زکوۃ دینا اوسپر واجب ہے
اوسکے ساتھ وہ فقیر ہے صدقہ لینا اوسکو جائز ہے یہ کیونکر ہوگا **جواب**
کہو وہ ایک شخص ہے جسکے پاس پانچ اونٹ ہین مگر قیمت اونٹون کی دو سو درم
شرعی نہین ہے پس اوسکو غنی نہ بولین گے اسلیے صدقہ لینا اوسکو جائز ہی اگرچہ
اونٹون کے لیے زکوۃ دینا اوسپر واجب ہوا ہے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک شخص
کسی مسجد مین ایک جماعت کی امامت کر رہا تھا اوس درمیان مین اور ایک مرد آیا اور موہنہ پر اوسکے
کوڑا مارا نماز تمام کی فاسد ہوگئی یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص وضو مین مسح
موزہ بھول گیا اور اسیطرح امامت کر رہا تھا جب اوس مرد نے اپنے موزہ پر کوڑا

نماز صحیح ہوئی وہ اوسکو یاد آگیا نماز تمام کی فاسد ہو گئی کیونکہ صحیح ہوئی وہ اوسپر فرض تھا جب نماز
امام کی فاسد ہوئی تو مقتدیون کی بھی فاسد ہوئی **سوال** اگر تجھ سے پوچھے کہ ایک مسافر کی
جماعت نے ایک مسافر کے ساتھ اقتدا کی تھی ایک نے ان مقتدیون میں سے اقامت کی نیت
کر لی نماز تمام کی فاسد ہو گئی یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ امام غلام تھا اوسکے مالک نے
نماز مین اقامت کی نیت کر لی غلام کو اس حال سے فہم نہین تھا اوسنے نماز قصر ادا کی اور
سلام کہا پس نماز سبھون کی فاسد ہو گئی کیونکہ اونپر نماز قصر واجب تھی بسبب اقامت
مالک کے امام پر اور بسبب تابعداری امام کے مقتدیون پر **سوال** اگر تجھ سے پوچھے کہ
ایک امام اور ایک موذن اور جماعت والے مسجد مین نماز پڑھ رہے تھے اس ما بین مین
ایک مرد اوس مسجد مین پہونچا اوسکے آتے ہی امام اور موذن کی عورتین انپر حرام ہو گئین
اور جماعت والون پر سیاست واجب ہوئی اور وہ شخص مسجد کو خراب کرنیکا اختیار رکھتا ہے
یہ کیونکر ہے **جواب** کہو ایک شخص کی دو عورتین تھین وہ کہین سفر مین گیا جب اسکو
سفر مین عرصہ دراز گذرا اوسکی عورتون نے چاہا کہ دوسرے شخص سے نکاح کر لیوین حیلہ
کیا اور قاضی سے موافقت کر لی کہ ایک مدت سے ہمارا شوہر سفر مین گیا ہے ان دنون وہ
وہان مر گیا ہمکو اجازت ہو تو اس قید سے چھوٹ جائین اور دوسرا شوہر کر لین
— قاضی نے اونکے شوہر کے مرنے پر گواہی چاہی اونھین دو شخصون نے جو جماعت
والے ہین قاضی کے روبرو جھوٹی گواہی دی تھی کہ ہمکو معلوم ہے کہ شوہر ان عورتون
کا سفر مین مر گیا ہے قاضی نے انکی گواہی کے اعتبار پر اونکو اجازت دے دی تو
ایک نے امام سے نکاح کر لیا دوسری نے موذن سے اور ان ہر دو نے اُس
کے گھر کی مسجد بنائی تھی ایک روز وہی امام اور موذن اوسی مسجد مین —

نماز پڑھ رہے تھے اور وہی دو جھوٹے گواہ مقتدی بنے تھے اوس وقت وہ شخص
سفر سے لوٹ آیا کیونکہ وہ زندہ تھا اور اوسکی عورتین اوسی کی ہوگئین امام و
مؤذن پر حرام ہوئین اور اون دو جماعت والون پر جنہون نے جھوٹی گواہی
دی تھی سیاست واجب ہوئی اور گھر جسکی مسجد بنا رکھی تھی اوس کی ملک سے تھا شرعاً
وہ شخص مسجد کو خراب کر کے پہر گھر بنا سکتا ہے **سوال** اگر تجھے پوچھے کہ ایک مرد
جسکو نہ وضو ہے نہ تیمم نماز مین ہے کیونکر ہوگا **جواب** کہو وہ ایک شخص ہے جسکو عین نماز
مین حدث ہوگیا اور وہ واسطے وضو کے باہر آیا ہے پس گویا وہ نماز مین ہے جب تک
کہ اوس سے کوئی کام نماز توڑنے والا جیسا ہنسنا بات کرنا وغیرہ صادر نہو **سوال**
اگر تجھے پوچھے کہ وضو کرنے والے کے اعضا مین وہ کون عضو ہے جو کبھی
اوسکا دھونا فرض ہے اور کبھی نہین **جواب** کہو وہ دو عضو ہین ایک ٹھوڑی
اور دو رخسارے کیونکہ داڑھی نکلنے کے پہلے اون اعضا کا دھونا وضو کرنیوالے پر فرض
تھا سو داڑھی نکلنے کے بعد دھونا اوسکا بسبب تکلیف کے فرض نہین ہے **سوال** ایک مرد نے
نماز مغرب مین تین رکعت کے بیچ نو بار تشہد پڑھا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ مرد مسبوق
ہے امام کے ساتھ دوسری رکعت مین رکوع سے سر اوٹھانے کے بعد ملا اور برابر اوسکے
قعدہ اولے مین تشہد پڑھا پس ایک تشہد ہوا بعد اسکے جو امام کی ایک رکعت باقی تھی
برابر اوسکے پڑھا دو تشہد ہوے اوسکے بعد امام سے کچھ سہو ہوئی تھی اوسنے سجدہ سہو ادا
کیا اور تشہد پڑھا اوسنے بھی امام کی متابعت کر کے تشہد پڑھا تین تشہد ہوگئے پھر امام کو یاد
آیا کہ سجدہ تلاوت جو نماز مین واجب تھا فراموش ہوگیا ہے اوسنے سجدہ کیا اور تشہد پڑھا اوسنے بھی ہمراہ
اوسکے چوتھی بار تشہد پڑھا اور امام نے بسبب اوسکے سجدہ سہو ادا کیا اور تشہد پڑھا اوسنے

متابعت کی اور پانچوین بار تشہد پڑھا امام نے سلام کہا اور نماز سے فارغ ہوا اور یہ
شخص واسطے ادا ے قضا اون دو رکعت کے جو پہلے اس سے چھوٹ گئی تھین
اوٹھا اور ایک رکعت ادا کر کے چھٹے مرتبے تشہد پڑھا اور اوسکے بعد تیسری رکعت
پڑھکر ساتوین بار تشہد پڑھا اور اون دو رکعت مین جو سجدۂ سہو لازم ہو گیا تھا ادا
کر کے آٹھوین بار تشہد پڑھا اور سجدۂ تلاوت ادا کر کے نوین بار تشہد پڑھا **سوال**
اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد نے صبح کی دو رکعت نماز شروع کی اور اون دو رکعت مین
سات سجدے کیے یہ کیونکر **جواب** کہو وہ مسبوق ہے جو دوسری رکعت مین امام کی
رکوع سے سر اوٹھانیکے بعد ملا ہی اوسوقت امام کو حدث ہو گیا اور اوسی مسبوق کو خلیفہ کیا
دو سجدے جو امام نے رکعت دوم مین چھوڑ دیے تھے ادا کیئے اور ایک سجدہ
جو امام رکعت اول مین بھول گیا تھا ادا کیا بعد تشہد پڑھا اور مقتدی کے لئے سلام
کہا اور آپ واسطے ادا کرنے اون دو رکعت کے جو اوس سے اول فوت ہو گئی تھین
اوٹھا اور چار سجدے کیے پہلے اوسنے تین سجدے کیے تھے کل سات سجدے
ہوئے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ وضو کرنے والے کا کونسا عضو ہے جو نہ اوسکا
دھونا جائز ہی نہ مسح اور یہ کیونکر ہے **جواب** کہو مسح کیا ہوا پیر ہی جو مسح کی مدت کے
اندر اوسپر سے موزہ نکال دیا گیا ہے کیونکہ اگر ایک پیر دھوے اور دوسری پیر پر مسح
کرے تو دھونا اور مسح کرنا ہر دو حاصل ہوتے ہین یہ تو درست نہین اور نہ اوس
مسح اول پر ہی اکتفا کرنا درست ہی کیونکہ اوسنے مدت مسح کی اندر پانون سے موزہ
نکال دیا اب اوسپر واجب ہی کہ دوسری پانون سے بھی موزہ نکالے اور ہر دو
پیر دھووے **سوال** اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد کے پاس پانچ عورتین

بیٹھی تھیں کسی نے اوس سے پوچھا کہ یہ عورتیں کون ہیں اوسنے جواب دیا ایک میری بیوی ہے اور دو بہنیں اور دو باندیاں اور حالانکہ یہ پانچوں عورتیں آپس میں بہنیں ہیں یہ کیونکر ہیں جواب کہو ایک مرد نے ایک باندی تین بیٹیوں کے ساتھ خریدی تھی اونمیں سے ایک آزاد بیٹی کر کے اوسکا اپنے فرزند کے ساتھ نکاح کر دیا اور آپ اس باندی کو اپنے تصرف میں لایا اوس سے دو بیٹیاں پیدا ہوئیں بعدہٗ وہ مر گیا اس صورت میں وہ دو لڑکیاں جو باپ سے پیدا ہوئیں اوسکی دو بہنیں ہوئیں اور ایک دختر تو پہلے سے اوسکی بیوی ہے اور دوسری دو بیٹیاں جو باپ کے ملک سے تھیں از روے میراث پدری جو اوسکو ملیں اسکی باندیاں ہوئیں یہ پانچوں جو ایک عورت سے پیدا ہوئیں ہیں اونمیں سے ایک اوسکی بیوی ہے دو بہنیں اور دو باندیاں اور حالانکہ وہ سب آپس میں بہنیں ہیں سوال اگر تمسے پوچھے کہ ایک مرد کے پاس تین عورتیں تھیں ایک بیوی ایک بیٹی ایک باندی اتفاقاً کسی روز ایک عورت کو بالاخانہ پر دیکھا بغور اسکے کہا کہ اگر وہ میری بیوی ہے اوسکو طلاق دونگا اگر وہ باندی ہے اوسکو آزاد کرونگا اگر بیٹی ہے اوسکو چند قمچیاں مارونگا اسپر اوسنے قسم کھائی اور زبان سے بھی کہا غرض جب گھر میں آیا اور پوچھا کہ تمسے کون بالاخانہ پر تھی ہر ایک کہنے لگی کہ میں ہی تھی اب وہ مرد کس عورت کے قول کا اعتبار کرے اور یہ کیونکر ہے جواب کہو قول دختر کا معتبر ہے اور اوسکو قمچیاں مارنا واجب ہے کیونکہ دوسری عورتوں کے قول میں جھوٹ کا گمان ہے باندی نے واسطے آزادی کے کہا ہوگا اور زن بی بی نے طلاق لیکر شوہر سے خلاصی پانیکے لیے کہا ہو مگر دختر کے قول میں کسی جھوٹ کا گمان نہیں سوال اگر تمسے پوچھے کہ دو حاملہ عورتوں کو کسی تاریک مکان میں ایک ہی وقت

دو بچے پیدا ہوئے ایک نے لڑکی بڑے نے لڑکا اور ہر ایک اُن میں سے کہنے لگی کہ
لڑکا میرا ہے تو جب قاضی کے روبرو جاویں تو وہ کس طرح فیصلہ کرے جواب
کہو دو چھوٹی چھوٹی شیشیاں ایک وزن کی لے آویں اور ان میں ہر دو عورتوں
کا دودھ بھرے اور تولے جس دودھ کا وزن زیادہ ہے لڑکا اوسی کا ہے

سوال اگر تجسے پوچھے کہ ایک لڑکا حلال زادہ کہتا ہے کہ اول مرتبہ جب میری ما
میرے باپ کے نکاح مین آئی مین نے اول خطبہ نکاح کا پڑھا تھا یہ کیونکر ہے
جواب کہو ایک مرد کو اپنی باندی سے لڑکا پیدا ہوا تھا بعدہ اوسنے باندی کو آزاد
کر دیا اور جب لڑکا بڑا ہوا وہ شخص وہی باندی اپنے نکاح مین لایا اور نکاح کا خطبہ
اوسی لڑکے نے پڑھا سوال اگر تجسے پوچھے کہ کسی مرد نے کسی عورت کے ساتھ
دس درم مہر سے نکاح صحیح شرعی کیا اور سفر کو چلا گیا اوس عورت نے خط لکھا کہ مین نے
دوسرے ایک مرد کے ساتھ نکاح کر لیا ہے اور تو نے خرچ ہون مجھے جلد خرچ روانہ کر یہ کیونکر ہے
جواب کہو وہ مرد اوس عورت کے باپ کا غلام تھا جب باپ اوسکا مر گیا وہ
غلام میراث پدری مین آیا اور اوس عورت کا مملوک ہو گیا جو نکاح ان ہر دو مین تھا
فاسد ہوا اوس عورت نے مدت عدت گذرنے کے بعد دوسرے مرد کے ساتھ نکاح
کر لیا اسلیئے وہ غلام جو سفر مین تھا اوسکو خط لکھا کہ جلد خرچ روانہ کر سوال اگر مرد
گھر سے باہر آیا اور بازار مین گیا تھوڑا وقت بازار کے بیچ سودے سلف مین مشغول
تھا اور پھر گھر آ گیا کیا دیکھتا ہے کہ بیوی نے دوسرے مرد کے ساتھ نکاح کر لیا اور
اوسکے ساتھ رنگ لیان منا رہی ہے یہ کیونکر ہے جواب کہو اوس شخص نے
طلاق اپنی عورت کا ایک شرط کے ساتھ مقرر کیا تھا کہ اگر تو زید کے ساتھ

ساتھ بات چیت کرے گی اور نے حکم ... گھر سے باہر نکلے گی تو تجھکو تین طلاق
ہین اوس عورت نے زید کے ... کی اور بحکم اوسکے گھر سے باہر آئی پس تین طلاق
ثابت ہو گئی اور ... ہی اوسیوقت وضع حمل بھی ہو گیا عدت بسبب وضع حمل
... ہی اوسنے دوسرے مرد کو ساتھ نکاح کر لیا اور ذوق اور تنعم مین مشغول ہوئی
سوال ایک عورت اکیلی سر راہ پر بیٹھی تھی ایک مرد نے اوس سے پوچھا کہ یہان کیون
بیٹھی ہے اوسنے جواب دیا چاہتی ہون کہ مین اپنے تئین کسی مرد کے ساتھ نکاح
مین دون اوس شخص نے کہا تو اپنے تئین میرے نکاح مین دے اوسنے جوابدیا کہ دیدیا
وہ شخص اوسکے پاس بیٹھ رہا ایسے مین دوسرا ایک مرد ادھر سے نکلا اور پوچھا کہ یہان کیون
بیٹھی ہے اوسنے جواب دیا کہ چاہتی ہون اپنے تئین کسی مرد کی نکاح مین دون اوس مرد نے کہا
کہ میرے نکاح مین دے اوسنے جواب دیا کہ دیدیا اوسکے بعد اور ایک مرد آیا اور یہی سوال و
جواب ہوا بعدہ تینون شخص لڑتے ہوئے قاضی کے پاس گئے اور صورت حال جیسا کہ
گذری تھی بیان کی قاضی نے تیسرے شخص کے جواز نکاح کا حکم دیا اور اوسکو عورت دلوادی
یہ کیونکر ہے جواب کہ وہ نکاح اول بغیر گواہ کے تھا کیونکہ بغیر گواہ کے نکاح باطل ہے
اور اسیطرح نکاح دوم بھی لیکن تیسرا نکاح جائز ہے کیونکہ یہی دو شخص جو وہان بیٹھے تھے
گواہ ہو گئے پس نکاح ان ہر دو کا فاسد ہے اور تیسرے کا جائز سوال ایک مرد نے
مان اور دو بہنون کا نکاح ہزار درم مہر سے کسی شخص کے ساتھ ایک ہی وقت
کر دیا اور نکاح ہر تینون کا جائز ہے یہ کیونکر ہوگا جواب کہ وہ تین عورتین آپس
مین بیگانی ہین پس اجتماع کرنا ایک نکاح مین درست ہے صورت اس مسئلہ
کی اس طرح ہے کہ ایک باندی دو شخصون کے حصہ مین تھی اوس باندی کے

ایک لڑکا پیدا ہوا اور ہر دو نے دعوی شرکت کا کیا اور ہر دو شریک ثابت ہوے
اور ہر دو شخص اوس لڑکے کے دو باپ ہوے اور ان ہر دو باپ کو دوسری بیبیون
سے ہر دو کو ایک ایک بیٹی تھی پس وہ لڑکا بعد وفات اپنے ہر دو باپ کے اپنی ان
ہر دو پدری دخترون کو جو اوسکی بہنین ہوتی ہین ایک مرد کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے
کیونکہ درمیان اونھون کے کچھ قرابت نہین ہی **سوال** ایک مرد کی دو عورتین تھین
ایک نے ان دو عورتون سے کسی بچہ کو دودھ پلایا تو دوسری بیوی اوس مرد پر حرام ہوگئی
یہ کیونکر ہی **جواب** کہو وہ دوسری عورت جو اوسپر حرام ہوئی ایک شخص کی باندی تھی اور
وہ نکاح مین اوس بچے کے تھی جب اوسکے مالک نے اوسکو آزاد کیا وہ اپنے نفس کی
مالک ہوئی نکاح اوس سے ساقط ہوگیا اور بعد گذرنے مدت عدت کے ایک دوسرا شوہر
کرلیا اور اوس دوسرے شوہر کی اور ایک بیوی تھی اوس عورت نے اوس بچہ کو دودھ پلایا پس وہ
دوسری بیوی جو پہلے اوسکے اوس بچہ کی بیوی تھی اوس مرد پر حرام ہوگئی کیونکہ وہ بچہ رضاعی
بیٹا اوس شخص کا ہوتا ہی رضاعی بیٹے کی جورو حلال نہین جسطرح اپنے خاص بیٹے کی جورو حلال
نہین ہی **سوال** ایک مرد نے اپنی دو بہنون کو ایک شخص کے ساتھ ہزار درم مہر سے نکاح
کردیا نکاح ہر دو کا درست ہے یہ کیونکر ہوگا **جواب** کہو وہ ہر دو عورتین آپس مین بیگانی
ہین پس اجتماع کرنا اونھون کا ایک نکاح مین درست ہی صورت اس مسئلہ کی اس طرح ہے
کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کرلیا اور اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا اور اوس عورت کی دوسرے شوہر سے ایک بیٹی بھی
تھی اور اوس مرد کی بھی دوسری بیوی سے ایک بیٹی تھی غرض وہ شخص مرگیا
اوسکے بیٹے نے ہر دو بہنون کو جو اون مین ایک پہلے باپ سے تھی اور ایک

پہلی مان کے بطن سے تھی ہزار درم مہر سے کسی شخص کے ساتھ نکاح کر دیا کیونکہ درمیان اونھون کے کچھ قرابت نہین **سوال** ایک مرد نے اپنے باپکو بیع صحیح و شرعی سے ہزار درم کو فروخت کیا اور وہ مبلغ خاص اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کیا یہ کیونکر ہی **جواب** کہو اوسکا باپ کسی ایک شخص کا غلام تھا اوس غلام نے باجازت اپنے مالک کے کسی حرہ عورت سے نکاح کیا اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا اور وہ لڑکا بالغ ہوا آخر اوسکی مان نے وفات پائی اوسکے بیٹے نے مالک پر اپنی مان کی مہر کا دعوے کیا مالک نے واسطے فروخت اوس غلام کے اوس لڑکے کو وکیل کیا اوس لڑکے نے اپنے باپ کے مالک کے حکم وکالت سے اپنے باپ کو فروخت کیا اور روپے اوسکی قیمت کے اپنے مان کے مہر مین حاصل کر کے اپنے تصرف مین لایا **سوال** ایک بچہ ہی جسکی مان باپ غلام ہین اور وہ خود آزاد و بغیر اعتاق کے یہ کیونکر ہی **جواب** کہو وہ ایک بچہ ہی جسکا باپ حکم سے مالک کے اپنے باپ کی باندی کو اپنے نکاح مین لایا تھا اور باپ اوسکا حر ہے اون سے ایک لڑکا پیدا ہوا پس وہ آزاد ہی کیونکہ پوتا اوسکا حر تھا **سوال** ایک مرد نے کسی عورت سے بغیر نکاح کے صحبت کی اوس عورت نے دعویٰ مہر کا کیا اور مسلمانون کے حاکم کے پاس فریاد رس ہوئی بعد ثبوت دعوے کے اوسپر مہر واجب ہوا عدت لازم آئی نسب ثابت ہوا یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ موطوءہ ہی شبہہ سے نکاح کی صورت اس مسئلہ کی اس طرح ہے کہ ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کیا جب وقت خلوت کا ہوا اوس عورت کے لوگون نے غلطی سے اور ایک عورت بھیجدی اور کہا کہ یہ عورت تیری ہے اور اوس شخص کو اس حال سے خبر نہین تھی رات بھر دونون ہم بستر رہے جب صبح ہوئی

اوس عورت نے دعوی مہر کا کیا اور آگے مسلمانون کے حاکم کے فریاد لیکئے تا کہ بعد
ثبوت کے اوسپر حکم کرے **سوال** کسی شخص نے اپنی عورتون سے کہا کہ جسکو تم مین
سے اتنا نہ معلوم ہو کہ رات دن مین کے رکعت نماز فرض ہے تو اوسکو مینے طلاق دی ایک
نے کہا بیس دوسری نے کہا سترہ تیسری نے کہا پندرہ چوتھی نے کہا گیارہ رکعت اب اس کہنے سے
کون کون عورتین طلاق سے بچین **جواب** چارون عورتین بچین اور وجہ بچنے کے
یہ ہے کہ جسنے بیس کہا وتر کو ملایا اور جسنے سترہ کہا ٹھیک کہا اور جسنے پندرہ کہا جمعہ کے روز کی
نماز سے مراد لیا اور جسنے گیارہ کہا اسنے سفر کی نماز سے مراد لیا **سوال** ایک عورت نے ایک ہی
تین ایک نکاح مین دو مردون کے ساتھ بیاہ کر لیا نکاح ایک کا درست ہے اور دوسرے کا فاسد
کیونکر ہے **جواب** کہ وہ مرد جسکا نکاح فاسد ہے چار عورتین رکھتا تھا اور پانچوین عورت تھی جو
جائز نہین پس نکاح اوسکا فاسد ہے دوسرے کا جائز **سوال** ایک عورت ہے کہ مہر اوسکا ایک دوسرے پر
واجب ہے اور حالانکہ درمیان اوس عورت اور مرد کے نکاح نہین ہے یہ کیونکر ہے **جواب** کہ
اوس عورت کے شوہر نے اوس مرد کو اپنے نکاح مین وکیل مقرر کیا تھا اوسنے وکالت سے
اوس عورت کا نکاح کر دیا اور ضامن اوسکے مہر کا ہوا اسلیے اسپر ضمانت ذمہ داری مہر کی اوسپر
واجب ہوئی اگرچہ اونکے درمیان نکاح نہین ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب **سوال** ایک عورت نے
اپنے شوہر کی ہمیانی سے ایک درم اوٹھا لیا اور قصاب کے پاس بھیجدیا اوسنے گوشت وزن
کر کے دیدیا اور وہ درم درمیان بہت سے درمون کے اپنی ہمیانی مین ڈالی بعد اوسکے جب شوہر نے یہ
بات سنی اور کہا کہ اگر کسیطرح وہ درم آج مجھے لا کر نہ دیوے تو تجکو تین طلاق ہین وہ قصاب کے
پاس گئی اور وہ درم مانگا اوسنے کہا کہ مین نے اوسکو درمیان درمون کے ہمیانی مین ڈالدیا ہے معلوم
نہین وہ کونسا درم ہے اوسکو لیوے اب کیا حیلہ چاہیے **جواب** کہ اوس صورت مین یہی حیلہ کرے کہ ہمیانی

بدون سبب کے نہ آوے اور شوہر کو وہ بیوی تا کہ طلاق اوسپر واقع نہو سوال ایک
عورت نے ایک پیالہ پانی بھرا ہوا زمین سے اوٹھایا چاہتی تھی کہ وہ پانی پیوے اوسکو شوہر نے
کہا کہ اگر تو وہ پانی پیوے یا گرا دیوے تجکو تین طلاق دونگا اگر وہ پیالہ ہاتھ سے [illegible] یا کسی کو حوالہ
کر دیوے تو بھی تجکو تین طلاق ہین یہ کیونکر ہو اور اسکو کیا حیلہ چاہیے جواب کہ اوس [illegible]
وہ حیلہ یہ ہے کہ ایک سوکھا کپڑا پانی مین پیالہ کے ڈبو دے اور سب پانی اوسمین جذب ہو [illegible]
دیوے تو طلاق سے محفوظ ہے سوال ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو دیگچہ مین
ایسی ایک چیز پکا دوے کہ آدھا اوس مین سے حلال ہو اور آدھا حرام ہو تو بہتر ورنہ تجکو تین طلاق ہین جواب
کسکو شراب دیگچہ مین ڈالی اور انڈے اوسمین ڈالکر پکا دوے طلاق اوسپر صادق نہیں آسکتا ہے
سوال ایک شخص نے نوالہ کھانے کا منہ مین ڈالا تھا کہ اتنے مین کسی نے کہا اگر تو وہ نوالہ
نگل جاوے یا تھوک دیوے تیری بیوی کو تین طلاق ہین اب اسکا کیا حیلہ ہے جواب
حیلہ اس صورت مین وہ ہے کہ آدھا نوالہ کھا جاوے اور آدھا اگل دیوے
سوال ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج قرآن مجید نہ پڑھونگا اب اسکو وقت نماز کا ہوا
ادا کرے جواب وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے یعنی کسیکی اقتدا کرے تا محتاج قرأت کا نہو
اور گنہگار بھی نہووے سوال ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج پانچون وقت کی نماز جماعت
سے ادا پڑھونگا بعد اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر ہوا اور کہا کہ وضو غسل نکرونگا باوجودیکہ
پانی موجود ہے تندرست بھی ہے یہ مسئلہ ہوسکتا کیونکر ہے جواب کہو کہ صبح اور ظہر اور عصر کی نماز
جماعت سے پڑھو اور بعد اپنی بیوی سے مجامعت کرے صبح ڈوبے بعد غسل کرے اور نماز مغرب و عشا کی
جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اوس شخص نے پانچون وقت کی نماز جماعت سے گذارنی اور بیوی کے ساتھ
جماع بھی کیا اور وضو غسل بھی نکیا سوال ایک مرد نے اپنی بیوی

تیرے ساتھ جماعت نکرون تو تجھکو تین طلاق ہین حیلہ اوسکا کیونکر ہی جواب کہو اسکا حیلہ یہ ہی کہ گھر کی چھت مین سوراخ کرے اور نوک نیزہ کی اوس سی باہر نکالے اور اوسپر عورت کے ساتھ مباشرت کرے تا گنہگار نہو سوال ایک شخص کی پاس ایک غلام ہی اوسنے قسم کھائی کہ اس غلام کو نہ بیچونگا اور نہ آزاد کرونگا بعد اسکے چاہتا ہے کہ فروخت کرے حیلہ اسکا کیونکر ہی جواب کہو حیلہ اسصورت مین یہ ہے کہ آدھی قیمت اوس غلام کی بخشدیوے اور آدھی فروخت کردیوے تا گنہگار نہو سوال ایک مردنے ماہ رمضان مین قسم کھائی کہ شام کا کھانا نکھاونگا بعد افطار کا وقت ہوا اب کسطرح کھاوے حیلہ اسکا کیونکر ہی جواب کہو حیلہ اسکا یہ ہی کہ بعد آدھی رات کی کھاوے کیونکہ اوس کھانیکو شام کا کھانا نہین کہینگے بلکہ سحری بولینگے اسیطرح اگر کسی نے کہا کہ صبح کا کھانا نہ کھاونگا تو اسصورت مین چاہئے کہ بعد دوپہر کے کھاوے تا گنہگار نہو سوال ایک مردنے وفات پائی اور چار عورتین چھوڑ گیا ایک اونمین سی ترکہ مین مہر اور میراث لیگئی دوسری نے نہ مہر پایا نہ میراث تیسری کو مہر ملا اور وہ میراث سی محروم ہی چوتھی نے میراث پائی مگر مہر سی محروم رہی یہ کیونکر ہی جواب عورت جو ترکہ مین مہر اور میراث سی محروم رہی باندی ہی کہ اوسکی صاحب نے نکاح کردیا تھا اور مہر اوسکا شوہر سی اوسکے لیلیا تھا اب دوسری بار مہر نہین مل سکتا ہی اور میراث سی محروم رہنیکا یہ سبب ہے کہ وہ باندی ہی کیونکہ باندی کو میراث نہین مل سکتی ہی اور وہ عورت جسنے مہر پایا اور میراث سی محروم رہی نصرانیہ ہی جو نکاح مین مسلمان کے تھی اسلیے مہر اوسکو ملا کہ وہ شوہر پر اوسکے قرض تھا مگر میراث سی محروم رہنیکا یہ سبب ہی کہ وہ کافرہ تھی کیونکہ کافرہ کو مسلمان سی میراث نہین مل سکتی ہی اور وہ عورت جسنے میراث حاصل کی اور مہر سی محروم رہی باندی ہی کہ صاحب نے نکاح کردیا تھا اور بعد حاصل کرنے مہر کی آزاد کردیا ہی پس اوسکو میراث مل سکتی ہی

نہ مہر کیونکہ وہ حرّہ ہے مانند دوسری عورتوں کے اور وہ عورت جسنے مہر اور میراث حاصل
کی مسئلہ حرّہ ہے **سوال** ایک مرد نے وفات پائی اور تین بیٹیاں چھوڑ گیا ایک نے ترکہ
سے باپ کے تہائی حصہ میراث پائی دوسری نے دو تہائی اور تیسری محروم چلی گئی
یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ میت ایک شخص کے غلام کی تھی جسکی تین بیٹیاں تھیں
دو اونمیں آزاد اور ایک باندی ایک نے اون دو آزاد دختروں سے اپنے باپ کو خرید
کیا پس وہ غلام آزاد ہوگیا کیونکہ جب کوئی قرابتی اپنے محرم کو خریدتا ہے بمجرد
خریدنے کے آزاد ہوجاتا ہے غرض بعد اسکی اوس شخص نے رحلت کی مثلاً دس ہزار
درم جو بعد آزادی کے پیدا کیے تھے ترکہ چھوڑ گیا ایک ایک تہائی حصہ اون ہر دو آزاد
بیٹیوں نے اور باقی ایک تہائی حصہ بھی وہ بیٹی لیگئی جسنے باپ کو خریدا تھا کیونکہ
معتقہ ہے پس ایک کو دو تہائی حصے اور ایک کو ایک تہائی حصہ ملا اور تیسری محروم رہی
کیونکہ وہ باندی تھی کیونکہ غلامی مانع میراث ہوتی ہے **سوال** عصبہ کون ہیں **جواب**
عصبہ کی چار قسم ہیں پہلی قسم فروع یعنی وہ لوگ جو میت کی اولاد ہیں دوسری
قسم اصول یعنی وہ لوگ جو میت اونکی اولاد ہے مثلاً باپ دادا اور جسقدر اوپر
پہونچتے جاویں سب اصول میں داخل ہیں تیسری قسم فروع پدر یعنی وہ لوگ جو
اولاد ہیں میت کے باپ کی ہیں مثلاً بھائی بھتیجہ اور اولاد بھتیجے کے
چوتھی قسم فروع جد یعنی وہ لوگ جو اولاد ہیں دادا کی ہیں مثل چچا اور اولاد چچا کی
واللہ اعلم بالصواب والیہ المآب **سوال** ایک عورت نے وفات پائی اور
دو دوری بھائی چھوڑ گئی ایک بھائی ترکہ سے اوس عورت کی تین حصے
لیگیا اور دوسرا ایک حصہ یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص جسنے تین حصے پائے

شوہر اوس عورت کا تھا اسلیے اوسنے پہلے آدھا حصہ اپنی بیوی کے ترکہ مین پایا اور
پھر ہر دو بھائیون نے آدھا آدھا حصہ بانٹ لیا تو ایک کو تین حصے دوسرے کو
ایک حصہ ملا **سوال** ایک جماعت نے مورث کے ترکے کے حصے کرنی چاہی تھی
مین ایک عورت آئی اور منع کرنے لگی اور کہا کہ اسوقت جلدی مت کرو کہ مین حاملہ ہون اگر
میرے بطن سے لڑکی پیدا ہو تو مجھے اور لڑکی کے تین حصے دینا پڑیگا اگر لڑکا پیدا ہو تو
مجھے حصہ مل سکتا ہی نہ لڑکے کو یہ کس طرح ہے **جواب** یہ عورت باندی ایک شخص
کی ہے جو نکاح مین اوس میت کی تھی اور اوس سے حمل ٹھہرا تھا مالک نے اوس سے
کہا تھا کہ اگر تیرے پیٹ سے لڑکی ہو تو تجکو آزاد کیا بعد اسکے تولد ہونے کے
پہلے اوس شخص نے وفات پائی مثلاً دس روپیہ اپنی ملک مین چھوڑ گیا وارث اسکے
آپسمین حصے کرتے تھے وہ عورت آئی اور مانع ہوئی کیونکہ اس حال مین واجب ہے
کہ وضع حمل تک دیری کرین اگر اوس عورت کو لڑکی پیدا ہو تو وہ آزاد ہوتی ہے اور
اوسوقت ہر دو حقدار حصے کے ہوتے ہین اگر لڑکا ہو تو نہین اور نہ ہی وارث حصہ کر
سکتے ہین **سوال** ایک مرد نے وفات پائی اور بھائی ماں باپ اور ایک سالا چھوڑ گیا
تمام ترکہ باوجود بھائی اور ماں باپ موجود ہونے کے تمام میراث سالا لیگیا یہ کیونکر ہے
جواب کس واسطے سالا جو میراث لیگیا کس سبب سے ہے صورت اس مسئلہ کی اسطرح ہے کہ ایک ولد
کسی عورت کو ساتھ دس دینار مہر کے نکاح شرعی و صحیح کیا تھا ایک شخص کو ایک
بیٹا دوسری بیوی سے تھا اوس عورت کی ماں نے اوس لڑکے کے ساتھ
شادی کرلی بعد اسکے اوسنے ایک بیٹا پیدا ہوا پس وہ لڑکا اپنے دادا کا سالا ہوتا ہے
کیونکہ وہ لڑکا اپنے دادا کی بیوی کا بھائی ہے اور اپنے دادا یعنی میت کا پوتا بھی

ہوتا ہوا اسکے پوتے بھائی محروم رہا کیونکہ پوتا میراث لینے مین بھائی سے بھی زیادہ حقدار
ہے واللہ اعلم بالصواب **سوال** ایک بچہ ہے کہ نزدیک امام ابو حنیفہ رح کی تولد اوسکا
ماہ رمضان مین ہوتا ہے اور نزدیک امام ابو یوسف رح کے ماہ شوال مین یہ کیونکر ہے
جواب کہ وہ ایک بچہ آخر ماہ رمضان مین جو تیسوان دن تھا پیدا ہوا تھا اور اوس دن انکو
لیسنے چاند نہ دیکھا جب دوپہر ہوا بعد زوال کے چاند نظر آیا نزدیک امام اعظم رح کے چاند کے
دیکھنے کا کچھ اعتبار نہین ہے پس وہ روز ماہ رمضان کا ہے افطار کرنا اوس دن حلال نہین
اور نزدیک ابو یوسف کے رویت کا اعتبار ہے اور وہ روز شوال کا ہے **سوال** ایک عورت
ہے کہ موافق قول امام ابو حنیفہ رح کے باکرہ ہے اور امام شافعی رح کے قول سے باکرہ نہین
ہے کیونکر ہے **جواب** کہ وہ ایک عورت ہے کہ بسبب زنا کے بکر اوسکا زائل ہو گیا مثلاً اگر
ایک مرد نے وصیت کی کہ یہ وصیت فلان باکرہ کو دید و تو وہ اس وصیت مین داخل
ہوسکتی ہے اور نزدیک امام شافعی رح کے وہ باکرہ نہین اور وصیت مین داخل نہین
ہوسکتی **سوال** ایک عورت کے بچہ تولد ہوا اور مرگیا اوس سے پوچھو کہ بچہ زندہ پیدا
ہوا تھا یا مرکر وہ بولی زندہ پیدا ہوا تھا موافق قول ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ ہے
اور موافق قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مردہ صورت اس مسئلہ کی کس طرح ہے **جواب**
کہ وہ ایک بچہ جسنے بعد تولد کے ہاتھ اور پیر ہلایا تھا اور بعد مرگیا کیونکہ ہاتھ اور پیر ہلانا
بلکہ جھپکنا اور آنکھ پھیرانا اور چھینکنا تمام علامتین زندگی کی ہین نزدیک امام اعظم رحمۃ
اللہ علیہ کے اور نزدیک امام مالک رح کی جبتک کہ آواز بلند سے نہ روے حکم حیات کا
نہین کرسکتی ہین **سوال** زید نے ایک خط عمرو کو پاس بھیجا تھا لوگون نے اوس سے پوچھا
کہ جس خطکو زید نے تیرے نام بھیجا ہے اوسکو پڑھا یا نہین اوسنے کہا البتہ پڑھا ہے

تو موافق قول امام محمد رح کے پڑھا ہی اور موافق قول امام ابو یوسف رح کی نہین یہ کیونکر
ہی جواب کہو عمدو ہی اوسپر نظر کی ہی مگر ہونٹھ اور جیبھ نہین ہلایا نزدیک امام محمد رح کی
اس صورت مین اسکو قاری کہینگے مثلاً اگر ایک مرد نے قسم کھائی کہ فلان شخص کا
خط نہین پڑھا اور بعد اوس خط پر نظر کی اور اوسکا مضمون معلوم کر لیا تو نزدیک
امام محمد رح کی وہ شخص گنہگار ہی کیونکہ اوسکو قاری کہین گے اور نزدیک امام ابو یوسف
کی گنہگار نہین ہوتا ہی جب تک کہ ہونٹھ اور جیبھ نہ ہلاوی اور اوسکو قاری نہ بولین گے

سوال ایک مرد ہی کہ موافق قول ابو حنیفہ رح کی روزہ دار ہی اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
قول سی نہین یہ کیونکر ہی جواب کہو ایک مرد نے کہ بعد طلوع ہونی فجر کے روزہ کی
نیت کی تھی پس نزدیک امام اعظم رح کے وہ روزہ دار ہی کیونکہ نزدیک امام موصوف کے
روزے کی نیت رات کو کرنا شرط نہین ہی اور نزدیک امام شافعی رح کے روزہ دار
نہین کیونکہ امام ممدوح روزہ کی نیت راتکو کرنا شرط ہی فرماتے ہین واللہ اعلم بالصواب

سوال ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ دس درم مہر سے نکاح کیا اور اوس
مرد کو اور ایک بیوی سے فرزند تھا اوسنے مان کو اوس عورت سے نکاح کیا
بعد اسکے ہر ایک کو ایک ایک لڑکا پیدا ہوا پس اونکے درمیان کس قسم کی قرابت ہی
جواب کہو باپ کا فرزند بیٹے کے فرزند کو اودہ ہی اور بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند
کو نیائی ہے پھر اگر برعکس اسکی ہو یعنی باپ مان کو اوسکے نکاح کرے اور بیٹا اوس
عورت کی بیٹی کو نکاح کرے اور ہر ایک کو ایک ایک فرزند پیدا ہو تو اوس صورت
مین باپ کا فرزند بیٹے کے فرزند کو باپ کی جانب سے اودہ ہے اور مان کی طرف
سے نیائی ہوئی مگر بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند کو بھتیجہ ہے باپ کی طرف

سے اور بھانجہ ہے ماں کی جانب سے سوال زید نے عمرو کی ماں کو نکاح کیا اور
عمرو نے زید کی ماں کو نکاح کیا اور ان ہر دو سے دو فرزند پیدا ہوئے پس ہر دو فرزندوں
کے درمیان کیا قرابت ہے جواب کہو زید کا فرزند عمرو کے فرزند کو اوس کے چچا ہے اور
عمرو کا فرزند زید کے فرزند کو بھائی اگر عمرو نے زید کی بیٹی کو نکاح کیا ہو اور زید نے عمرو
کی بیٹی کو جو دوسری بیوی سے پیدا ہوئی ہو بعد ہر دو کے ایک ایک فرزند پیدا ہوا
اس صورت مین عمرو کا بیٹا زید کے بیٹے کو نیا ہوگا اور زید کا فرزند عمرو کی فرزند کو بھی نیا
ہوگا سوال بکر وزید ایک عورت کے ساتھ وس دم مہر سے نکاح کیا اور ایک فرزند
نے اوس مرد کے جو دوسری بی بی سے پیدا ہوا تھا لڑکی کو اوس عورت کی جو دوسرے
شوہر سے پیدا ہوئی تھی نکاح کیا بعد اسکے ہر ایک کی ایک ایک فرزند پیدا ہوا پس
درمیان اونہون کی کیا قرابت ہے جواب کہو باپ کا فرزند بیٹے کی فرزند کو اوس کا ہوگا
باپ کی طرف سے اور بیٹے کا فرزند باپ کے فرزند کو بھتیجہ ہوگا ماں کی جانب سے
واللہ اعلم بالصواب سوال وہ کونسی نماز ہے جسکے فاسد ہونے سے قضا لازم نہین ہوتی ہے
جواب کہو وہ عید کی نماز ہے بعد شروع کے فاسد ہونے سے قضا لازم نہین
ہے سوال وہ کون سی مسجد ہے کہ بعض وقتون مین مسجد کا حکم
نہین کہتی ہے جواب وہ مسجد عید یعنی عیدگاہ ہے جو دہر تک اوس پر مسجد کا حکم کرتے
ہین اور سوای اوس وقت کے اور وقتون مین نہین سوال وہ کونسا مصلی ہے کہ نماز
اوسکی بغیر قرات کے روا ہے جواب کہو وہ امی ہے جو قرات قران نہین جانتا اور
مقتدی اور لاحق یعنی وہ شخص جسنے امام کے ساتھ نماز شروع کی تھی اوسکو حدث
ہوگیا پس وہ وضو کرے اور نماز بغیر قرات کے تمام کرے کیونکہ گویا وہ امام کے پیچھے ہے

اور اسلیے اوسوقت وس سے سہو بھی ہو تو اوسپر سجدہ سہو لازم نہین ہوتا ہی سوال ایک شخص
نماز مین تھا اوسی عین نماز مین قرآن پڑھا نماز اوسکی فاسد ہوگئی یہ کیونکر ہی جواب وہ
ایک شخص ہی جسکو قیام مین حدث ہوگیا جب وضو کیواسطے باہر گیا قرآن مجید سمجھ پڑھا
نماز اوسکی فاسد ہوگئی کیونکہ اوسنے بغیر وضو کی نماز مین ایک اور ہی کام ادا کیا تھا
سوال اسمین کیا حکمت ہے کہ جب آدمی کو چھینک آتی ہی تو اسکی جان مین ایک
راحت پیدا ہوتی ہی جواب اسلیے کہ روح کبھی کبھی یہ چاہتی ہی کہ اس جگہ سے نکل
جاوے اور اپنے مقام پر چلی جاوے اور جسم کے باہر آوے اور اسلیے ہر ایک عضو کیطرف
دوڑتی پھرتی ہے کہ شاید وہان سے کہین اوسکو راستہ مل جاےگا پس دماغ سے
ایک آواز آتی ہے کہ رہجا ابھی تیرے باہر آنیکا وقت نہین آیا ہی پس اسکی سنتے ہی اوسکو
قرار ہوجاتا ہی اور آدمی کو فرحت معلوم ہوتی ہے اسلیے آدمیون پر الحمد للہ رب العالمین
شکریہ ادا کرنا ضرور ہی سوال حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے تئین زہرا کسلیے بولتے ہین جواب اسلیے کہ روی مبارک آپکا ایسا روشن و تابان
تھا کہ اندھیری رات کو روشنائی روی مبارک کی سبب سوئی کو ناکے مین تاگا پرو دیا جا
سکتا تھا اور سبب اونکی پیدایش کا بہشت کی ایک سیب سے ہی کہتے ہین کہ رضوان نے
ایک سیب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دست شریف مین دیا تھا جو مشک سے زیادہ
خوشبودار اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا پیغامبر علیہ السلام نے اوسکو نوش جان فرمایا قوت اوسکی
تمام اعضای شریف مین پھیل گئی اور اوسی شب بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کی ساتھ صحبت ہوکر
جنسے فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا تولد ہوئین جنکے جسم مبارک سے مشک کی بو آتی تھی
اور ہرگز کبھی حائضہ نہین ہوئین اور جب فرزند پیدا ہوتے اوسی وقت نفاس

سے پاک وصاف ہوجاتین اور نماز ادا کرتین **سوال** اصل مشک کی کس چیز سے ہی **جواب**
بعضون نے کہا ہی کہ جب آدم علیہ السلام بہشت سے باہر گئے سب بہشتی لباس
جسم سے گر گیا آخر آدم علیہ السلام نے بہشت کے درختون سے چند پتے توڑ کر باندھ لیے
اور اپنی ستر چھپائی جب اون پتون کو پھینک دیا ایک ہرن نے کھا لیا اس سبب سے
حق تعالے نے ناف مین اوسکے اور نسل مین اوس ہرن کی مشک پیدا کیا اور بعضون نے
کہا ہی کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام بیمار تھے اور کنارہ دریا پر ضعیف اور ناتوان تشریف
رکھتے تھے ایک ہرنی اودھر نکل آئی اور ایوب علیہ السلام کو اوس حالت مین دیکھا نہایت
مہر و محبت سے ودھر بلایا پس حقتعالے عزوجل نے برکت سے اون بات کی ناف مین
اوسکے مشک پیدا کیا **سوال** اسمین کیا حکمت تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے **جواب** بعضون نے کہا ہی کہ بھوک کی سبب سے باندھتے
تھے تا اوسکو باندھنے سے کچھ قوت حاصل ہو اور بعضون نے لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
کعبے کا مکان بناتے اور حجر اسود رکھ رہے تھے اس اثنا مین حجر اسود حضرت کے دست مبارک سے
چھوٹکر گر گیا اور ایک ٹکڑا اوس سے پھوٹ کر جدا ہو گیا حق تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا
کہ اوسکو پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے تک جبل الغار مین رکھ دینا اور آپکا
کو پہنچا دینا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ دونون غار مین
تشریف لیگئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوس پتھر کو وہانسے اوٹھا کر پیغمبر علیہ السلام کو دیا اور
فرمایا کہ اس پتھر کو اپنے شکم مبارک پر باندھو جو کچھ روے زمین پر نظر آتا ہی پتھر سے بھی اسیطرح نظر آئیگا **سوال**
حضرت موسی علیہ السلام کا عصا جب سانپ بنگیا کس واسطے موسی اوسکو دیکھنے سے ڈرے اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے آگ سے جو نمرود نے سلگائی تھی کیون نہین خوف کیا

جواب موسی علیہ السلام کا عصا جو سانپ بنگیا خدا تعالی کی صفت سے بغیر واسطہ کے
تھا پس موسی جو ڈرے حقیقت مین خدا تعالی کا خوف تھا لیکن آگ سلگانا آدمی کا کام ہے
پس ابراہیم علیہ السلام کا بےخوف رہنا بجا تھا واللہ اعلم بالصواب **سوال** ایک شخص نماز
مین تھا جب داہنے بازو سلام کیا نماز اوسکی فاسد ہوگئی اور جب بائین بازو سلام کیا
زکوۃ اوسپر لازم ہوگئی اور جب آسمان کی طرف دیکھا روزہ اوسپر واجب ہوا جب پیچھے نظر
کی غلام اوسکا آزاد ہوگیا جب زمین پر بیٹھ گیا حج اوسپر لازم ہوا جب دوبارہ اپنی نظر کی
بیوی اسکی اوسپر حرام ہوگئی ہے کیونکہ **جواب** وہ ایک متیمم ہے کہ نماز مین تھا جب اوسنے
داہنی طرف سلام کیا نظر اوسکی پانی پر پڑی نماز اوسکی فاسد ہوگئی جب بائین جانب
سلام کیا دیکھا ہے کہ شریک اوسکا سفر سے آگیا اور مال لایا ہے زکوۃ اوسپر واجب ہوئی
اور جب آسمان کی طرف نظر کی ماہ رمضان کا ہلال نظر آگیا روزہ اوسپر لازم ہوا جب پیچھے
دیکھا ماں باپ اوسکے ملک مین آگئے تھے اسکے دیکھتے ہی آزاد ہوگئے اور جب زمین پر بیٹھا حج لازم
ہوگیا کیونکہ اوسکے اور مکہ معظمہ کے درمیان مین منزل کا رستہ تھا اور یہ شخص توانگر بھی تھا
جب دوبارہ دیکھا نظر اوسکی شہوت سے اپنی بیوی کی ماں کی شرمگاہ پر پڑی بیوی
اوسپر حرام ہوگئی **سوال** ایک مرد جنگل مین تیمم سے نماز پڑھتا تھا عین نماز مین اوسنے آواز اپنے
جانور کی سنی نماز اوسکی باطل ہوگئی کیونکہ ہے **جواب** اوس شخص نے اپنا اسباب جانور پر لادا تھا
اور ایک پانی سے بھرا ہوا کوزہ بھی اوس اسباب مین تھا اتفاقاً وہ جانور گم ہوگیا اور جب وقت نماز
کا آیا اوسنے تیمم کرکے نماز شروع کی بعد اسکی اوسکا جانور گم گیا ہوا آگیا اور پکارا جسکی سنتے ہی اوس شخص
کی نماز باطل ہوگئی کیونکہ پانی کی موجود ہونے سے نماز باطل ہوتی ہے **سوال** دو مرد نماز مین تھے اور دو مرد سوگئے
نماز ایک شخص کی درست ہے اور دوسرے کی فاسد ہے کیونکہ ہے **جواب** وہ شخص جو عمداً سوگیا اوسکی نماز باطل ہے اور وہ

جو شخص سہواً سو گیا نماز اوسکی درست ہے سوال ایک شخص نے چار رکعت سنت نماز پڑھی اور
پھر چار رکعت فرض تو فرض نماز اوسکی درست ہے اور سنت فاسد کیونکر ہے جواب اوس شخص نے
وضو کیا تھا لیکن مسح موزہ بھول گیا جب سنت نماز ادا کر کے اس جگہ سے دوسری جگہ
جماعت کی نیت سے باہر آیا منہ کے قطرے جو گھانس پر پڑے تھے اوسکے موزہ پر گرے اور
قایم مقام مسح کے ہوگئے پس فرض نماز اوسکی جائز ہے اور سنت درست نہین سوال
ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہین ایک گھڑا گھی سے بھرا ہے دوسرا دودھ سے تیسرا سرکہ
سے اوسنے ہر ایک سے تھوڑا تھوڑا برتن مین اونڈیلا تھا اور تین برتن مین مرا ہوا چوہا نکل آیا اب
کس گھڑے پر نجاست کا حکم کرینگے جواب پیٹ چوہے کا چیر کر دیکھین اگر پیٹ سے
گھی نکلے تو گھی کے گھڑے پر نجاست کا حکم کرین اور اگر دودھ نکلے تو دودھ کے گھڑے پر اگر
سرکہ نکلے تو سرکے کے گھڑے پر نجاست کا حکم کرین اگر چیرنے کے بعد پیٹ سے کچھ نہ نکلے تو چاہیے
کہ اوس چوہے کو بلی کے روبرو ڈالین اگر بلی اوسکو کھا لیوے حکم نجاست کا اوپر گھی اور دودھ
کے گھڑون کے کرین اگر بلی نہ کھاوے تو سرکے کے گھڑے پر نجاست کا حکم ہے سوال وہ
کونسی سنت ہے جو قایم مقام فرض کے ہو اور اوسکو ادا کرنے سے فرض ساقط ہو جاتا ہے جواب
وہ مسح موزہ ہے کیونکہ قایم مقام ہوتا ہے پیر دھونیکے جو فرض ہے واللہ اعلم بالصواب سوال وہ
کون چیزین ہین جو فقط نماز کو فاسد کرتی ہین نہ وضو کو جواب کچھ کھانا یا بات کرنا اور کوئی عمل
جو نماز کے سوا ہو سوال وہ کونسی تین چیزین ہین جو فقط وضو توڑتی ہین نہ نماز جواب منہ بھر
قے کرنا اور سونا اور نکسیر پھوٹنا سوال امام اور مقتدی نے آخر نماز مین قہقہہ مارا تو امام کا وضو
ٹوٹ گیا اور مقتدی کا نہین یہ کیونکر ہے جواب اول امام آخر نماز مین ہنسا اور بعد مقتدی کے اسلیے
امام کا وضو و نماز باطل ہوگئی اور مقتدی کی فقط نماز فاسد سوال وہ کون چیزین ہین جو وضو

توڑتی ہیں نماز جواب وضو توڑتی اور تیمم اور زخم سے گوشت بغیر خون گرنا سوال ایک
شخص نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی مگر جب تک کہ ایک رکعت نماز نہ پڑھی نماز کا ہو
یہ کیونکر ہے جواب اس شخص نے نماز مغرب کی گھر میں پڑھلی تھی اور بعد مسجد میں آیا جب
جماعت کو ساتھ نماز ہو رہی تھی آپ نے بھی نفل کی نیت سے اقتدا کیا اور تین رکعت نماز پڑھ لیں
کیونکہ تین رکعت نفل نماز درست نہیں ہے اسلیے اور ایک رکعت ملا کر لی پڑی سوال وہ کون مسافر
ہے کہ باوجود ملنے پانی کے اور ہونے پیاس کے جسکو تیمم درست ہے جواب ایک مسافر ہے جسکا
کپڑا نجس غلیظ ہو دھونا اسکا فرض ہے اسلیے وہ شخص کپڑا دھولیوے اور تیمم کرے سوال
ایک شخص نے قسم کھائی کہ آج چار ہی رکعت نماز پڑھونگا یہ کیونکر ہے جواب وہ شخص
مسافر ہے جو فجر کی نماز پڑھکر سفر کو نکلا اور ظہر اور عصر کی نماز میں دو دو رکعت قصر پڑھ لیں
سوال ایک شخص کی تین عورتیں تھیں پہلی جنابت والی دوسری نفاس والی تیسری
حیض والی خاوند نے کہا جو عورت تم میں زیادہ پلید ہو اسکو طلاق ہے پس کسکو طلاق ہوئی جواب
طلاق حائضہ کو ہے کیونکہ جنابت اور نفاس کا غسل ایک ہی روز میں ہو سکتا ہے مگر حیض کے
لیے کم سے کم تین روز چاہیے سوال ایک شخص نے کہا کہ میری باندی سے دو بچے
پیدا ہوئے ہیں وہ ہر دو نہ مرد ہیں نہ عورت نہ زندہ ہیں نہ مردہ نہ گورے نہ کالے اس پر اوسنے
قسم کھائی یہ کیونکر ہے جواب وہ ہر دو بچے جو بطن سے باندی کے پیدا ہوئے اون میں ایک
مرد تھا ایک عورت ایک زندہ تھا ایک مردہ ایک گورا تھا ایک کالا سوال دلی میں ایک
شخص نے انتقال کیا بنگلور میں ایک عورت اپنے خاوند پر حرام ہو گئی کیونکر ہے جواب
زید نے اپنی بیٹی کو بنگلور میں اپنے غلام کے ساتھ نکاح کر دیا اور آپ دلی چلا گیا اور وہان
انتقال کیا یہ غلام میراث پدری میں آکر اوس شخص کی بیٹی کا غلام بن گیا اور

نکاح باطل ہوگیا **سوال** ایک شخص نے کسی عورت پر نظر کی اوس وقت وہ عورت اوس
مرد پر حرام تھی دوپہر حلال ہو گئی ظہر کو حرام ٹھہری عصر کو پھر حلال ہوئی عشا کو پھر حرام
ہوگئی آدھی رات کو پھر حلال صبح کو پھر حرام یہ کیونکر ہے **جواب** وہ عورت کسی دوسرے شخص
کی باندی تھی مثلاً صبح کو زید اوسپر نظر ڈالی حرام تھی وہی زید نے پھر دوپہر کے وقت
اوسکو خرید کر لیا حلال ہوگئی ظہر کے وقت آزاد کر دیا حرام ہوگئی عصر کو نکاح کر لیا حلال
ٹھہری عشا کے وقت قسم کھائی حرام ہوگئی دوپہر رات کو قسم کی کفارہ مین غلام آزاد کردیا پھر
حلال ہوگئی صبح کو طلاق دیا پھر حرام ہوئی **سوال** ایک عورت نے ایک ہی دن مین
تین مردون سے مہر حاصل کر لیا پہلے مرد سے کامل دوسرے سے آدھا تیسرے سے
کامل یہ کیونکر ہے **جواب** وہ حاملہ عورت تھی پہلے مرد نے طلاق دیدیا تمام مہر دلایا معاً
وضع حمل ہوگیا عدت کی حاجت نرہی دوسرے مرد سے نکاح کر لیا دخول اوسنے طلاق
دیدیا اوسکو آدھا مہر ملا تیسرے نے نکاح کر لیا فوراً وہ بھی مر گیا اسلیے اوسکو ترکہ سے پورا
مہر ملا **سوال** ایک مرد نے اپنی عورت سے کہا نماز پڑھ روزہ رکھ شراب مت پی حرام چیز
مت کھا خون مت کر عورت نے برخلاف اوسکے قسم کھائی کہ مین نماز نہ پڑھونگی نہ روزہ رکھونگی
بلکہ شراب پی لی اور مردار گوشت کھا گئی قتل بھی کر ڈالا اب نہ اوسپر قصاص ہے نہ عذر یہ کیونکر ہے **جواب**
وہ عورت نفاس والی اور مسافرہ تھی نہ نماز اوسپر فرض ہے نہ روزہ اور تین دن سے بھوکی
تھی اسلیے شراب اور مردار اوسپر حلال ہوگیا اور کافر حربی کو قتل کیا قصاص بھی
اوسپر نہین ہے **سوال** ایک شخص نے لکھنؤ مین وفات پائی میسور مین اوسکی
بی بی کو چار برس کی نمازین اعادہ کرنی واجب ہوئین یہ کیونکر ہے **جواب**
ایک باندی جو میسور مین رہتی تھی بغیر دامنی کے نماز ادا کرتی تھی جب مالک اوسکا

لکھنو میں مرگیا چار برس کے بعد اوسکو خبر پہونچی مگر اوسکے صاحب کے مرتے ہی یہ آزاد ہو گئے
اور بی بی ہوا اسلیے چار برس کی نمازیں پھیرنا واجب ہوا **سوال** ایک شخص نے پانچ
نماز ایک ہی وضو سے ادا کین تو فجر و ظہر و عصر کی نمازیں فاسد ہو گئیں مگر مغرب و عشا کی
نمازیں درست ہیں یہ کیونکر ہے **جواب** کہو وہ شخص جنب والا روزہ دار آدمی تھا غسل
کے وقت غرغرہ بھول گیا جب مغرب کو افطار کیا اور پانی پیا غسل کامل ہوا اور نمازیں
مغرب و عشا کی جائز ہوئی **سوال** ایک شخص نے ایک ہی لباس سے پانچ وقت کی نماز
ادا کین صبح کی نماز درست ہے اور باقی نمازیں فاسد کہو وہ کون شخص ہے **جواب** اوس
شخص کے لباس پر روغن نجس لگا تھا صبح کے وقت تھوڑا تھا بعد پھیل کر شرعی درہم
سے زیادہ ہو گیا پس صبح کی نماز درست ہے اور باقی فاسد **سوال** وہ کون شخص ہے جو باوجود
غسل ترک کرنے کے گنہگار نہیں ہوتا ہے **جواب** وہ جنابت والی عورت ہے جب غسل
کے لیے اوٹھی حیض آگیا غسل ترک کر ڈالے اوسپر کچھ گناہ نہیں ہے **سوال** ایک رکابی میں
تین شخصوں نے کھانا کھایا تو ایک کو وہ کھانا حرام ہوا دوسرے کو مکروہ تیسرے کو حلال کیونکر
ہے **جواب** ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ یکایک دودھ رکابی میں گرا اور اوسکو
مرد عورت اور بچہ نے ملکر کھا لیا پس مرد پر حرام ہے عورت کو مکروہ بچہ کو حلال ہے **سوال**
ایک عورت کے ساتھ پانچ شخصوں نے جماع کی ازروی شریعت اون میں ایک کو چھوڑ دینا چاہیے
دوسرے کو قتل کرین تیسرے کو سنگسار کرین چوتھے کو سو درے لگاوین پانچوین کو آدھے کوڑے
مارین کہو وہ کون ہیں **جواب** پہلا دیوانہ ہے دوسرا کافر تیسرا عورت والا چوتھا بے عورت
پانچوان غلام **سوال** ایک شخص تین عورتوں کے ساتھ سفر کو جاتا تھا جب تھوڑی دور
گیا ایک عورت اوسپر حرام ہوئی جب اور دور بڑھا دوسری عورت حرام ہو گئی جب آگے چلا

تیسری عورت بھی ام شہری جب اوپر دو گیا تینون عورتین پھر حلال ہوگئین کیونکہ مرد **جواب** وہ
یہودی تھا جب تینون عورتون کے ہمراہ شہر کے باہر نکلا ایک عورت مسلمہ ہوگئی جب اوپر چڑھا
دوسری مسلمہ ہوئی جب اور چلا تیسری بھی مسلمہ ہوگئی جب اور آگے گیا خود مسلمان ہوگیا پھر
تینون اوسپر حلال ہوگئین **سوال** وہ کون ہین جو نہین جنے گئے اور مرگئے اور وہ کون ہین
جو جنے گئے اور نہین موئے **جواب** پہلے آدم علیہ السلام ہین جو نہین جنے گئے بلکہ
قدرت سے پیدا ہوئے اور مر گئے دوسرے عیسی علیہ السلام ہین جو جنے گئے اور ابتک
زندہ آسمان پر ہین **سوال** ایک شخص روزہ رکھا اور عمدا کھایا اب نہ اوسپر قضا لازم ہے
نہ کفارہ یہ کیونکر ہے **جواب** وہ روزہ عیدین کا ہے یا حیض و نفاس کے دن کا کیونکہ
اوس دن روزہ حرام ہے **سوال** جو شخص عمدا نماز قضا کرتا ہے اور روزہ توڑتا ہے اوسکے
لیے کسقدر عذاب ہے **جواب** واسطے ایک وقت کے نماز کے چھہ ہزار برس سال عذاب
دوزخ مین گرفتار رہیگا اور واسطے ایک روزہ رمضان کے اوس سے زیادہ عذاب پاویگا-

مناجات از طرف مصنف

لائق وہی حمد کے ہے مولا	عالم کو کیا ہے جسنے پیدا	انجم کی لڑی ہے زینت شب	افلاک کو بخشی جسنے لا ریب
سکتے ہیولا اوسکے شوق مین ہے	بلبل بھی ہے اوسکے ذوق مین ہے	حیرت سے کھڑا ہے سرو سیدھا	قمری کو بھی ہے اوسیکا غوغا
ہر طیر ہے یاد حق مین گویا	پتھر کو بھی سود ہے اوسکا	ہر برگ ہے محو یاد رب مین	ہر بار خمیدہ ہے ادب مین
عالم کا عجیب ہے فسانہ	حیرت کا بنا ہے کارخانہ	گر غور سے دیکھو اوسکی قدرت	حاصل نہو جز بغیر حیرت
قدرت کا بیان کسسے کیا ہو	حیرت کا سمان جب جما ہو	انعام ہے کہ نعمت ہے بے انتہا	ہر حوصلہ ہم مین ہے نہ اصلا
جب نام شریف ہے زبان پر	پر نور سے ہے دہان سر سے	حیرت ہے کہ کیا لکھون خدایا	خاموشی نے کہدیا کہ رہجا
ممکن نہین ہے کچھ بیان ہو	خالق ہے جب یکتا گو	بس عجز ہے در حق کا اوپر	او آل و اصحاب پر مکرر

حیران ہون یہ کیا کرون خدایا
دکھلا مجھے راہ اونکی تو اب
ہی عرض اک اور میری یہ بھی

عصیان مین بھرا ہوا ہون سر تا پا
نعمت بخشی ہی جب ادب سے
امید قبول ہی جو اونکی
مان باپ کو بخش دے خدایا

اب عرض دعا یہ ختم کرون
لیجانا مجھے تو اوس دن ایمان پہ
بھتیجے ہو نہین چاہتا ہی
کر خاتمہ خیر یہ ہمارا

جو دل کی ہی آرزو وہ مانگون
جنپر ہی ترا غضب سراسر
کر یو یہ دعا قبول میرے

خاتمہ تالیف نتیجہ فکر محقق مسائل دقیق جناب مولوی عبد الحق متخلص بہ تحقیق

اللہ کی حمد کس سے کیا ہو
لے جیسے یہ دونوں ہی مل ہین
ہی یہ کہ شریف علم فقہ
عمدہ سے اسکی مسئلے ہین
حیران ہین جو تھک کر سمجھے ہین
وہ کون کہ اسکو ذہن نشین ہی یا سکے
اردو کیا اسکا ترجمہ ہی
او نہیا ہر اردو کے محنت و

لاکھ خصلتیں ہین نبی جب کیا ہو
تا کیا قطع ہون وہ مسئلے ہین سیدھا
الکیا اسکا بیان ہووے رتبہ
کیا خوب ہر ایک خاص مسئلے ہین
پیچان پہچان پیچ کر بچا ہے
جبتک نہ کھا نیوالا دکھلا کر
آسان و سلیس کر دیا ہے
حیرت گئی آئینہ ہی دیکھو
ہو روز فزون محمدی دین

ہی نعت نبی کا اسکو سامان
ما معبد اسکے الفقر پرہ
حیرت انگیز مسئلون کا
حیرت یہ کہ یہ سبھی اسکو آسان
ہر مسئلہ اسکا پیچ در پیچ
اک فاضل و منشی گرامی
حیرت کو آئینہ دکھایا
یارب ہی یہی دعا تحقیق
آمین آمین ثم آمین

اونکا تو ہی خود خدا ثنا خوان
ہی عرض مرے مرا قبول کیجیے
اک فقہ ہی فارسی مین لکھا
تصنیف مسائل ہی حیران
اور اک ہی اونکی سعی ہیچ
سید ابراہیم نامے
تصویر کو جنبش مین لایا
ہر اک کی رفیق ہووے توفیق

تمام شد

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ فیض انتما حل مسائل مشکلہ فقہیہ پر مشتمل تحقیق احکام دینیہ نسبہ پر شامل
موسومہ بہ حیرت الفقہ اردو مطبع نظامی واقع کانپور مین عشرہ اوسط ذی القعدہ سنہ ۱۲[illegible] ہجری
باہتمام امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن سے بحلیہ طبع آراستہ و پیراستہ ہوا

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

هو الرحیم

ای صوفی صافی عالم تو صفائی

کوری مگر از پیش جدائی

کن یاد شب و روز عیان میگویم

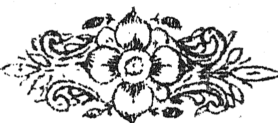
سر تا قدمت منم مرا ای

بخدمت حضرت بالاکرام شاه ... رشید

جناب مفتی ... محمد صاحب ...

خوشنویسان حافظ نور الله

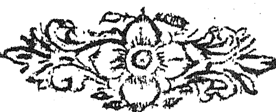
من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین



فقرہ ہذا — مسمّی بہ



باب — دوم



در مطبع احمدی مدراس بحسن انطباع مطبوع شد

فہرست ابواب شرائط المذاہب



من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

الحمد لله این فقه بی نظیر از تصنیف عالم شهیر جناب مولوی محمد قدرت حلیم صاحب دام افضاله

المسمیٰ به

شرائط المذاهب

بار دوم

بسبب کثرت شائقین باهتمام بنده حقیر سید غلام دستگیر نبیره سید کبیر علی مرحوم و مغفور

در مطبع احمدی مدراس به طبع مزین مطبوع جهان شد ۱۳۰۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰاتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰابَ وَالْحِکْمَۃَ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّۃِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِیْ قَالَ اخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ فَاخْتِلَافُ الْاَئِمَّۃِ رَحْمَۃُ الْاُمَّۃِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَخَیْرِ خَلْقِہٖ وَمُخْتَارِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کَاشِفِی الْغُمَّۃِ **امابعد** امیدوار رحمت خدای ارحم الراحمین وطلبگار شفاعت نبی شفیع المذنبین محمد قدرت حلیم حنفی مدراسی بن محمد قدرت رسول ناصری قریشی بن محمد قدرت کریم گوپاموی بخاری نے نَجَّاھُمُ اللّٰہُ الْبَارُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالنَّارِ وَحَشَرَھُمْ فِیْ زُمْرَۃِ حَبِیْبِہِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ الْمُنْجِیْ الْبَشِیْرِ اِنَّہٗ بِالْاِجَابَۃِ وَبِکُلِّ فَضْلٍ جَدِیْرٌ چند ضروری مسائل چاروں مذاہب ناجیہ کے معتبر کتب سے مثل غنیۃ الطالبین تصنیف جناب شہنشاہ اولیا نائب انبیا محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث محی الدین سید عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ اور اختلاف الائمۃ الاربعہ تصنیف علامہ مولانا سید احمد بن سید اسحق بن سید ابراہیم الحسنی الحسینی المعروف بنظام الدین المحدث الحنفی الشیرازی اور عیون المذاہب تصنیف مولانا قوام الدین محمد بن محمد بن محمد الحنفی البخاری اور ارکان اربعہ تصنیف بحر العلوم ملک العلما مولانا عبد العلی محمد الحنفی الکھنوی اور شرح مقدمۃ العزیۃ للجماعۃ الازہریۃ تصنیف شیخ الاسلام عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی اور کفایۃ الطالب الربانی شرح رسالہ ابن ابی زید قیروانی تصنیف علامہ مولانا ابو الحسین المالکی

اور میزان شعرانی تصنیف عارف الصمدانی عبد الوہاب الشافعی الشعرانی اور رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ تصنیف علامہ مولانا صدر الدین محمد بن عبد الرحمن بن حسین القریشی العثمانی الشافعی اور کافی تصنیف مولانا موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الحنبلی المقدسی اور ہدایۃ الراغب شرح عمدۃ الطالب تصنیف علامہ مولانا عثمان بن احمد الحنبلی النجدی رحمہم اللہ تعالی اور معدن الفقہ وغیرہ سے جمع کرکے شرائط المذاہب ۱۲۹۹ تاریخی نام رکھا امید دینی برادروں سے یہ ہے کہ اگر اس رسالے میں کہیں سہو اور خطا پاویں تو چادر عفو سے ڈھانپیں اور قلم اصلاح سے آراستہ کریں وعلی اللہ توکلت فی البدایۃ والنہایۃ

کتاب الطہارۃ

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءوسکم وارجلکم الی الکعبین یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے اے ایمان والو جب تم کھڑے ہونگے طرف نماز کے یعنے جب تم ارادہ کروگے نماز پڑھنے کا جس حال میں کہ تم محدث ہو حدث اصغر سے پس دھولو اپنے منہہ کو اور ہاتوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سر کا اور دھوؤ اپنے پاؤنکو ٹخنوں تک۔ معلوم کیجیے کہ خداوند عالم نے اس آیۂ شریفہ میں وضو کے چار فرضوں کو بیان فرمایا ہے اور ان چار فرضوں پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔ پہلا فرض غسل وجہ یعنے منہہ دھونا۔ غسل کی معنی پانی بہانا ہے اگر پانی سے فقط تر کرے تو فرض ادا نہوگا۔ منہہ کا حد طول میں سر کے بال جو اکثر لوگ کو اگتے ہیں وہانسے ٹھڈی کے نیچے تک اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک۔ دوسرا فرض دھونا دونوں ہاتونکا کہنیوں سمیت تیسرا فرض مسح کرنا سر کا اسمیں اختلاف ہے۔ نزدیک امام ابو حنیفہ کے پاؤ سر کا مسح فرض ہے اور تمام سر کا سنت۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام سر کا مسح فرض ہے لیکن نزدیک امام احمد کے عورت اگر بعض سر کا مسح کرے تو کافی ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے ایک بال کا مسح کرنے سے بھی فرض ادا ہوتا ہے لاکن سنت ہے تمام سر کا۔ چوتھا فرض دھونا دونوں پاؤنکا

ٹخنون سمیت اور آن چار فرضون کے سوا اور بہی چند فرائض ہین جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف ہی
انمین سی ایک نیت ہی کہ وہ فرض ہی دلمین نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اور زبان سی کہنا مستحب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور زبان سی نہ کہنا افضل ہی نزدیک امام مالک کے
اور ترتیب فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے یعنی اول منہہ دہونا بعد ہاتھ بعد سر کا مسح بعد
پاؤن دہونا اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور موالات یعنی اعضا پی در پی دہونا
فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور
دلک یعنی رگڑنا اعضا کا فرض ہی نزدیک امام مالک کی اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور مضمضہ اور
استنشاق یعنی کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر روزہ دار نہو مبالغہ کرنا کلی کرنے مین تاکہ پانی حلق تک
پہنچی اور ناک مین پانی لینی مین تاکہ پانی نتہنونکی آخر تک پہنچی اور افضل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
مالک کے تین دفعہ مضمضہ بعد تین دفعہ استنشاق کرین اور چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور نزدیک
امام شافعی کے افضل ہی ایکہی چلو سی مضمضہ اور استنشاق کرین اور تین ہی دفعہ تازہ پانی لین اور
نزدیک امام احمد کے اختیار ہی چاہی ایک ہی چلو سی تین دفعہ کلی بہی کرے اور ناک مین پانی بہی لیوی
یا تین چلو سی یا چہہ دفعہ بہی تازہ پانی لین اور تسمیہ یعنی بسم اللہ کہنا فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور
سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی پس فرائض وضو نزدیک امام ابوحنیفہ کی چار ہین اور نزدیک امام شافعی کی چہہ اور نزدیک امام مالک کے
سات اور نزدیک امام احمد کے دس اور سنت ہی مسواک کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن مکروہ ہی روزہ دار
کو بعد زوال کے نزدیک امام شافعی کے اور ایک قول سی امام احمد کے مگر دوسری قول مین امام احمد کے
اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مکروہ نہین اگر مسواک نہو تو انگلی سی دانتونکو ملے اور سنت
ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے دہونا دونون ہاتون کا پونچون تک تین دفعہ اور ہر عضو کا تین بار دہونا اور
نزدیک امام شافعی کے سر کا مسح بہی تین بار سنت ہی نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی مسح کانونکا بہی تین
بار نزدیک امام شافعی کے اور ایک بار نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مسح کانونکا اسی تری سی کرے جو باقی ہی

مسح سر نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تازہ پانی لینا بہی سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خلال کرنا انبوہ داڑہی کا اور پاؤنکے انگلیونکا اور واجب ہی ہات کی انگلیون کا خلال نزدیک امام مالک کی اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے تیامن یعنی سیدہی جانب سی ہر عضو کا دہونا مثلا پہلے داہنا ہاتہہ دہووی بعد ازان بایان مگر رخسارون اور پونچہونکو ملا کے دہووی اور دونون کانونکا مسح ملا کے کری اور مستحب ہی گردن کا مسح نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منہہ دہونا زیادہ مقدار فرض سے اسیطرح دہونا ہاتہون اور پاؤن کو کاندہون اور زانون تک اور سنت نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی مگر مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے منہہ مقدار فرض سی زائد دہونا اور ہاتونکو آدہی ڈہنڈا تک اور پاؤنکو آدہی پنڈلی تک

باب نواقض الوضو

وضو باطل ہوتا ہی نکلنے سے کسی چیز کے آگے یا پیچہی سی معتاد ہو یعنی اسکے نکلنی کی عادت ہو جیسے بول اور غایط اور ہوا دبر سی یا غیر معتاد رہی جیسے کیڑا اور سنگریزہ فرج سے یا ذکر سی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نزدیک امام مالک کی معتاد سی وضو باطل ہی غیر معتاد سی باطل نہین اور منی نکلنی سے وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ہوا فرج اور ذکر سی نکلے تو وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی مگر باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے نکلنی سی کسی نجس چیز کے سوا ان دو راہون سے مانند خون اور پیپ کے جب بہ آوی اسجگہہ تک کہ جسکا دہونا وضو یا غسل مین واجب ہی پس اگر فصد لیوی اور نکلے بہت خون لاکن زخم کی جگہہ نہ بہرے تو بہی وضو باطل ہوگا اور اگر دبایا زخم کو اور اوس سی خون نکلا اور تجاوز کر گیا اگر نہ نچوڑتا تو نہ تجاوز کرتا تو بہی وضو باطل ہوگا اور اگر کسی چیز کو دانت سی کاٹا اور خون کا اثر دیکہا یا خلال کیا اور خون خلال پر ظاہر ہوا یا ناک مین انگلی کی اور انگلی پر خون دیکہا یا ناک جہاڑی اسمین سی جما ہوا خون مثل مسور کے دانے کی نکلا تو

ان سب صورتون مین وضو باطل نہوگا اور ایساہی سوئی گڑجاوی اور خون اپنی مقام تک چڑھ آوی
لیکن نہ بہی اور اسیطرح آنکھہ کے اندر آبلہ ہوا اور اسپر سی پوست اتارا جاوی اور خون نہ نکلی مگر
آنکھہ کے اندر رہی وضو باطل نہوگا کیونکہ آنکھہ اندر وضو اور غسل مین دہونا واجب نہین اسیطرح باطل
نہین ہوتا کیڑا نکلنے سی زخم یا کان یا ناک یا منہہ سی یا گوشت کا ٹکڑا نکلنے سی اور نزدیک امام مالک
اور امام شافعی کی ان سب چیزون سی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کی زاید نکلے تو
باطل ہوگا تہوڑا نکلی تو نہین اور قی سی بہی وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی کہانا ہو یا تلخہ
یا خون بندہا ہوا اور خون جو تہوک کے برابر ہو ایساکہ تہوک سرخ ہوجاوی اگر تہوک خون سی زیادہ
ہووی اور تہوک زرد ہوجاوی تو وضو نہین باطل ہوتا ہی اور بلغم سی بہی نہین باطل ہوتا اور شرط
ہی واسطی وضو باطل ہونیکے قی منہہ بہر کے ہووی اگر تہوڑی تہوڑی قی ہووی یک متلی سی اور سب
جمع کرے تو منہہ بہر کے ہووی تو بہی وضو باطل ہی اور وہ چیز کہ جسکے نکلنے سی وضو باطل نہین ہوتا
وہ چیز نجس بہی نہین ہی جیسی خون جبکہ مقام زخم سی جدا نہووی پاک ہی اسیطرح تہوڑی سی قی اور
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے قی سی بہی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زیادہ
ہو تو باطل ہی نہین تو باطل نہین اور ردّہ سی یعنے کافر ہوجانے سی مسلمان کی نعوذ باللہ منہا
وضو نہین باطل ہوتا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے عقل زائل ہونی سی بسبب جنون یا نشہ یا
بیہوشی کے یا سونے سی چیت یا کروٹ یا اوندہی یا سر اپنا دونون زانون پر یا دونون ہاتون پر رکہی ہوے
یا ایک سرین پر ایساکہ مقعد اوسکا زمین سی الگ رہی یا کسی چیز پر تکیہ کرکے سووی اسطرحسی کہ اگر وہ
چیز نکالی جاوی تو سونیوالا گر پڑی اور مقعد زمین پر مضبوط نرہی اور نہین باطل ہوتا وضو نزدیک امام
ابوحنیفہ کی سونے سی اوپر ہیئت نماز کے قیام مین ہو یا قعدہ مین یا رکوع مین اگر سجدہ مین سووے
تو شرط ہی وضو باطل نہونے کی لئے ہیئت مسنون پر مرد کے سونا ایساکہ بازو بغل سی پیٹ ران سی
ران پنڈلی سی جدا رہی نماز مین ہو یا خارج نماز مین اور نزدیک امام مالک کی رکوع یا سجدہ مین سووے تو

وضو باطل ہی بشرطیکہ سونا دراز ہو اور قیام اور قعدے مین سونے سی باطل نہین اور نزدیک امام
شافعی کے سب طرح کے سونے سی وضو باطل ہوتا ہی مگر جسوقت کہ مقعد زمین پر مضبوط رکھکر سووے تو نہین
باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کے کسی ایک ہیئت پر دیر تک سووے تو وضو باطل ہوتا ہی اور باطل ہوتا ہی
وضو نزدیک امام احمد کے اونٹ کا گوشت کہانے سی اور نہین باطل ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نماز
مین قہقہہ کر ہنسے وضو باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ نماز ادا کرنیوالا بالغ رہی اور وہ
نماز رکوع اور سجود کی رہی پس لڑکا قہقہہ کر ہنسے وضو باطل نہین ہوتا اور ایسا ہی نماز جنازہ اور سجدہ
تلاوت مین قہقہہ کرنے سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قہقہہ کر ہنسے وضو باطل نہین ہوتا مطلقا اور نہین
باطل ہوتا ہی وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے چہونے سی فرج اور ذکر کو اور باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے بغیر حائل کے چہونے سی اور یہی شرط ہی نزدیک امام شافعی کے باطن کف سی یا انگلیونکے باطن سی
چہونا پشت کف سی چہووے تو وضو باطل نہوگا مگر باطل ہوگا نزدیک امام مالک اور امام احمد کے
اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونیسی حلقۂ دبر کو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور باطل
ہوگا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور انثیین کو چہونیسی وضو باطل نہوگا نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور نہین باطل ہوتا ہی وضو چہونے سی کسی مرد کے کسی عورت کو نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن
مباشرت فاحشہ ہو یعنی شرمگاہ مرد اور عورت کی یا دو عورت یا دو مرد کی برہنہ چہوئی جاوے
ساتھہ انتشار کے تو دونون کا وضو باطل ہوتا ہی لاکن عورت کا وضو باطل ہونیکے واسطے انتشار ذکر
کا شرط نہین ہی۔ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے باطل ہوتا ہی وضو مرد کا چہونے سی عورت کو اگر حد
شہوت کو پہنچے ہون لاکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی شہوت سی چہونا محرم رہی یا غیر محرم اور
نزدیک امام مالک کے چہونے کے وقت لذت پانا شرط ہی اگرچہ نہ قصد کرے لذت کا محرم رہی یا غیر
محرم یا قصد کرے لذت کا اور نہ پاوے لذت تو بہی وضو باطل ہی غیر محرم کو چہونیسی اگر محرم کو چہووے
تو باطل نہین بغیر لذت کے اور نزدیک امام شافعی کے شہوتسی ہو یا بغیر شہوت کے وضو باطل ہوتا ہی
لاکن شرط ہی غیر محرم کو چہونا اگر محرم کو چہووے تو وضو باطل نہوگا جیسی مان اور ساس اور دایہ اور سوا

انهونکی جو همیشه محرم هین اگر سالی کو یا مانند اسکے جو همیشه محرم نهین لاکن عورت نکاح مین رهی تک محرم هین چهوا تو وضو باطل هوتا هی اور چهوٹی هوی عورتکا بهی وضو باطل هوتا هی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور امام احمد کے ایک قول سی اور دوسری قول مین امام احمد کی باطل نهین اور باطل هوگا وضو نزدیک امام مالک کی چهونیسی امرد کو شهوت سی نه نزدیک ائمه ثلثه کی اگر کسی شخص کو یقین هووی اپنی کو طهارت هی کرکے اور شک هووی حدث سی تو وه محدث هی نزدیک امام مالک کی اور طاهر نزدیک ائمه ثلثه کے اگر یقین هووی حدث هی کرکے اور شک هووی طهارت مین تو وه محدث هی نزدیک ائمه اربعه کے اور حرام هی محدث کو نماز پڑهنا اور سجدهٔ تلاوت اور سجدهٔ سهو اور طواف کرنا اور قران شریف کو چهونا بغیر غلاف کی نزدیک ائمه اربعه کی اور غلاف کی ساتهه چهونا جایز هی نزدیک امام ابو حنیفه اور امام احمد کے اور نهین جائز هی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے غلاف سی بهی لاکن دوسری اسباب کی ساتهه قران شریف هو تو بغیر قصد قرآن شریف کے اٹهانا جایز هی

باب الغسل

غسل مین دو چیزین فرض هین نزدیک امام شافعی کے اور تین نزدیک امام ابو حنیفه کی اور پانچ نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام بدن پر پانی ڈالنا فرض هی نزدیک ائمه اربعه کی اور ملنا بدن کا فرض هی نزدیک امام مالک کی نه نزدیک ائمه ثلثه کے اور نیت سنت هی نزدیک امام ابو حنیفه کی اور فرض نزدیک ائمه ثلثه کے اور مضمضه اور استنشاق فرض هی نزدیک امام ابو حنیفه اور امام احمد کی اور سنت نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اور تسمیه فرض هی نزدیک امام احمد کی نه نزدیک ائمه ثلثه کے اور موالات اور خلال کرنا بالون کا فرض هی نزدیک امام مالک کی نه نزدیک ائمه ثلثه کی اور عورتون پر واجب نهین که اپنی چوٹی کهولدین لیکن بالون کے اندر پانی نه پهنچی تو نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کهولنا واجب هی اور نزدیک امام ابو حنیفه اور امام احمد کے پانی اندر پهنچنا ضرور نهین لاکن بالون کی جڑ کو تر کرلین نهین تو کهولنا واجب هی نزدیک ائمه اربعه کی اجماع هی ائمه اربعه کا غسل واجب هونی پر غایب

ہونی سی حشفہ یعنی سر ذکر کے قبل یا دبر مین فاعل و مفعول پر انزال ہو یا نہو اگر بعد انزال کی پیشاب سی پہلے غسل کری پھر بقیہ منی نکلی تو غسل واجب ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اگر بعد پیشاب کے نکلے تو واجب نہین اور واجب ہوگا نزدیک امام شافعی کی دونون صورت مین اور نہین واجب ہوگا نزدیک امام مالک کی دونون صورت مین اور میت اور چارپائی سی وطی کرنی سی غسل واجب ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کی انزال شرط ہی اور واجب ہی غسل نزدیک ائمہ اربعہ کی منی نکلنے سی کود کر شہوت کی ساتھہ اگر بغیر شہوت کے انزال ہو تو غسل واجب ہی نزدیک امام شافعی کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر سونیوالا جاگے اور پاوی منی یا مذی کو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ احتلام یاد نرہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے منی نکلنے سے غسل واجب ہی نہ مذی کے اگر احتلام یاد رکھی اور تری نہو تو غسل واجب نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہی غسل منقطع ہونے سی حیض و نفاس کے اگر بغیر خون کے بچہ پیدا ہو تو بھی غسل واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہی غسل نزدیک امام مالک اور امام احمد کے نومسلم پر اور مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کی لاکن جنب یا حائضہ یا نفسا ہو تو فرض ہی اور حرام ہی جنب کو جو حرام ہی محدث کو اور سوا اسکی تلاوت قرآن شریف کی اور مسجد مین جانا اور ٹھہرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے داخل ہونا واسطے گذرنے کے حرام نہین۔

باب المیاہ

جائز ہی وضو اور غسل پانی سے برسات کے اور زمین کے مانند چشمی اور حوض اور کنوین اور تالاب اور دریا وغیرہ کے تھوڑا ہو یا بہت جبکہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو اگر نجس ہو تو جائز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پانی مین نجاست پڑی اور رنگ بو مزہ نہ بدلے تو پاک ہی بشرطیکہ دہ در دہ ہو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یا قلتین ہو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بغیر شرط کی نزدیک امام مالک کی اگر کوئی ایک صورت بدلی تو نجس ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی پانی تھوڑا ہو

چاہیئے اور دہ دردہ وہ ہی جو مربع دس دس گز ہووی گز سی چوبیس انگل کے اور نہ کہل جاتی
ہو زمین چلو لینی سے اگر پانی جاری ہو تو دہ دردہ کی شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی
اور قلتین ضرور ہی جاری ہو تو بہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور قلتین وہ ہی جو
پانسو رطل بغدادی ہووی تقریباً پیمائش اسکی یون ہی کہ طول سوا ہاتہہ عرض سوا ہاتہہ عمق
سوا ہاتہہ اور جو پانی کہ مستعمل ہووے رفع حدث مین مثلاً فرض وضو یا غسل کیا ہو تو وہ پاک ہی
اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام مالک کی نزدیک پاک ہی اور اس پانی سی
طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہوتے پر مکروہ ہی اگر طہارت کیا تو اعادہ بہی نہین اگر مستعمل
ہووی پانی نیت عبادت سی فقط رفع حدث نہین مثلاً با وضو نے تجدید وضو کی تو مثل
پہلی صورت کے ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور پاک کرنیوالا بہی ہی نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام احمد کے پاک کرنیوالا نہین اور جو پانی
کہ متغیر ہووی بسبب زیادہ رہنے کے تو وہ پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو پانی پاک چیز
ملنی سی متغیر ہو ہووی جیسی زعفران و صابون تو وہ پانی پاک ہی اور پاک کرنیوالا نزدیک امام ابو حنیفہ
کی اور پاک کرنیوالا نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نہین نجس ہوتا پانی مرنے سی اوس جانور
کے جسمین خون جاری نہین جیسی چیونٹی اور مکہی اور مچہر نزدیک ائمہ اربعہ کی اور پاک ہوتا ہی
چمڑا مردہ کا دباغت سی سواے خنزیر کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور سواے خنزیر
اور کتی کے نزدیک امام شافعی و امام احمد کے اور ایک روایت سی امام احمد کی چمڑا کسیکا پاک
نہین ہوتا اور جن جانوروں کا چمڑا دباغت سی پاک ہوتا ہی ذبح سی بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور پاک نہین ذبح سی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چمڑا اون
جانوروں کا جنکا کہانا حلال نہین اور بال اور ہڈی مردے کے خنزیر کے سواے پاک ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور ہڈی نجس ہی نزدیک امام مالک کے اور سب اجزا مردون کی سواے آدمی کی نجس
ہین نزدیک امام شافعی کے اور خنزیر اور کتی کے سواے سب کے بال فقط پاک ہین نزدیک امام احمد کی اور

مکیتہ مچھلی اور تڈیکا جسکو ملخ کہتے ہین پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص کنوین
کے پانی سی وضو کرتا تہا جو وہ دردہ نہین ہی اور اسمین سی نجاست نکلی یا حیوان مرا ہوا
مگر پہولا پہٹا نہین اور معلوم نہین کہ کسوقت گرا ہی تو یکرات ونکی نمازین قضا کری نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور اگر پہولا یا پہٹا ہی تو تین رات دنکی اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر پانی قلتین ہو وی اور متغیر نہو تو اعادہ نکری اگر متغیر ہو تو جب سی متغیر ہوا تب
سی اعادہ کرے اگر پانی قلتین سی کم ہو تو اتنی نمازین قضا کرین جو دلمین یقین ہو کہ مرغ
مرنے کے بعد ادا کی ہین اور نزدیک امام مالک کی اگر متغیر نہو وی اوصاف ثلثہ سی تو
پاک ہی اور اعادہ نکری نماز کا اور اگر متغیر ہوی کوئی ایک اوصاف ثلثہ سی تو پانی نجس
ہی نماز کا اعادہ کرے اگر کنوین مین مانند چڑیا یا چوہے کے مرا ہی پہولا پہٹا نہو تو
بیس ڈول سی تیس تک کہینچا جاوی اور کبوتر یا مرغی کے مثل مرجاوی تو چالیس سی ساٹھ
تک اگر بکرا یا آدمی یا کتا مرجاوی یا اور کوئی نجاست پڑی یا کوئی حیوان مر کر پہولا پہٹا تو سب پانی کا کہینچنا روایت
امام ابو حنیفہ کے اگر ممکن نہو تو دو آدمی جنکو موجود پانی کے مقدار کی پہچان ہو جتنا
پانی بتا دین اتنا کہینچ ڈالا جاوی اگر نہو سکے تو دو سو سی تین سو ڈول تک کہینچو اور ڈول اوسط ہو
یعنی جسمین ایک صاع پانی آتا ہو اور حساب درم اس صاع کے تین سیر ہوتے ہین نجمینا
اور نزدیک امام مالک کے اگر اوصاف ثلثہ سی کوئی ایک وصف بدلے تو پانی نجس ہی
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پانی متغیر ہو تو نجس ہی اگر متغیر نہو تو پاک ہی
جبکہ کنوان قلتین ہو لیکن کوئی جانور کہ پاش پاش ہو جاوی تو سب پانی نکالا جاوی کیونکہ جو پانی نکالینگے
اسمین نجاست نکل آویگی اگر سب پانی نکالنا ممکن نہو تو اتنا نکالین جو دلکو تشفی ہو
کہ اب کچھ نجاست باقی نہین اگر قلتین سی کم ہو تو نجس ہی پھر پانی نکالنے سی پاک نہین
ہوتا چاہیے کہ اسمین اور پانی ڈالے یا چہڑ دیوی دو قلے پانی ہونے تک اور نجس نہین
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جہوٹا اور پسینا جانور ونکا خنزیر اور کتے کے سوا اسکے

نجاست آلودہ نہو تو اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے درندونکا بہی نجس ہے اور خچر اور گدھے
کا مشکوک اگر سواے اس مشکوک پانی کے دوسرا پانی نہو تو وضو کرے اُس پانی سے اور تیمم بہی کرے
اور امام احمد کے ایک روایت مین نجس ہے اور پرندونکا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نجس
امام احمد کے نزدیک اور جہوٹا اور پسینا بلی کا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پاک نزدیک امام احمد
کے اور آدمی اور گہوڑے اور حلال جانورونکا پاک ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نبیذ تمر کے سواے
پانی نہ ملے تو وضو کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ظاہر روایت مین اور صحیح یہہ ہے کہ تیمم کرے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے بہی تیمم کرے اور اختلاف اُسصورت مین ہے جبکہ وہ شیرین اور پتلا بہتا ہو مانند پانی
کے اگر نشہ پیدا ہو تو کسی کے نزدیک اُس سے وضو جائز نہین

یعنی وہ پانی [illegible]

باب التیمم

تیمم کا حکم جناب باری کے طرف سے خاص ہمارے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت کو ہوا ہے
اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا تیمم جایز ہونے پر محدث اور جنب اور حایض اور نفسا کو بسبب بیماری
اور نہ میسر ہونے پانی کے اور جایز ہے تیمم نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اوس چیز سے جو
جنس زمین اور پاک ہو جیسے خاک اور ریگ اور پتھر اور سرمہ اور ہرتال وغیرہ اور نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے نہین جایز ہے تیمم سواے پاک خاک کے اور شرط ہے نزدیک امام شافعی کے
خالص خاک رہنا اگر اسمین آٹا وغیرہ ملا ہے تو تیمم جایز نہین اور جایز ہے نزدیک امام احمد کے اوس
خاک سے جسمین آٹا وغیرہ پاک چیزین مخلوط ہین لاکن شرط ہے سب چیزونمین غبار رہنا اور فرض
ہے نیت تیمم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے طہارت کی یا مباح
ہونے نماز یا رفع حدث یا جنابت کی یا عبادت مقصودہ کی جو نہین صحیح ہے بغیر طہارت کے
اور نزدیک امام مالک کے نیت مباح ہونے نماز کی کرے اور لازم نہین نیت حدث اصغر کی
اگر حدث اصغر ہو تو اگر حدث اکبر ہے تو ضرور ہے نیت حدث اکبر کی اور جایز نہین نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے نیت رفع حدث اور جنابت اور طہارت کی بلکہ نیت نماز مباح ہونیکی کرے اور

امام احمد کے دوسری روایت مین ضرور ہی نیت حدث اصغر اور اکبر کی اور تعین کرنا ان دونون
مین سی جسکی طہارت ضرور ہی اور تیمم کیواسطی دو ضرب مارنا فرض ہی ایک سی مسح تمام منہہ کا کری
دوسری سی مسح ہاتونکا کہنیون سمیت ایسا کہ ذرا بہی نچہوٹے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
شافعی کے اور ایک ضرب فرض ہی دوسری سنت نزدیک امام مالک کی پہلی سی مسح منہہ کا کری
دوسر لیسی ہاتونکا پہونچون تک فرض ہی اور کہنیون تک سنت اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی
ایک ضرب ماری اور اس سی مسح کری منہہ کا اور ہاتونکا پہونچون تک اگر دو ضرب مار کے ایک سی مسح
منہہ کا اور دوسر لیسیے ہاتونکا کہنیون تک کری تو بہی مضایقہ نہین لاکن فرض ہی مسح منہہ اور
ہاتونکا پہونچون تک فقط اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک تیمم سی فرض و نوافل جتنی چاہین
پڑہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوای ایک فرض کے دوسرا ادا نکری لاکن نوافل جتنی چاہین ادا کرین
اور قضا نماز بہی پڑہنا جایز ہی نزدیک امام احمد کے اور جائز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تیمم آگے
وقت کے کرنا اور باطل نہین وقت جانیسی اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک جائز نہین اور باطل ہوتا ہی
تیمم وقت جانیسی اور ایک روایت سی امام احمد کے باطل نہین اور جائز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی نفل نماز کی
واسطی تیمم کر کے فرض نماز ادا کرنا اور ایسا ہی مطلق نماز کی نیت کر کے اور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور اسیطرح جائز ہی سجدہ تلاوت یا نماز جنازہ کی نیت کر کے فرض نماز ادا کرنا اگر نیت مس مصحف
یا مسجد مین داخل ہونیکی کی تو اوس تیمم سی نماز جایز نہین اور جائز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی تیمم کیا ہوا
شخص امامت کرنا وضو کئی ہوی لوگ کی اور سنت ہی تیمم مین موالات اور ترتیب نزدیک
امام ابو حنیفہ کے مانند وضو کے اور نزدیک امام مالک کی موالات فرض ہی اور ترتیب سنت
اور نزدیک امام شافعی کے ترتیب فرض ہی اور موالات سنت اور نزدیک امام احمد کی دونون
فرض ہین اور تسمیہ فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہی
تیمم نزدیک ائمہ اربعہ کے مسافر کو درحالیکہ نزدیک اسکی پانی ہی اگر خوف کری تشنگی کا اور جائز
ہی تیمم اوس شخص کو جو مقید ہی شہر مین اور قادر نہین پانی پر لیکن نماز کا اعادہ کری بعد زوال عذر

کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور اعادہ ضرور نہین نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے اگر کسیکو تہوڑا پانی میسر ہو جو طہارت کو کافی نہین تو تیمم کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک کے اور جتنا ہو سکے اوتنا دہو دے اور باقی کیواسطے تیمم کرے نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اگر کسی جاے پانی میسر نہو اور نہ تیمم کے لایق کوئی شئی تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے تشبہ
کرنا ساتہہ حالت مصلی کے واجب ہے پس رکوع کرے اور سجدہ کرے لاکن قرأت اور نیت نکرے
حدث اکبر ہو یا اصغر اگر جاے خشک نہو تو اشارہ کرے کہڑا رہکے اور دونون صورت مین اعادہ
کرے نماز کا جب پانی یا تیمم کے لایق کوئی چیز ملے اور نزدیک امام مالک کے نہ تیمم کرے نہ نماز پڑہے
جبتک کہ کوئی چیز لایق تیمم کے یا پانی نہ ملے اور امام ابو حنیفہ سے ایک روایت اور امام شافعی کا
قول قدیم اسیطرح ہے اور قول جدید مین فرض نماز پڑہے اور اعادہ کرے جسوقت کہ پانی یا تیمم
کے لایق کوئی چیز ملے اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت مین ایسا ہی ہے اور امام مالک
کے تیسرے قول مین اور امام احمد کے دوسری روایت سے نماز پڑہے اور اعادہ نکرے اور رد ہہ
ناقص تیمم نہین ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ناقص ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جو ناقص وضو ہے
وہ ناقص تیمم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور لغو ہے تیمم کا فرکا نہ وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
دونون لغو ہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہوتا ہے تیمم اوس شخص کا جو بسبب میسر نہو نے پانی
کے تیمم کیا ہے اگر پانی ملے آگے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نماز شروع کئے بعد پاوے تو
باطل ہے نماز اور تیمم نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے نماز
اور نزدیک امام شافعی کے اگر مسافر ہو تو نماز صحیح ہے لاکن نماز قطع کرکے طہارت کرنا افضل ہے
اگر وقت تنگ ہو تو قطع کرنا حرام ہے اور مقیم کی نماز باطل ہے ایسا ہی مسافر نیت اقامت کی کرے
تو بہی باطل ہے اگر پاوے پانی بعد نماز کے تو اعادہ نکرے نماز کا نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مسافر
کے اسباب مین پانی رہے اور وہ بہول کے تیمم سے نماز پڑہے بعد پانی یاد آوے تو نماز کا اعادہ نکرے
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور اعادہ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جائز

ہی تیمم واسطی نماز جنازہ اور عید کے فوت کا اندیشہ ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور خوف سی فوت وقت اوس نماز کے جسکا بدل ہی تیمم نکرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بعض علمای حنفیہ کہتے ہین احتیاطاً تیمم کری اور نماز پڑہی پہر اعادہ کری اور نزدیک امام شافعی کے بہی ایسا ہی ہی اور نزدیک امام مالک کی تیمم کرکے نماز پڑہی اور اعادہ نکری اور امام احمد سی دو روایت ہین ایک مین تیمم جایز ہی دوسری مین نہین اگر دو برتن مین پانی بہرا ہی اور انمین سی ایک کا پانی پاک اور دوسری کا نجس ہی اور مصلی نہین جانتا کہ نجس کون ہی اور پاک کون ہی تو تیمم کری نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور تحری کری نزدیک امام شافعی کے اور وضو کری اوس پانی سی کہ جسکے طہارت کا ظن غالب ہو اور امام مالک سی دو روایتین ہین ایک مین تحری کری اور دوسری مین نکری۔

باب مسح الخفین

مسح موزونکا خصائص سے اسی امت کی ہی اور وہ جایز ہی بی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے جنب ہو تو جائز نہین اور جائز ہی نزدیک امام مالک کے بغیر حصر ایام کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک رات دن اور مسح فقط اوپر موزون کی کری نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور اوپر اور نیچے بہی کری نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اگر اختصار کری اوپر فقط تو جایز ہی بالاتفاق اور تین انگلیونکی مقدار مسح فرض ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تمام موزونکا مسح نزدیک امام مالک کے اور اکثر موزونکا مسح نزدیک امام احمد کے اور اوسقدر کہ جسپر اطلاق مسح کا آوی نزدیک امام شافعی کی فرض ہی اور ایک بار مسح کافی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور مسح درست ہونے کے لئی شرط ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی بعد پہننے کے حدث کیوقت طہارت تمام رہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پہننے کی وقت طہارت تمام رہی اگر کسینے دونون پاؤن دہوکے موزے پہنے بعد اسکی باقی اعضا دہوئی اسکے بعد حدث ہوا یا وضو ترتیب سی کیا اور داہنے پاؤن کو دہوکی موزہ پہنا اور دوسری پاؤن کو دہوکے

دوسرا موزہ پہنا بعد اسکے حدث لاحق ہوا تو دونون صورت مین مسح جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے کیونکہ وقت حدث کے دونون صورتین طہارت کامل تھی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دونون صورت مین مسح جایز نہین کیونکہ پہلی صورت مین موزہ پہنے کی وقت طہارت تمام نتھی اور دوسری صورت مین داہنا موزہ پہنے کے وقت طہارت کامل نہی اور واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نکالنا دوسرے موزی کا جب نکلے ایک موزہ اور ابتدا مدت مسح کی حدث کیوقت سی ہی بعد مسح کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن ایک روایت سی امام احمد کے وقت مسح سی اور باطل ہوتی ہی طہارت گذرجانیسی مدت مسح کی نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ نزدیک امام مالک کی اور باطل ہوتی ہی طہارت نکالنے سی موزونکی پس دہووی دونون پاؤنکو فقط نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے لاکن باطل ہوتاہی پورا وضو نزدیک امام مالک کی زیادہ وقت ٹہری تو موزہ نکالی بعد اور امام احمد سی دو روایتین ہین مشہور روایت مین باطل ہوتاہی پورا وضو اور دوسری روایت مین کافی ہی دونون پاؤن کا دہونا اور مسح درست ہونے کے واسطے شرط ہی کہ وہ موزہ پہنکر چلنے کی لایق اور ساتر ہو تمام قدم کو مع ٹخنون کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جائز نہین مسح نزدیک امام ابو حنیفہ کی اگر موزہ تین انگلیونکی مقدار مین پھٹا ہوتو اور نزدیک امام مالک کی جایز نہین جبکہ پھٹا وہی مقدار ثلث قدم کی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اگر تھوڑا سا بھی پھٹا ہو تو مسح درست نہین اگر مقیم مسح کرکے ایکرات دن گذرنیکی آگے مسافر ہوا تو تین رات دن تک مسح کری نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور ایک راتدن تک نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر مسافر ایک راتدن گذرنی کے آگے مقیم ہوا تو ایک راتدن کی بعد موزہ اتاری نزدیک ائمہ ثلثہ کی نہ نزدیک امام مالک کی اور مسافر سفر معصیت مین مانند مقیم کی ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور ساقط کرتی ہی مسح موزہ کو جو چیز کہ ساقط کرتی ہی وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الحیض والنفاس

حیض وہ خون ہی جو رحم سی عورت بالغہ کے آتا ہی اور کم مدت حیض کی مقرر نہین نزدیک امام
مالک کی اور تین رات دن ہی کم مدت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایکرات دن نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور اکثر ایام حیض کے دس رات دن نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پندرہ رات دن
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی سترہ دن آور اقل طہر درمیان دو حیض کی پندرہ
رات دن نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سی امام احمد کی تیرہ رات دن اور نہین ہی حد واسطی اکثر
ایام طہر کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی نماز اور روزہ حالت حیض ونفاس
مین لاکن قضا کرنا روزیکا فرض ہی اور نماز کا نہین کیونکہ نماز کے قضا کرنی مین حرج ہی بخلاف
روزیکی اور ایک حکمت اسکی یون بیان کی گئی ہی کہ جب حوا علیہا السلام پہلی وقت حائضہ ہوئین تو پوچہا آدم
علیہ السلام سے کیا نماز پڑہون یا نہین فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین نہین جانتا ہون پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکی واسطے ترک کرنے نماز کی اور جسوقت کہ پاک ہوئین حوا علیہا السلام
تو پوچہا آدم علیہ السلام سے واسطے قضا کرنے نماز کے فرمایا آدم علیہ السلام نے مین نہین جانتا ہون
پس وحی بہیجی اللہ تعالی نے طرف اونکی کہ نہین ہی قضا اوپر حوا کی اور جبکہ حائضہ ہوئین روزیکی
حالتمین پہر پوچہا آدم علیہ السلام سے تب حکم کیا آدم علیہ السلام نے واسطے ترک کرنے روزیکی اور نہین
قضا کرنی پر اسکے قیاس کرتی اوپر نماز کی اوسوقت حکم فرمایا اللہ تعالی نے انکو واسطے قضا کرنے روزیکی
اسوجہہ سے کہ آدم علیہ السلام نے حکم کیا بغیر حکم اللہ تعالی کے اور یہی کہا گیا کہ یہہ قیاس حوا علیہا السلام
سے ہی صادر ہوا اور حرام ہی حائضہ ونفسا کو جو حرام ہی جنب کو اور حرام ہی وطی کرنا حائض ونفسا کو
نزدیک ائمہ اربعہ کی مگر مباشرت کرے سوای فرج کی تو جائز ہی نزدیک امام احمد کی اور نہین جائز ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کی مابین ناف اور زانو کی لذت حاصل کرنا اور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی وطی کرنا
اگی غسل کے اگر خون موقوف ہو وے بعد دس دن کی اگر آگے دس دن کی موقوف ہووے موافق
عادت کی تو نہین جایز ہی یہانتک کہ غسل کرے یا گذرے وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ کی یا تیمم
کرکی نماز پڑہے یا پانی نہو تو اگر عادت سے کم مدت مین خون موقوف ہو تو وطی جایز نہین جبتک کہ عادت

کیموافق وقت نگذرے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے وطی آگے غسل کے لاکن جایز ہی بعد تیمم کے
پانی نہو تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام مالک کی اور نفاس وہ خون ہی جو بعد
تولد کی نمود ہوتا ہی اگر کامل بچہ پیدا ہونے کے آگے یا حمل کی دنو نمین خون آوی تو استحاضہ ہی نزدیک
امام ابوحنیفہ کی نہ نفاس ہی نہ حیض اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی حیض کی صلاحیت
اسمین ہو تو حیض ہی نہین تو استحاضہ اور نزدیک امام احمد کی بچہ پیدا ہونیکی دو تین دن آگے خون نمود
ہووی تو نفاس ہی اوسکی آگے حمل کے دنو نمین نمود ہو تو استحاضہ ہی اور نفاس توأمین کا یعنے
ان دو بچونکا جنکی ولادت مین فاصلہ کم چھہ مہینونسی رہی پہلی بچہ سی ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اگر پہلی بچہ سے چالیس دن گذری بعد خون رہی تو نفاس نہین اور نزدیک امام مالک کی بہی پہلی بچہ سی
ہی لاکن ساٹھہ دن کی بعد بہی خون رہی تو دوسر انفاس ہی اور نزدیک امام شافعی کی دوسری بچہ سی نفاس
شروع ہوتا ہی اور امام احمد سی دو روایتین ہین ایک روایت مین پہلی بچہ سی ہی دوسری روایت مین
پہلے بچہ سی شروع ہوتا ہی بعد پہر دوسری بچہ سی اور منقضی ہوتی ہی عدت دوسری بچہ سی نزدیک
ائمہ اربعہ کی اور اقل مدت نفاس کی مقرر نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اکثر چالیس دن نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور ساٹھہ دن نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی اگر منقطع ہو خون نفاس
کا آگی اکثر مدت کی تو جایز ہی وطی بعد غسل کے نزدیک ائمہ اربعہ کی لاکن مستحب ہی نزدیک امام احمد کی جبتک
چالیس روز نگذرین وطی نکری اور استحاضہ وہ خون ہی جو جاری ہوتا ہی رحم سی بغیر ایام حیض و نفاس کے
اور حکم اسکا یہ ہی کہ اسمین نماز اور روزہ اور دوسری عبادتین اور مجامعت منع نہین نزدیک ائمہ اربعہ
کی اور ایک قول سی امام احمد کی وطی کرنا جایز نہین مگر اس عورت کا شوہر زنا کا اندیشہ رکھتا ہو تو جایز
ہی اور فرض ہی ہر فرض نماز کیوقت ایسی عورت کو تازہ وضو کرنا ایسا ہی اگر کسی کو سلس البول
ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد کی اور واسطے ہر فرض نماز کی بہی تازہ وضو کرے
نزدیک امام شافعی کے فقط اور نزدیک امام مالک کی اگر مدت انقطاع خون کی اکثر خون جاری رہنے
کی مدت سی ہو تو وضو فرض ہی اگر دونوں برابر یا مدت انقطاع کی کم ہی یا کسی کو سلس البول ہووی تو

وضو مستحب ہی واسطی ہر فرض نماز کے

باب النجاسۃ

شراب نجس ہی مگر سرکہ ہوجاوی بغیر علاج آدمی کے تو پاک ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر آدمی کی علاج سی ہو تو پاک
ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نجس نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور منی نجس ہی
نزدیک امام مالک کی اگر وہ کسی چیز کو لگجاوی تو وہ چیز پاک نہین ہوتی سوای دہونی کی اور نزدیک امام
ابو حنیفہ کے بہی نجس ہی لاکن اگر سخت اور سوکہی ہو تو کہرچ ڈالنی سی بہی پاک ہوجاتی ہی بشرطیکہ سر ذکر کا
پاک رہی ایسا کہ پیشاب نی اپنی مخرج سی تجاوز نکیا ہو یا بعد پیشاب کی پانی سی پاک کیا ہو نہین تو سوای دہونے
کے پاک نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منی پاک ہی بشرطیکہ پیشاب کی بعد پانی سی پاک کیا
ہو نہین تو نجس ہوجاتی ہی اور بہی پاک ہی نزدیک امام شافعی کے منی سب جانورونکی سوای خنزیر اور کتی
کے اور پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے کپڑا وغیرہ پانی سی اور اس چیز سی جو بہتی ہو مانند پانی کی جیسی
سرکہ و گلاب وغیرہ اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوای پانی کے اور کوئی چیز سی پاک نہین ہوتا اور مستعمل پانی
سی بہی پاک ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نہین پاک ہوتا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور
مکروہ ہی نزدیک امام مالک کے مستعمل پانی سی طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہوتی ہوئی اور موزہ پاک ہوتا ہی
رگڑنی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست جرم دار ہو تو وگرنہ دہونا ضرور ہی اور نزدیک امام مالک اور
امام شافعی کے سوائی دہونے کے پاک نہین ہوتا مطلقا اور امام احمد سی تین روایتین ہین ایک روایت
مین رگڑنا کافی ہی دوسری روایت مین دہونا واجب ہی تیسری روایت مین بول و براز ہو تو دہونا واجب
ہی نہین تو رگڑنا کافی ہی اور ملنی سی پاک ہوتی ہی تلوار اور چہری اور مانند اسکے اور زمین پاک ہوتی ہی
خشک ہونی اور اثر نجاست زائل ہونی سی نزدیک امام ابو حنیفہ کی لیکن اوس خاک سی تیمم جائز نہین اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کی سوای دہونی کے پاک نہین اور دہونی سی پاک ہوتی ہی وہ چیز جو نجاست مرئیہ رکہتی ہی زائل ہونے
سی عین نجاست کی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو نجاست مرئیہ نہین رکہتی ہی ایکبار دہونی سے پاک نہین
نزدیک امام ابو حنیفہ کی تین دفعہ دہونا ضرور ہی اور ہر بار نچوڑنا ہی موافق اپنی قوت کی اگر نچوڑنا ممکن نہو تو

تین دفعه دهووی اور هر دفعه خشک کری ایسا که قطره نه بهی اور نزدیک ائمه ثلثه کی ایکبار کافی هی اور ایک
روایت مین امام احمد کے تین دفعه دهونا شرط هی اور ایک روایت مین سات دفعه لیکن زمین کی نجاست
کو ایک دفعه کافی هی اور زائل هوتی هی نجاست کتی کی دهونی سی مانند دوسری نجاست کی نزدیک امام ابو حنیفه
اور امام مالک کے اور سات بار دهونا ضرور هی ایک دفعه مٹی سی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور خنزیر کی
نجاست بهی مانند دوسری نجاست کی هی نزدیک امام ابو حنیفه اور امام مالک کی اور سات دفعه دهونا
ضروری هی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور پاک هوتا هی کپڑا جسپر پیشاب ایسی لڑکی کا هو جو دوده
کے سوای کچه نهین کهاتا یا پانی چهڑکنی سی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کی اور سوای دهونی کی پاک نهین
نزدیک امام ابو حنیفه اور امام مالک کی اگر ایسی لڑکی کا پیشاب هو تو سوای دهوئے کی پاک نهین
نزدیک ائمه اربعه کی اور معاف هی نزدیک امام ابو حنیفه کے نجاست خفیفه کم پاؤ کپڑی سی جیسی پیشاب
گهوڑیکا اور جسکا گوشت حلال هی اور بیخال پرندونکی جو هوا پر بیخال کرتی هین اور انکا گوشت حلال
نهین اگر حلال هی تو پاک هی اور نجس غلیظ هی بیخال ان پرندونکی جو هوا پر بیخال نهین کرتی مانند مرغ کے
اور معاف هی نجاست غلیظه کم درهم سی جیسی خون اور شراب اور بول و براز آدمی کا اور بیخال مرغیونکی اور
پیشاب جانورونکا جنکا گوشت حلال نهین اور لیس انداخته چارپایونکا جنکا گوشت حلال هی اور درهم سی
مراد هتیلی کے گڑهی کی چوڑائی هی نجاست پتلی هو تو اگر گاڑهی هو تو مثقال کا وزن مراد هی اگر نجاست
غلیظه کم درهم سی هو تو دهونا سنت هی برابر هو تو واجب زائد هو تو فرض هی اور نجاست خفیفه پاؤ عضو
یا پاؤ کپڑی برابر هو تو دهونا فرض هی کم هو تو سنت اور نزدیک ائمه ثلثه کے کوئی ایک نجاست معاف
نهین کسی چیز پر هو مگر تهوڑا خون اور پیپ کپڑی اور بدن کو لگجاوی تو معاف هی لیکن پاک هی بول و براز
حلال جانورونکا نزدیک امام احمد اور امام مالک کے نه نزدیک امام شافعی کے

باب الاستنجا

استنجا کرنا کلوخ سی یا پانی سی فرض هی نزدیک ائمه ثلثه کے اور سنت موکده نزدیک امام ابو حنیفه کی
لاکن نجاست درهم برابر هو تو دهونا واجب هی زائد هو تو فرض هی حدیث شریف مین هی پاکی کرو پیشاب

سے اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے اور حرام ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پیخانہ مین منہہ اور پیٹھہ قبلہ کی طرف کرنا ایسا ہی میدان مین بہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط میدان مین حرام ہے اگر کوئی چیز حائل ہو تو جائز ہے اور پیخانے مین جاتے وقت نام خدا تعالی کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آیت قران شریف کی نہ لیجاوے اور نہ پڑہے اگر بہولسے لیجاوے تو دستار مین یا رومال یا جیب مین چہپالیوے اور مکروہ ہے پیشاب کرنا رستے مین لوگونکے چلنے پہرنے کی اور ہری والی جہاڑ کے نیچے اور سائے مین لوگون کی نفع کے اور سخت چیز پر اور ہوا کے سامنے اور سوراخ مین اور مکروہ ہے پیشاب اور پیخانے کیوقت بات کرنا بیضرورت اور پیخانے مین جاتے وقت بایان پاؤن پہلے رکہے اور باہر نکلتے وقت داہنا پاؤن نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

کتاب الصلوۃ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے محافظت کرو تم نمازونپر اور نماز وسطی پر اور وہ عصر کی نماز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صبح کی نماز نزدیک امام مالک کے اور حدیث شریف مین ہے جو شخص کہ محافظت کرے نماز پر تو ہوگی وہ نماز واسطے اوسکے نور اور برہان اور نجات قیامت کے روز اور جس نے محافظت نہ کی ہوگی اسکو نور اور نہ برہان اور نہ نجات اور رہیگا وہ قیامت کے دن ساتہہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور بہی حدیث مین ہے کہ حکم کرو تم اپنی اولاد کو واسطے نماز کے جسوقت کہ ہووین وہ سات برس کے اور مارو انکو واسطے نماز کے دس برس کی عمر مین اور نماز ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور اوسکی سترہ رکعتین ہین ایک رات دن مین فجر کے دو ظہر کے چار عصر کے چار مغرب کی تین عشا کی چار نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر مرد ہو یا عورت جو خالی رہے حیض و نفاس سے اور منکر نماز کے فرضیت کا کافر ہے اور واجب ہے قتل اسکا بسبب ردت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تارک نماز کا عمداً جو معتقد ہے وجوب کا اوسکی قید کیا جاوے نماز پڑہنے تک نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قتل کیا جاوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے حداً تلوار سے اور احکام اسکی مانند مسلمانونکی ہین غسل اور دفن اور نماز اور روا

مین اور نماز مین نیابت صحیح نهین نه نفس سے نه مال سے نزدیک ائمه اربعه کے اور وقت ظہر کا زوال
آفتاب سے شروع ہوتا ہے نزدیک ائمه اربعه کے اور دو سائے تک رہتا ہے سوا ہے سایه اصلی کے نزدیک
امام ابو حنیفه کے وہانسے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک
قول سے امام ابو حنیفه کے ایک سائے تک ہے سوا ہے سایۂ اصلی کے وہانسے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے
اور نزدیک امام مالک کے ایک سائے تک وقت اختیاری ظہر کا ہے وہانسے وقت اختیاری عصر کا شروع
ہوتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک رہتا ہے اور وقت ضروری دونونکا آفتاب غروب ہونے تک
ہے اور نزدیک ائمه ثلثه کے بہی وقت عصر کا آفتاب غروب ہونے تک رہتا ہے اور وقت مغرب کا
غروب شمس سے شفق ابیض غائب ہونے تک ہے نزدیک امام ابو حنیفه کے اور نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اور ایک قول سے امام ابو حنیفه کے شفق احمر تک اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری مغرب
کا اتنے تک ہے نماز ساتھه شرائط کے ادا کرنے تک باقی رہتا ہے اور عشا کا وقت اختیاری غروب شفق احمر
سے ثلث لیل تک ہے اور دونونکا وقت ضروری طلوع صبح صادق تک ہے اور نزدیک ائمه ثلثه کے بہی
عشا کا وقت غروب شفق سے طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اور وقت اختیاری صبح کا طلوع صبح
صادق سے تہوڑی روشنی ہونے تک ہے نزدیک امام مالک کے اور وقت ضروری آفتاب طلوع ہونے
تک ہے اور نزدیک ائمه ثلثه کے بہی وقت صبح کا طلوع صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے تک ہے
اور سخت حرام ہے نزدیک ائمه اربعه کے نماز نهین پڑہنا وقت پر مگر عذر شرعی ہو جیسا غفلت سے سو جاوے
یا نماز کا خیال نرہے اور وقت نماز کا گذر جاوے لاکن دونون صورت مین نماز قضا کرنا فرض ہے اور
پہلی صورت مین توبه اور استغفار بہی کرے اور بہی حرام ہے نزدیک امام مالک کے تاخیر کرنا وقت
ضروری تک اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفه کے صبح کی نماز پڑہنا اسفار یعنی روشنی کے وقت سواے مزدلفه
کے ایسا که چالیس آیتین پڑہ سکین اور پہر اگر باطل ہووے وضو یا نماز تو اعاده کر سکین چالیس آیتین پڑہکر
اور عورت کو تغلیس یعنی اندہیرے مین افضل ہے اور نزدیک ائمه ثلثه کے سبکو تغلیس افضل ہے لاکن ایک
روایت مین امام احمد کے اعتبار کیا جاوے حال مصلیونکا اگر دشوار ہو اون پر تغلیس تو اسفار افضل ہے

اگر صبح کی نماز مین آفتاب طلوع ہو جاوے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عصر کی نماز مین آفتاب غروب ہو جاوے تو نماز صحیح ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے تاخیر نماز ظہر کی حرارت کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی کے گرم ملکو مین لوگ دور سے آکے جماعت سے پڑھتے ہون تو مستحب ہے تاخیر ظہر کی نہین تو تعجیل افضل ہے اور مستحب ہے تعجیل ظہر کی ٹھنڈ کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تاخیر عصر کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے آفتاب زرد ہونے تک مستحب ہے اور تقدیم افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مغرب مین تعجیل افضل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور عشا مین تعجیل افضل ہے نزدیک امام شافعی کے اور تاخیر افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منع ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ آفتاب طلوع ہونیکے وقت یہانتک کہ ایک نیزے کے مقدار بلند ہووے اور استوا اور غروب آفتاب کیوقت ہے مگر اوسی دن کی عصر جائز ہے غروب کیوقت اور مکروہ ہے نفل نماز بعد نماز فجر اور عصر کے اور بعد فجر کے سواے سنت فجر کے اور حرام ہے نزدیک امام مالک کے نماز سواے فرائض خمسہ کے وقت طلوع اور غروب آفتاب کے اور مکروہ ہے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعتین سنت فجر اور وتر کی آگے اسفار کے اور مکروہ ہے بعد نماز عصر کے مگر نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بعد نماز صبح کے آگے اسفار کے اور آگے آفتاب زرد ہونیکے جائز ہے اور مکروہ نہین کوئی نماز وقت استوا کے اور نزدیک امام شافعی کے ان سب اوقات مین نماز پڑھنا منع ہے مگر جس نماز کا سبب مقدم ہے جیسے نماز جنازہ اور کسوف اور طواف اور نذر اور قضا اور تحیت المسجد اور تحیت الوضو اور سجدہ تلاوت اور شکر لاکن جائز ہین تمام نمازین مکہ کی مسجد مین اور جمعہ کے روز استوا کیوقت اور جائز ہے بعد فجر کے آگے نماز فجر کے اور نزدیک امام احمد کے قضا نماز ان سب اوقات مین جائز ہین اور نفل نمازین جائز نہین اور نماز جنازہ اور دو رکعتین طواف کی اور اعادہ کرنا جماعت کا بعد فجر اور عصر کے جائز ہے اور باقی اوقات مین دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز ہے دوسری مین نہین

باب الاذان

اذان اور اقامت فرض کفایہ ہے واسطے فرض نماز کے نزدیک امام احمدؒ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اذان سنت نہین واسطے عورات کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقامت مستحب ہے واسطے عورات کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اگر سب لوگ شہر کے اذان اور اقامت ترک کرین تو قتل کئے جاوین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان مین شروع اللہ اکبر چار دفعہ بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ دو دفعہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ اور حی علی الصلوۃ دو دفعہ اور حی علی الفلاح دو دفعہ اور اللہ اکبر دو دفعہ اور لا الہ الا اللہ ایکدفعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایسا ہی ہے نزدیک امام مالک کے بہی لاکن شروع مین اللہ اکبر دو دفعہ ہے اور سنت ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اللہ اکبر کہے بعد شہادتین دو بار آہستہ کہکے پہر دو بار پکار کے کہے اور یہ سنت نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور قضا نماز کو بہی اذان اور اقامت کہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن ایک سے زائد قضا ہون تو ایک کیواسطے اذان کہنا اور تمام کو اقامت کہنا سنت ہے اور نزدیک امام مالک کے قضا نماز کو فقط اقامت کہے اور سننیوالا اذان کا وہی کلمے کہے جو موذن کہتا ہے لاکن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کیوقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن بعض علمای حنفیہ کہتے ہین حی علی الفلاح کیوقت ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن کہے اور اقامت نزدیک امام ابو حنیفہ کے مانند اذان کے ہے ساتھ زیادہ کرنے قد قامت الصلوۃ کے دو دفعہ بعد حی علی الفلاح کے اور نزدیک امام مالک کے ایک ایک بار کہے سب کلمے اور قد قامت الصلوۃ سوای اللہ اکبر کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو بار اللہ اکبر اور قد قامت الصلوۃ کہے باقی کلمے ایک ایک بار اور قد قامت الصلوۃ کے جواب مین کہے اقامہا اللہ وادامہا ما دامت السموات والارض نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین اذان آگے وقت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن واسطے صبح کی نماز کے جائز ہے دو اذان ایک آگے وقت کے اور ایک بعد وقت کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صبح کی نماز مین بعد حی علی الفلاح کے الصلوۃ خیر من النوم دو دفعہ کہے اور اسکے جواب مین صدقت

دبر شرات کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان کہڑے ہو کے رکہے کہے قبلے کی طرف منہہ کر کے اور دونون انگلیون کو شہادت کی کانونمین رکہے اور حی علی الصلوۃ کیوقت داہنی طرف منہہ پہیرے اور حی علی الفلاح کے وقت بائین طرف اور اذان کے بعد درود شریف پڑہکے یہہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب شروط الصلوۃ

طہارت کپڑے کی اور بدن کی نجاست حقیقی اور حکمی سے اور طہارت جاے نماز کی اور استقبال قبلہ اور جاننا وقت کا اور شرمگاہ چہپانا یہہ سب شرائط ہین واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور شرمگاہ مرد کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ناف کے نیچے سے گہٹنونکے نیچے تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مابین ناف اور زانو کے اور شرمگاہ عورت حرہ کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تمامی بدن ہے سوامے منہہ اور ہتیلیون اور قدمون کے اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے سوامے منہہ اور ہتیلیونکے اور نزدیک امام احمد کے سوامے منہہ کے اور شرمگاہ کنیز کی مانند مرد کی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن پیٹ اور پیٹہہ مانند عورت حرہ کی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور باطل ہوگی نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر ظاہر ہووے چوتہائی اس عضو کی جو شرمگاہ مین داخل ہے جیسے چوتہائی ران وغیرہ کی اور نزدیک امام مالک کے اگر ذکر یا انثئین یا مقعد سے کوئی شے نظر آوے تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اگر سرین یا زیر ناف نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اگر ران نظر آوے تو اعادہ نہین اور عورت کے اعضا مین چہاتی یا گردن یا سر یا ہاتہہ یا ظاہر قدم یا پشت سے کل عضو یا بعض نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اور قدم کا باطن نظر آوے تو اعادہ ضرور نہین اور سوامے انکے کوئی عضو نظر آوے تو اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اور نزدیک امام شافعی کے تہوڑا بہی نظر آوے تو نماز باطل ہے اسیواسطے مرد کو ضرور ہے کچہہ کچہہ ناف اور زانو سے بہی چہپانا اور نزدیک امام احمد کے زائد نظر آوے تو نماز باطل ہوگی اور مونڈہے پر کپڑا رہنا

فرض ہے نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کسیکو دو کپڑے رہیں ایک طاہر اور ایک نجس اور معلوم نہیں کہ طاہر کون ہے اور نجس کون تو تحری کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور جسکی طہارت کا ظن غالب ہو اسی سے نماز پڑھے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے ہر کپڑے سے نماز پڑھے اگر بنا وے مصلی کپڑا واسطے نماز کے تو افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کی نماز پڑھنا بیٹھکر اشارے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی کھڑے ہوکر پڑھے اور نزدیک امام احمد کے بیٹھکر پڑھے اشارے سے دوسری روایت میں کھڑے ہوکر پڑھے رکوع و سجود سے نیت دلسے فرض ہے واسطے نماز کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور زبان سے نہ کہنا اولی ہے نزدیک امام مالک کی اور کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت اللہ اکبر کے مقارن رہنا فرض ہے نزدیک امام مالک او ر امام شافعی کی اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے

باب صفة الصلوة

تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر ساتھ تلفظ کے فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کی تکبیر تحریمہ کی وقت رفع یدین یعنی دونون ہاتھ اوٹھانا ایسا کہ دونون انگھوٹھے دونون کانکی لو تک آ وین لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کی لو کو انگھوٹھے سے مس کرے مگر عورت مونڈھون تک ہی اوٹھاوے اور سنت ہے ہاتھ باندھنا سیدہا اوپر بائین کی نیچے ناف کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی لاکن عورات چھاتی پر باندہین اور نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت سے امام مالک اور امام احمد کے مرد ہو یا عورت نیچے چھاتی کے اوپر ناف کے باندھے لاکن مشہور روایت مین امام مالک کی ہاتھ باندہنا سنت نہین اور مشہور روایت مین امام احمد کی ناف کی نیچے باندھے اور قیام فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد تکبیر تحریمہ کی ثنا پڑھنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور ثنا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور نزدیک امام شافعی کے ثنا یہ ہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اور بعد ثنا کے مستحب ہے
نزدیک امام شافعی کے یہہ دعا پڑھنا اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك وبحمدك انت
ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفرلي ذنوبي جميعا انه لا يغفر الذنوب
الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف
عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس اليك انا بك واليك
تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك لاکن وقت جانیکا خوف ہو یا امام کے پیچھے قرات
فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو مستحب نہین اور امام کو مستحب ہے اگر مقتدی راضی ہون تو اور قرات
یعنی قرآن شریف کی ایک آیت جسمین دو کلمہ یا زاید ہون پڑھنا فرض ہے امام اور منفرد کو ہر رکعت
مین نفل اور واجب کی اور دو رکعتون مین فرض کی خواہ پہلی دو رکعتین ہون یا آخر کی یا پہلے
کی ایک اور آخر کی ایک لیکن واجب ہے پہلی دو رکعتون مین اور واجب ہے سورہ فاتحہ اور ضم
سورہ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹے تین آیتین بعد سورہ فاتحہ کے ہر رکعت مین واجب اور نفل
کے اور پہلے دو رکعتون مین فرض کی اور دوسری رکعتونمین فرض کے سورہ فاتحہ مستحب ہے
اور ضم سورہ مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سورہ فاتحہ فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے
ہر رکعت مین سب نمازون کی امام اور منفرد کو اور ضم سورہ سنت ہے نوافل کے سب رکعتونمین
اور فرض کے پہلے دو رکعتون مین فقط اور قرات نکرے مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور فرض
ہے نزدیک امام شافعی کے سورہ فاتحہ مقتدی پر بھی اور دوسرا سورہ سنت لاکن جہریہ نماز مین
دوسرا سورہ نہ پڑھے امام کی قرات سنی جاوے تو اور مستحب ہے امام کو توقف کرنا سورہ فاتحہ پڑھکے
مقتدی سورہ فاتحہ پڑھنے تک اور اوس وقت امام کو مستحب ہے کچھ قرات یا ذکر یا دعا کرنا آہستہ ایسا
کہ اپنی کو سنی جاوے اور فرض نہین قرات مقتدی پر نزدیک امام مالک اور امام احمد کی لاکن مستحب
ہے نزدیک امام مالک کی سریہ نماز مین اور مکروہ ہے جہریہ نماز مین قرات امام کی سنی یا نہ سنی اور سنت
ہے نزدیک امام احمد کے سریہ نماز مین اور مکروہ نہین جہریہ نماز مین امام کی قرات نہ سنی تو اگر قرات

سننے تو مکروہ ہی لاکن مستحب ہی امام کو توقف کرنا سورۂ فاتحہ پڑہکے مقتدی سورۂ فاتحہ پڑہ لیتک
اور سنت ہی قرأت کیواسطی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہنا نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور مکروہ ہی
نزدیک امام مالک کے فرض نمازمین اور بسم اللہ آیت ہی سورۂ فاتحہ کی نزدیک امام شافعی کے
پس فرض ہی قرأت اسکی ساتہ سورۂ فاتحہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آیت سورۂ فاتحہ کی نہین
لاکن سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی آگے سورۂ فاتحہ کے پڑہنا اور مکروہ ہی نزدیک
امام مالک کی فرض نمازمین اور علما ہی مالکیہ کہتی ہین کہ بسم اللہ پڑہ ہی مالکی آہستہ بغیر نیت فرض
اور نفل کے واسطے خروج کے خلاف سی امام شافعی کے اور بسم اللہ جہر سی پڑہنا سنت ہی جہریہ
نمازمین نزدیک امام شافعی کے اور آہستہ پڑہنا سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد
کے اور سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے آمین کہنا آہستہ سورۂ فاتحہ تمام ہوے
بعد اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آمین جہر سی بولے جہریہ نمازمین اور واجب ہی قرأت
جہر سی کرنا امام کو فجر مین اور مغرب اور عشا کے پہلی دو رکعتون مین اور آہستہ پڑہنا ظہر اور عصر
مین اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت اور عشا کی اخیر دو رکعتون مین امام اور منفرد کو نزدیک امام
ابوحنیفہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منفرد کو اختیار ہی جہریہ نمازمین خواہ پکار کے
پڑہی خواہ آہستہ لاکن افضل ہی پکار کے پڑہنا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت ہی پکار کے
پڑہنا نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب نہین نزدیک امام احمد کے لاکن پکار کر
پڑہی تو مضایقہ نہین اور بعد قرأت کی رکوع کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تکبیر واسطی رکوع
اور سجود کے اور سجدہ سی اور پہلی قعدہ سی اوٹہتی وقت واجب ہی نزدیک امام احمد کے اور سنت
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور رکوع کیوقت سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ایسا
کہ رفع ساتہہ ابتدا تکبیر کے کری جب ہاتہہ کان تک اوٹہاوی رکوع مین جاوی اور مکروہ ہی
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی رفع یدین اور رکوع مین تسبیح یعنی سبحان ربی العظیم
کہنا تین بار سنت ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی امام احمد کی نزدیک ایکبار اور تین بار

سنت اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے منفرد کو یہہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ
وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ
وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور امام بھی اسکو پڑہے قوم راضی ہو تو نہین تو مکروہ
ہے اور اقل رکوع اتنا جھکنا کہ دونون ہاتہہ گھٹنون تک پہنچین نہین تو رکوع ادا نہین ہوگا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دونون پنجون سے گھٹنون کو پکڑنا اور سوقت انگلیان
کشادہ رہین اور سر پیٹہہ کے برابر ہے اور مرد کہنیون کو پسلیون سے جدا رکھے اور عورت ملاوے اور رکوع
مین طمانیت یعنی آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قومہ یعنی
رکوع سے قیام مین آنا اور اسمین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ
کے لاکن بعض علماے محققین حنفیہ کہتے ہین کہ واجب ہے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا
اور قومہ مین اللھم ربنا ولک الحمد کہنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام احمد کے
اور سنت ہے نزدیک امام شافعی و امام احمد کے ربنا لک الحمد کے بعد یہہ زیادہ کرنا مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ
وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اور منفرد یہہ دعا بھی پڑہے اَہْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا
لَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اور اسکو امام بھی
پڑہے قوم راضی ہو تو اور سنت ہے رفع یدین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رکوع سے سر اوٹھاتے وقت ایسا
کہ سر اوٹھاتے وقت ہاتہہ اٹھانا شروع کرے اور سیدہا کھڑا ہوکر ہاتہہ چھوڑ دیوے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ
اور امام مالک کے اور دو سجدے کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا سجدے
مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے ایکدفعہ اور تین دفعہ سنت اور مستحب ہے نزدیک
امام شافعی کے منفرد کو اور امام کو قوم راضی ہو تو یہہ دعا پڑہنا اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور
سجدہ مین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب ہے نزدیک امام مالک
کے سجدہ مین جاتے وقت اول دونون ہاتہہ رکھے بعد زانو بعد پیشانی اور ناک اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے اول زانو رکھے بعد

ہاتھہ بعد پیشانی اور ناک لیکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے اول ناک رکھی بعد پیشانی اور اٹھاتے وقت
اول پیشانی بعد ناک اوٹھاوے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونوں ملکر رکھے اور سجدہ سے
اور پہلے قعدہ سے اٹھتے وقت اول زانو اٹھاوے اور ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے نزدیک امام مالک اور امام
شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اول ہاتھ اٹھاوے اور زانو پر ٹیکہ کر کے اٹھے
اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے سجدہ میں دونوں بیچ کانوں کے مقابل اور انگلیاں
قبلہ کے طرف رہیں اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مقابل کاندہوں کے رہیں اور کہنیوں کو زمین اور
پہلو سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکھے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن عورات ملاوین بعض اعضا کو اپنے ساتھہ بعض
کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ میں نظر ناک اور جنسارہ پر رہے اور قعدہ مین گود مین
اور قیام مین جاے سجدہ پر اور رکوع مین پاؤن کے پشت پر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تمام نماز مین نظر جاے
سجدہ پر رہے لیکن نزدیک امام شافعی کے اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت انگلی پر نظر رہے اور سجدے
مین فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پیشانی زمین پر رہنا اور واجب ہے ناک اور دونوں ہاتھ
اور زانو اور انگلیاں قدم کو رکھنا مگر ایک انگلی پاؤن کی زمین پر رکھنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے
سجدہ پیشانی پر فرض ہے اور سنت ہے ناک اور گھٹنوں اور پنجون اور قدمون پر اگر ناک پر سجدہ نہین
کیا تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے تو نہین تو نہین اور نزدیک امام شافعی کے پیشانی اور
گھٹنے اور باطن ہاتھہ کے پنجونکا اور پاؤن کے انگلیونکا زمین پر رہنا فرض ہے اور ناک رکھنا سنت ہے
اور نزدیک امام احمد کے ان سب اعضا پر سجدہ کرنا فرض ہے اگر سجدہ کے وقت عمامے کا پیچ پیشانی پر
آوے ایسا کہ پیشانی زمین پر قرار پکڑتی ہے تو نماز جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز نہین نزدیک امام شافعی
کے اور جلسہ یعنی درمیان دو سجدونکے بیٹہنا اور اسمین آرام لینا بہی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
سنت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بعض علماے حنفیہ کہتے ہین کہ واجب ہے لاکن سجدے سے سر اٹھاوے
ایسا کہ قریب سجدہ کے رہے پہر دوسرے سجدے مین ویسا ہی جاوے تو نماز جائز نہین کیونکہ دونوں ایکہی
سجدہ کے حکم مین ہین اگر قریب قعدہ کے ہو تو نماز جائز ہے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے جلسہ مین

رب اغفرلی ایکبار کہنا اور تین بار سنت اور سنت ہے نزدیک امام شافعی کے یہ دعا پڑھنا
اللّٰھم اغفرلی وارحمنی واجبرنی وارفعنی وارزقنی واھدنی وعافنی اور نزدیک امام ابو حنیفہ
کے یہ دعا اور رکوع وسجود اور قومہ میں جو دعائیں مذکور ہوئیں سب نفل نماز میں پڑھنا سنت ہے اور
بعد دو سجدونکے جلسہ استراحت سنت ہے نزدیک امام شافعی کے ایسا کہ سبحان اللہ کہے اتنا
وقت بیٹھے اگر اس جلسہ کو زائد کیا مقدار فرض تشہد سے تو نماز باطل ہے اور سنت نہیں جلسہ
استراحت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دوسری رکعت مثل پہلی رکعت کے ادا کرے لاکن ثنا نہ پڑھے
اور رفع یدین نکرے قیام میں نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تعوذ پڑھے نزدیک امام شافعی کے سورہ
فاتحہ پر ہر رکعت میں اور نہ پڑھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن پہلی رکعت میں بھول گیا ہو تو دوسری
رکعت میں پڑھے نزدیک امام احمد کے اور بسم اللہ پڑھے ہر رکعت میں ہر سورہ پر سواے سورہ
توبہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سواے امام مالک کے لاکن جہریہ نماز میں جہر سے پڑھے نزدیک امام شافعی
کے فقط اور صبح کی نماز کی دوسری رکعت میں قنوت بھی پڑھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے لاکن
نزدیک امام مالک کے مستحب ہے قنوت رکوع کے آگے قرأت سے فارغ ہوے بعد آہستہ پڑھنا اور نزدیک
امام شافعی کے سنت ہے بعد رکوع کے دونون ہاتھ اوٹھاکے قنوت پڑھنا اور قنوت نزدیک امام مالک
کے یہ ہے اللّٰھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر
کلہ نشکرک ولانکفرک ونخنع لک ونخلع ونترک من یکفرک اللّٰھم ایاک نعبد ولک نصلی
ونسجد والیک نسعیٰ ونحفد ونرجو رحمتک ونخاف عذابک الجد ان عذابک بالکافرین
ملحق اور نزدیک امام شافعی کے یہ ہے اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت
وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا
یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت فلک الحمد
علی ما قضیت استغفرک واتوب الیک وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ وسلم
اگر امام ہو تو اہدنا وغیرہ جمع سے کہے اور جہر سے پڑھے اور مقتدی آمین کہے لیکن فانک تقضی سے مقتدی بھی

آہستہ پڑہی یا خاموش رہی اور درود پڑہتی وقت بہی آمین کہی اگر امام کی قنوت نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بہی
پڑہی اور منفرد آہستہ پڑہی اگر شافعی امام اور مقتدی مالکی ہو تو امام کی تابعداری کری امام کے
ساتہ رکوع کے بعد قنوت پڑہی ایسا کہ فانک تقضی امام شروع کری تو قنوت پڑہی اور اسکی آگی آمین نا
کہتا رہی اور سنت نہین قنوت صبح کی نماز مین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی لاکن شافعی
امام قنوت پڑہی تو حنبلی مقتدی متابعت کری اور حنفی مقتدی تابعداری نکری بلکہ ہاتہہ چہوڑ کی
کہڑا رہی اگر مقتدی شافعی ہو اور امام کوئی ایک تین مذہبون سی ہو تو شافعی مقتدی امام کی سلام
کے بعد سجدہ سہو کری خواہ وہ شافعی قنوت پڑہی یا نہ پڑہی بسبب قنوت نہ پڑہنی حنفی اور حنبلی
کے اور مالکی اگرچہ قنوت پڑہتا ہی لاکن آگے رکوع کے اور وہ کافی نہین نزدیک امام شافعی کے
اگر شافعی آگے رکوع کے قنوت پڑہی تو بعد رکوع کے اعادہ کرکے سجدہ سہو کری اور واجب ہی
دوسری رکعت مین قعدہ اور تشہد پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور سنت ہی
نزدیک امام شافعی اور امام مالک کی تین یا چار رکعتون کی نماز ہو تو اگر دو رکعتون کی نماز ہی تو
قعدہ فرض ہی ایسا ہی تیسری رکعت مین تین رکعتون کی نماز ہو تو اور چوتہی رکعت مین چہار
رکعتون کی نماز ہو تو نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اسمین تشہد پڑہنا فرض ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت نزدیک امام مالک کی اور درود
پڑہنا بہی فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور پہلی قعدہ مین درود نہ پڑہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی
کے اللہم صل علی سیدنا محمد پڑہنا اور قعدہ مین مفترش بیٹہنا سنت ہی نزدیک امام ابو
حنیفہ کی اور متورک نزدیک امام مالک کی پہلا ہو یا آخر اور نزدیک امام شافعی کی پہلی مین مفترش
بیٹہنا سنت ہی دوسری مین متورک اگر ایک ہی قعدہ ہو تو متورک بیٹہی لیکن سجدہ سہو ہو تو مفترش
بیٹہی بعد سجدہ سہو کی متورک بیٹہکر سلام کہی اور نزدیک امام احمد کے جہان دو قعدہ ہون
پہلی مین مفترش دوسری مین متورک بیٹہنا سنت ہی اگر ایک ہی ہو تو مفترش بیٹہی اور جلسہ

مین درمیان دو سجدونکے متورک بیٹھے نزدیک امام مالک کے اور مفترش نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
مفترش اسکو کہتے ہین کہ بائین پاؤن کو بچھاکے اسپر بیٹھے اور داہنے پاؤن کو کھڑا کرے اور انگلیون کو
پاؤن کی قبلہ کیطرف کرے اور متورک یہہ کہ سرین زمین پر رکھے اور دونون پاؤن داہنی طرف نکالی مگر
سیدھا پاؤن کھڑا کرے اور عورت دونون پاؤن سیدھے طرف نکالکے سرین پر بیٹھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب
قعدونمین اور نزدیک امام شافعی کے مانند مرد کے بیٹھے اور جب پہلے قعدہ سے اٹھکے تیسری رکعت کے
قیام مین آوے تو سنت ہے دونون ہاتھ کان تک اٹھاکے باندھنا نزدیک امام شافعی کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور یہہ تشہد پڑھے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام مالک کے یہہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ
الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور نزدیک امام شافعی کے یہہ
اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰةُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مستحب ہے
نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہادت کیوقت سیدھے ہاتھ کی خنصر اور اسکی بازو کی انگلی کو بند کرے اور بیچ
کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کرکے شہادت کی انگلی کو اوٹھاوے جب اِلَّا اللّٰهُ کو پہنچے تو چھوڑ دیوے اور
نزدیک امام احمد کے ایسا ہی اٹھاوے لاکن حلقہ باندھے اول تشہد سے اور نزدیک امام شافعی کے اول
تشہد سے سیدھے ہاتھ کے انگلیون کو بند کرے لیکن کلمے کی انگلی کو کھولا اور انگوٹھے کو اسکے جڑ کے پاس
رکھے اور شہادت کیوقت اٹھاکے تھوڑا جھکا کر رکھے اور نزدیک امام مالک کے بھی ویسا ہی انگلیون کو بند کرے
مگر شہادت کی انگلی کو شہادت کیوقت سے آخر تک حرکت دیتا رہے اور یہہ درود ابراہیم کہے نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ

سیدنا ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید اور نزدیک امام احمد کے ایسا کہنا اولی
ہے اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما صلیت علی آل سیدنا ابراہیم انک حمید
مجید و بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی آل سیدنا ابراہیم انک حمید
مجید اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دعاء ماثورہ پڑھنا بعد درود ابراہیم کے جیسے اللھم اغفر لی ما
قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم
والمؤخر لا الہ الا انت اور اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر ومن عذاب النار ومن
فتنۃ المحیا والممات ومن فتنۃ المسیح الدجال اور اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم
اور اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک
وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اور حدیث شریف میں ہے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا
ایک شخص سے کہ کہتا تھا اللھم اغفر لی یعنی یا اللہ مغفرت کر میری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
افسوس ہے تجھ پر اگر تو عام دعا کرتا تو ہر آئینہ قبول کی جاتی واسطے تیرے یعنی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو
شامل ہووے سب مسلمانوں کو جیسا اللھم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات
والمسلمین والمسلمات برحمتک یا ارحم الراحمین اور دعا کے بعد سلام کہے پہلا سلام واجب
ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن فرض ہے اپنے کام سے نماز کے باہر آنا اور سلام سے باہر آنیسے فرض اور
واجب دونوں ادا ہوتے ہیں اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سلام فرض ہے اور سلام کیوقت نماز سے
باہر ہونیکی نیت سنت ہے اور دوسرا سلام فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور سنت نزدیک امام شافعی کے اور ارادہ کرے پہلے سلام سے اُن لوگونکا جو سیدھی طرف ہیں مسلمان
اور فرشتوں سے اور منہہ پھیرے سیدھی طرف ایسا کہ رخسارہ نظر آوے پیچھے والونکو اوس طرف کے اور بائیں
طرف بھی ایسا ہی اور امام کی بھی نیت کرے جسطرف امام ہو اور نزدیک امام مالک کے دوسرا سلام سنت نہیں ہے
امام اور منفرد کو مگر سنت ہے مقتدی کو دوسرا سلام بائیں طرف اور نیت کرے اُن لوگونکی جو بائیں طرف
ہیں اور ایک سلام واجب سنت ہے نیت کرے اس سے امام کی اور سیدھی طرف کے سلام سے بھی ان لوگونکی

جو سیدہی طرف ہین اور ترتیب فرض ہی ان ارکان مین جو مکرر نہین ہر رکعت مین جیسی ترتیب قیام اور رکوع اور سجود اور قعدہ اخیرہ کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر ہر رکعت مین مکرر ہی جیسا سجدہ تو ترتیب اسکے ساتھہ مابعد اسکی واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کی

باب الجماعة

جماعت سنت موکدہ ہی واسطی فرض نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کی اور فرض کفایہ نزدیک امام شافعی کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور مکروہ ہی جماعت عورتونکی جسمین عورت امام ہو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک امام مالک کی اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے لاکن افضل یہ ہی کہ جماعت گہر مین کرین اور جو عورت کہ امام ہوتی ہی درمیان صف کے کہڑی رہی اور فرض ہی مقتدی کو نیت کرنا اقتدا کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور نیت کرنا امامت کی امام کو بہی فرض ہی نزدیک امام احمد کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے مگر جمعہ مین فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے عورات مقتدی ہون تو نیت کرنا عورت کی امامت کی سب نمازونمین سوای جنازیکی نہین تو عورات کی نماز صحیح نہین اگر جماعت سی نماز پڑہکر بعد معلوم ہو کہ امام محدث تہا تو نماز کا اعادہ کری امام اور مقتدی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مقتدی قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن جمعہ مین اگر امام چالیس آدمیونمین داخل ہی تو نماز سب کی فاسد ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر چالیس آدمیون سی زیادہ ہون تو مقتدیونکی نماز صحیح ہی اگر عین نماز مین معلوم ہو کہ امام محدث ہی تو اوس سی مفارقت کرنا فرض ہی نزدیک امام شافعی کے اور اعادہ کری نماز کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور افضل واسطے امامت کی فقیہ ہی بعد قاری نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قاری افضل ہی فقیہ سی نزدیک امام احمد کے اور نہین جایز ہی اقتدا مرد کی ساتھہ نابالغ لڑکے کے فرض نماز مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے ساتھہ ممیز بچے کے اور اقتدا فرض پڑہنی والے کی ساتھہ نفل پڑہنی والے کی اور فرض نماز پڑہنا پیچہے اوسکے جو دوسری فرض نماز پڑہتا ہی ایسا ہی ادا نماز پڑہنا پیچہے قضا نماز پڑہنی والیکے

جائز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے اور امام احمد کے

اور جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اقتدا کرنا مسبوق کی بعد سلام امام کے اور جایز نہین نزدیک

ائمہ ثلثہ کے لاکن اگر اوس مسبوق نی ایک رکعت بہی اپنی امام سی نہ پائی ہو تو جایز ہی نزدیک امام

مالک کی اگر رکوع پاوی تو وہ رکعت پائی نہین تو وہ رکعت قضا کرنا ضرور ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے

اور جایز ہی اقتدا نفل پڑہنے والے کی ساتہہ فرض پڑہنی والے کے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور

جایز نہین نزدیک امام مالک کے اقتدا کہڑی رہکر پڑہنی والی کی ساتہہ بیٹہکر پڑہنی والی کے عذر سی

اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہی کہ وہ امام حی رہی اور عذر رفع

ہونیکی امید رہی اور مقتدی بہی بیٹہکر نماز پڑہین نہین تو جایز نہین اور جایز نہین اقتدا

مرد کی ساتہہ عورت کے اور قاری کی ساتہ امی کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام امی ہو اور

مقتدی قاری اور امی تو نماز سب کی باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فقط قاری کی نماز

باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی اقتدا رکوع اور سجدہ کرنیوالیکی ساتہ اوس شخص کی جو

اشارہ کرتا ہی رکوع اور سجود کو اور اقتدا طاہرہ کی ساتہ مستحاضہ کے جو متحیرہ نہین ہی نزدیک

امام شافعی کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین اقتدا صحیح کی ساتہہ معذور

کے جسکو سلس البول ہو یعنی پیشاب ہمیشہ ٹپکتا ہو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور

جایز ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر امام سی کچہ سہو ہو تو مقتدی سبحان اللہ کہی

نزدیک امام مالک کی مرد ہو یا عورت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مرد سبحان اللہ کہی اور عورت

ہاتہہ پر ہاتہہ مارے اور مسبوق یعنی جسکو پہلی رکعت امام کی ساتہ نہ ملی ہو جو پایا اوسنی نماز سی

امام کے سو وہ آخر نماز ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور اول نماز نزدیک امام شافعی

کے اور اول نماز ہی واسطی تشہد کے اور آخر واسطی قراءت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور

مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے تنہا کہڑا رہنا ایک شخص کا صفونکی پیچہی اور نزدیک امام احمد کی تنہا

کہڑا رہنی سی نماز باطل ہوتی ہی مگر امام رکوع سی اٹہنے کے آگے صف مین داخل ہوا یا دوسرا آگے

٥ جیسا پہلی رکعت پڑہکر بیٹہے یا دوسری رکعت پڑہکر اوٹہا چاہی

٦ نزدیک امام ابو حنیفہ کی سیدہی ہاتہہ کی انگلیون سے پشت سی بائین ہاتہ کی ہتیلی پر مارے اور نزدیک امام شافعی کے سیدہی ہاتہ کی ہتیلی یا پشت سی بائین ہاتہ کی پشت پر مارے ١٢

اوسکی ساتھ ملا تو نماز جایز ہی اور اقل جماعت سوای جمعہ کے امام اور ایک مقتدی ہی نزدیک ائمہ اربعہ
کے اگر مقتدی ایک ہو تو سیدہی طرف امام کی کھڑا رہی اگر بائین طرف یا پیچھی کھڑا رہا تو نماز مکروہ ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور باطل ہی نزدیک امام احمد کی اگر دو یا زائد مقتدی ہون تو امام کی پیچھی کھڑی رہین
نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی امام سی آگی کھڑا رہا تو نماز باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور صحیح ہی نزدیک
امام مالک کی لیکن مکروہ ہی بغیر ضرورت کی ہو تو اور جماعت مین اول مرد رہین بعد لڑکی بعد خنثی نزدیک
ائمہ ثلثہ کی اور نزدیک امام مالک کی دو دو مرد کی بیچمین ایک ایک لڑکا کھڑا ہی اور عورات سب کے
پیچھی رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر عورت مرد کی محاذی ہووی تو نماز نہین باطل ہوتی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ وہ عورت قابل جماع کی رہی اگرچہ نابالغہ ہو
خواہ محرم ہو یا نامحرم یا زوجہ لاکن مجنونہ ہو تو نماز باطل نہین اور وہ نماز رکوع اور سجود کی رہے
جنازیکی نماز مین ہو تو باطل نہین اور وہ دونون ایک مکان مین بغیر حایل کے ایک ہی نماز پڑہتی ہووین
ساتھہ امام کی اور امام نیت عورات کی امامت کی کی ہووے اور محاذات ایک رکن کامل مین رہے
اگر تکبیر تحریمہ کے وقت ایک صف مین رہی اور رکوع کے وقت دوسری صف مین اور سجدہ کی
وقت تیسری صف مین تو ہر صف سی تین شخص کی نماز باطل ہی جو پیچھی اور سیدہی اور بائین طرف
عورت کی ہین اگر عورت پہلی صف مین امام کے برابر کھڑی رہی تو نماز سب کی باطل ہوتی ہی اگر مرد
اور عورت لاحق ہو کے محاذی ہووین یعنی دونون کو نماز مین حدث ہووی اور وضو کر کی اسی
پر بنا کرین او سوقت عورت محاذی مرد کے ہووی تو نماز مرد کی باطل ہی اگرچہ امام نماز سی فارغ
ہونی کے بعد محاذی ہو لاکن مسبوق کی محاذی ہووی امام فارغ ہونی کی بعد تو نماز مسبوق کی
باطل نہین ہوتی۔

باب الحدث فی الصلوٰۃ

نماز مین حدث ہونیسی نماز باطل ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگرچہ حدث بغیر اختیار کی ہو اور
نزدیک امام ابو حنیفہ کے بارہ شرطین پائی گئین تو نماز باطل نہین ہوتی اسی پر بنا کرنا جایز ہی

یعنے جس رکن مین حدث ہووے مثلا رکوع مین تو پھر وضو کرکے اسی رکن سے نماز شروع کرنا جائز
ہے لیکن استیناف یعنی شروع سے پڑھنا افضل ہے اگر کوئی ایک شرط فوت ہو تو بنا نکرے پہلی شرط
یہہ کہ حدث بے اختیاری ہو اگر مصلی کے یا اور کسی کے سبب سے ہو تو بنا نکرے جیسا کہ گھٹنے پر دنبل
ہووے اور اسپر ہاتھہ ٹیکنے سے خون بہے یا کانٹا چبھے یا زنبور کاٹے یا پتھر یا بندوق سے کوئی مارے اور
بسبب اوسکے خون بہے یا چھینکے یا کھکارے اور بسبب اسکے حدث سبقت کرے تو بنا نکرے اگر
گرسف ساقط ہووے ساتھہ تری کے بغیر حرکت عورت کے تو بنا جائز ہے اگر حرکت سے ہو تو جائز نہین
دوسری شرط حدث موجب وضو کا ہووے اگر موجب غسل کا ہو جیسا کہ مصلی سویا اور احتلام ہوا یا نجاست
پہنچی بغیر حدث کے تو بنا نکرے تیسری شرط حدث نادر نہو جیسے قہقہہ اور بیہوشی چوتھی شرط
وہ فعل نکرے جسکی ضرورت نہو جیسا کہ پانی نزدیک ہوتے پر دور جانا بغیر نسیان کے مگر نزدیک
کنوان ہے تو دور جانا جائز ہے کیونکہ کنوئین سے پانی نکالنے سے نماز باطل ہوتی ہے مختار قول پر اگر استنجے
کیوقت شرمگاہ نظر آوے تو بنا نکرے اگر برتن سے پانی لیوے دو ہاتھہ سے تو بنا نکرے ایک ہاتھہ سے
ہو تو جائز ہے اور وضو موافق سنت کے کرے جیسے تمام سر کا مسح اور تین دفعہ دہونا اعضائے وضو کو
اگر چہار دفعہ دہووے تو بنا جائز نہین اگر وضو کرنے کے بعد یاد آوے کہ مسح بھول گیا ہے تو جاکر
مسح کرے اور بنا جائز ہے اگر نماز کو کھڑے ہونے کے بعد یاد کیا تو بنا نکرے اگر کپڑا بھول جاوے اور پھر
آکر کپڑا لیوے تو بنا نکرے پانچوین شرط نماز کا منافی نکرے بعد حدث کے جیسے کلام اور کھانا اور پینا اور
قہقہہ اور حدث عمدا وغیرہ اور چھٹوین شرط حدث ہوتے ہی نکلے اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار
مین ٹھہرے بغیر عذر کے تو بنا نکرے ساتوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن ساتھہ حدث کے مثلا حدث
سجدہ مین ہوا اور سر اوٹھاوے سجدہ سے تکبیر کہتے ہوے تو بنا نکرے اور وضو کرنے جاتی وقت بھی قرات
نکرے آٹھوین شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن وضو کرکے آتے وقت نوین شرط آگے کا حدث
پھر نہ آوے مثلا پٹی پر مسح کیا تھا اور وضو کرتے وقت زخم درست ہو گیا یا موزہ پر مسح کیا تھا اور
وضو کرتے وقت مدت مسح کی تمام ہوے یا تیمم کیا تھا بعد حدث کے پانی پایا تو بنا نکرے دسوین شرط

اگر مقتدی ہی تو آوی طرف امام کے جبکہ ہووی درمیان دونون کے حایل جو مانع ہی جواز اقتدا
کو اور امام فارغ نہین ہوا ہی اگر امام فارغ ہوا یا درمیان دونون کے کچہ حایل نہین ہی تو وضو کے
جگہہ پر نماز تمام کرہی آور اول اسکو پڑہی جو چہوٹا ہی حدث کی حالت مین بغیر قرأت کے بعد امام کے
ساتہ ملی اگر امام فارغ ہوا ہی تو تمام نماز تنہا پڑہی بغیر قرأت کے اور منفرد کو اختیار ہی چاہی آوی طرف
پہلی جگہہ کے یا وضو کی جگہہ نماز تمام کرے لیکن افضل ہی رجوع طرف پہلی جگہہ کے اور امام بہی مانند منفرد
کے ہی اگر خلیفہ نے نماز کو تمام کیا ہو تو نہین تو آوی اور تمام کرے پیچہی خلیفہ کے گیارہوین شرط نہ یاد کرے
بعد حدث کے قضا نماز کو صاحب ترتیب ہو تو بارہوین شرط اگر امام ہو تو خلیفہ نکرے اسکو
جو لایق امامت کے نہین ہی جیسی نابالغ لڑکا وغیرہ اور حکم بنا کرنیکا فقط نماز مین ہی نہ طہارت مین
یعنی اگر اثنای وضو یا غسل مین ناقض وضو کا یا موجب غسل کا حاصل ہووے تو پہر شروع سے وضو
اور غسل کرنا فرض ہی پہلی طہارت باطل ہوتی ہی اور جس حدث مین نماز بنا کرنا جایز ہی ویسا حدث
امام کو ہو تو خلیفہ کرنا جایز ہی اور جس حدث مین بنا جایز نہین خلیفہ کرنا بہی جایز نہین نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے خلیفہ کرنا حدث ہو تو خواہ سہواً ہو یا
عمداً اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے حدث سبقت کرے تو خلیفہ کرنا جایز ہی عمداً ہو تو جایز نہین

باب مفسدات الصلوٰۃ

باطل ہوتی ہی نماز ترک ہونیسی کسی ایک فرض کے شرائط یا ارکان سے اور کلام کرنیسی عمداً نزدیک
ائمہ اربعہ کے اگر کلام مصلحت سے ہو تو باطل نہین نزدیک امام مالک کے بشرطیکہ زائد نہو اور باطل
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بہولکر کلام کرنیسی بہی باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور
باطل نہین نزدیک امام مالک کے کلام تہوڑا ہو یا بہت مگر سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام شافعی کے
زائد ہو تو باطل ہی تہوڑا ہو تو سجدہ سہو کافی ہی اور باطل ہی رونی سے ساتہ آواز کے جس سے حروف ظاہر
ہون نزدیک امام ابو حنیفہ کے بسبب مصیبت یا درد کے ہو تو اگر جنت یا دوزخ کی ذکر سے رووے
تو باطل نہین اور نزدیک امام مالک کے خشوع سے رووے تو باطل نہین اگر بغیر خشوع کے ساتہ آواز

کے رو دیتو مانند کلام کے ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو حرف ظاہر ہووین
بغیر غلبہ کے تو باطل ہی ورگرنہ باطل نہین اور باطل ہی عمل کثیر سی اور ہنسنی سی ساتھ آواز کے نزدیک
ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی کے دو حرف ظاہر ہونا شرط ہی نہین تو باطل نہین اور
باطل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ایسی دعا کرنیسی جو آدمیونسی مانگ سکتی ہین جیسیا
کہ کہی یا اللہ فلانی عورت سی میرا نکاح کردی یا مجھکو ہزار دینار دی اور باطل نہین نزدیک امام
مالک اور امام شافعی کے اور باطل ہی کھکارنیسی بغیر عذر کے کہ جس سی دو حرف نکلین جیسیا
اخ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام مالک کے اور باطل ہی کہانی اور پینی سے
نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر سہوا تہوڑا کہاوی تو باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن سجدہ سہو
کری اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے سہوا کہانے سے بہی باطل ہی بشرطیکہ چنی کے برابر منہہ مین کی
چیز کہاوی اور باہر سی تل کے برابر کہاوی تو بہی باطل ہی اور باطل ہی یرحمک اللہ کہنی سی جواب
مین چہینک کے اور سلام اور جواب سلام زبان سی کہنی سی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اشارہ سی ہاتھہ کے یا سر کے سلام کا جواب دینا اور مکروہ ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور مارنا سانپ اور بچہو کا مکروہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے -

باب الوتر والنوافل

وتر کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
اسکے تین رکعتین ہین ایک سلام سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک رکعت ہی اور آگے اسکے
شفع نزدیک امام مالک کے اور اقل شفع دو رکعتین ہین اور اکثر کو حد نہین اور نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے ادنی ایک رکعت اور اکثر گیارا اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ
کے پہلی رکعت مین سبح اسم پڑہنا دوسری مین قل یا تیسری مین قل ہو اللہ اور سورہ فلق
اور سورۂ ناس زیادہ کرنا سنت ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور مداومت ان سورونکی مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے تا کہ کوئی

واجب سمجھے اور وقت اوسکا نزدیک ائمہ ثلثہ کے بعد نماز عشا کے صبح صادق تک ہی
اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری صبح صادق تک ہی اور وقت ضروری طلوع
آفتاب تک اور دعا قنوت پڑھنا تیسری رکعت مین آگے رکوع کے واجب ہی نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور واجب ہی تکبیر واسطے قنوت کے اور سنت ہی دونون ہاتھہ کان تک
اٹھاکے پھر باندھنا تکبیر کیوقت اور قنوت یہہ پڑہے آہستہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ
وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ
مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ
وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اور نزدیک امام احمد کے سنت ہی قنوت پڑھنا جہر سے اخیر رکعت مین وتر کے بعد رکوع
کے ہاتھون کو چھاتی تک اوٹھا کر اور قنوت یہہ ہی اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ
فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ
تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ
قنوت کے بعد درود بھی پڑھے اور قنوت رکوع کے آگے پڑھنا بھی جایز ہی اگر امام ہو تو
مقتدی آمین کہے اگر قنوت امام کی نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بھی پڑھے اور قنوت پڑھکر
کے بعد منھہ پر ہاتھہ پھیرے اور قنوت وتر مین ہمیشہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
احمد کے اور رمضان شریف کے نصف اخیر مین فقط نزدیک امام شافعی کے اور قنوت
نزدیک امام شافعی کے مانند صبح کے ہی لیکن مستحب ہے یہہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْتَھْدِیْکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ
الْخَیْرَ کُلَّہٗ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ
نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ
بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ

رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى
مِلَّةِ رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اور افضل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے وتر فصل سی پڑھنا لاکن مقتدی
حنفی ہون تو وصل سی پڑہی کیونکہ فصل مین تو اقتدا حنفی کی صحیح نہین ۔ اور حنفی مقتدی تابعداری کری شافعی
اور حنبلی امام کی قنوت مین بعد رکوع کی اور یہی ضرور ہی شافعی امام کو رکوع دراز کرنا نصف اول
مین رمضان کی تاکہ مقتدی حنفی قنوت پڑہکر رکوع مین ملجاوی اگر امام رکوع دراز نکری تو مقتدی اور
کوئی دعا چھوٹی بدل مین قنوت کے پڑہی جیسا رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِيْ یا یَا رَبِّ تین بار پڑہی اگر حنفی امام ہو اور شافعی مقتدی تو
مقتدی امام کے ساتھہ ایک سلام سی پڑہی یا دو رکعت پڑہکے سلام پھیر کر تیسری رکعت مین
ملجاوی اگر مالکی اور حنبلی حنفی کی اقتدا کری تو وصل سی پڑہی اور مکروہ ہی نزدیک امام مالک کی قنوت
سوای صبح کے اگرچہ واسطی دفع بلا کے ہو اور نزدیک امام شافعی کے تمام فرض نماز و نمین قنوت
پڑہنا جایز ہی واسطی دفع بلا کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے صبح کی نماز مین پڑہی
امام نہ دوسری نماز و نمین اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین آگے نماز فجر کے اور
سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار رکعتین آگے ظہر کے ایک سلام سی اور دو بعد ظہر کی
اور پھر دو مستحب اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے چار رکعتین آگے ظہر کے اور چار بعد دو دو سلام سی پڑہی
اور مستحب ہین چار رکعتین آگے عصر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہین نزدیک امام شافعی
کے دو رکعتین آگے مغرب کی اور بعد مغرب کی دو رکعتین سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور چھہ
مستحب لکن نزدیک امام شافعی کے اقل دو رکعتین اور غالب چھہ اور اکثر بیس رکعتین مستحب
ہین اور سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کی دو رکعتین بعد عشا کے اور مستحب چار آگے
اور بعد عشا کی اور نزدیک امام احمد کے مستحب ہین چار بعد عشا کے اور نزدیک امام شافعی

کے دو رکعتین سنت ہین بعد عشا کے اور نزدیک امام مالک کی جتنی ممکن ہون پڑہین
بعد عشا کے اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین تحیۃ المسجد کے اور استخارہ کی
اور سنت ہی ضحی کی نماز اور وقت اسکا آفتاب ایک نیزہ بلند ہوی بعد سے استوا تک ہی لیکن افضل
ہی پہر دن چڑہی پر پڑہنا اور اقل اسکے دو رکعتین ہین اور اکثر آٹھہ اور سنت ہی نماز تہجد کی اور
سنت ہین رمضان شریف مین بیس رکعتین تراویح کی جماعت کے ساتھ دس سلام سے
بعد نماز عشا کے آگے وتر کے اور وتر بہی جماعت سے پڑہی اور مستحب ہین چہار رکعتین
صلوۃ التسبیح کی اور حدیث شریف مین ہی جو شخص کہ اس نماز کو پڑہیگا اللہ تعالی اسکی سب
اگلے پچھلے گناہونکو بخشیگا صغیرہ ہون یا کبیرہ خطا سے ہون یا عمداً پوشیدہ ہون یا علانیہ اگر
طاقت ہو تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کری نہین تو ہفتہ مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار نہو سکی تو
سال مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار اور اسکے چہار رکعتین ہین انمین تین سو مرتبہ یہہ تسبیح
کہی سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ہر رکعت مین ستر پر پانچ بار اور اسکے
دو طریق ہین ایک طریق مین یہہ تسبیح پندرہ بار کہی آگے قرات کی اور دس دس بار کہے
بعد قرات کے اور رکوع اور سجود مین بعد تسبیح رکوع و سجود کے اور اعتدال مین بعد تحمید کے
اور جلوس مین درمیان دو سجدون کے اور دوسری طریق مین قرات کی بعد پندرہ بار کہی
اور آگے قرات کی نہ کہے مگر بعد دونون سجدون کے بیٹھکر دس دس بار کہے اور تشہد بعد
تسبیح کے پڑہی اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض نماز کے سوای تمام نمازین بیٹھکر پڑہنا
بغیر عذر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے فرض اور واجب اور سنت فجر کے سوای باقی نمازیں
بیٹھکر پڑہنا جایز ہی لیکن بیٹھکر پڑہنی والی کو آدہا ثواب ہی کہڑا رہکر پڑہنی والی کا نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور قیام کی حالت مین تربیع بیٹھی نزدیک امام مالک اور امام احمد کی اور مفترش نزدیک
امام شافعی کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے مرد مفترش اور عورت متورک بیٹھی

باب ادراک الفریضہ

اگر تنہا فرض نماز شروع کئے بعد جماعت اسی نماز کی ہووی تو مستحب ہی نزدیک امام احمد کے نماز توڑ کے جماعتمین ملنا اور نزدیک امام شافعی کے اگر صبح کی نماز مین ہی یا دوسری نماز دن کی تیسری رکعت مین ہی تو نماز تمام کرکے جماعتمین داخل ہووی اگر تیسری رکعت کی واسطے نہیں اٹھا ہی تو اوس نماز کو نفل کی نیت کرکے دو رکعتون پر سلام پہیری اور جماعتمین داخل ہووے اگر دو رکعتین پڑہکی سلام پہیرنے سی جماعت نہین ملتی ہی تو نماز کو توڑی اور نزدیک امام مالک کے اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو نماز توڑی اور جماعت مین داخل ہووی اگر پہلی رکعت کا سجدہ کیا ہی اور نماز فجر یا مغرب کی ہی تو نماز کو توڑی اور جماعت مین ملی اگر دو رکعتین پڑہی ہین تو نماز تمام کری اور صبح کی جماعت مین ملے اور مغرب مین نہ ملے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہی اور ایک یا دو رکعتین پڑہی ہین تو دو رکعتون پر نماز تمام کری ایسا ہی تیسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو بیٹھکر سلام پہیری اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور جماعت مین داخل ہووی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر فجر یا مغرب کی نماز ہی تو توڑی اور جماعت مین داخل ہووی دوسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہی تو اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور اقتدا نکری اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہی تو توڑی پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہو تو اگر سجدہ کیا ہی تو دو رکعت پر تمام کرکے جماعت مین داخل ہووی اگر تیسری رکعت مین ہی اور سجدہ نہین کیا ہی تو توڑی اگر سجدہ کیا ہی تو نماز تمام کری اور پہر جماعت سی نفل پڑہی مگر عصر مین نہ پڑہی اگر نماز نہین توڑ کے نیت اقتدا کی کرکے اقتدا کی اثنای نماز مین تو جایز نہین اور نماز باطل ہوتی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے لاکن جماعت کا ثواب نہین ملیگا اور امام احمد سی دو روایتین ہین ایک مین جایز نہین دوسری مین جایز ہی اگر مسجد مین داخل ہووی جماعت کیوقت تو سنت نماز نہ پڑہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر جماعت کے بعد پڑہی اور سنت نماز فوت ہو تو قضا کرنا بہی سنت ہی اور نزدیک امام مالک کی مسجد مین رہی تو سنت نہ پڑہکی جماعت مین داخل ہووی اگر خارج مسجد رہی اور

اوس وقت جماعت صبح کی ہووے تو سنت پڑہے بشرطیکہ پہلی رکعت فرض کی فوت نہوتی
ہو نہیں تو سنت نہ پڑہکر جماعت مین ملے اور بعد طلوع آفتاب کے قضا کرے اور مکروہ ہے
قضا نماز پڑہنا سوای فرایض کے مگر یہہ دو رکعتین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر داخل ہووے
مسجد مین فجر کی جماعت کیوقت تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے بشرطیکہ جماعت ملتی
ہو نہیں تو سنت نہ پڑہے اور جماعت مین داخل ہووے اور بعد طلوع آفتاب کے زوال تک قضا
کرے اگر فرض کے ساتھہ سنت قضا ہو تو بہی زوال تک قضا کرے اور دوسری کوی سنت قضا
نکرے بعد وقت کے اگر ظہر کی جماعت کیوقت آوے تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے پہلی
رکعت جماعت سے ملتی ہو تو نہیں تو سنت نہ پڑہکے جماعت مین داخل ہووے اور بعد جماعت
کے سنت پڑہے وقت ظہر مین اور سنت نماز پڑہنا جماعت کے صفونکے پیچہے بغیر کسی حائل کے
مکروہ ہے اور صف کے ساتھہ ملکر پڑہنا سخت کراہت ہے

باب قضاء الفوائت

اگر کسی شخص کی ایکرات دن کی نمازین یعنے پانچ فرض نمازین اور وتر یا اوس سے کم فوت ہون
تو ترتیب سے پڑہنا فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اول قضا نماز پڑہے اگرچہ وتر ہو
بعد ادا نماز اگر اول ادا نماز پڑہے تو صحیح نہیں اور ترتیب کو ساقط کرتی ہے وقت کی تنگی
اور بہولجانا اور پانچ نمازونسی زیادہ قضا ہونا لیکن تمام قضا نمازین ادا کین تو پہر ترتیب
لازم ہوتی ہے اگر ایک بہی باقی رہے تو ترتیب لازم نہین اور نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے
قضا نمازونمین اور قضا اور ادامین چار یا پانچ نمازین فوت ہون تو زائد ہون تو نہین
اور فرض ہے ترتیب ادا نمازونکی جو مشترک ہین وقت مین جیسے ظہر اور عصر کی اور مغرب اور
عشا کی اور نزدیک امام شافعی کے قضا نمازین ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے اگرچہ وقتیہ نماز
کی جماعت فوت ہوتی ہو مگر وقتیہ نماز فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو اول وقتیہ پڑہے بعد قضا
اور نزدیک امام احمد کے ترتیب فرض ہے قضا بہت رہین یا کم لاکن ادا نماز کا وقت تنگ ہے

تو اول ادا پڑہے اور قضا نماز مانند ادا کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ او امام مالک کے پکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنے مین اور نزدیک امام شافعی کے جہریہ کو سریہ کیوقت مین قضا کرے تو آہستہ پڑہے اور سریہ کو جہریہ کیوقت مین قضا کرے تو پکار کر پڑہے اور نزدیک امام احمد کے جہریہ کو جہریہ کیوقت قضا کرے ساتھہ جماعت کے تو پکار کے پڑہے اگر سریہ کیوقت پڑہے یا سریہ نماز کو جہریہ کیوقت پڑہے تو آہستہ پڑہے

باب سجود السہو

سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے واجب ترک ہونیسے سہواً اگر عمداً ترک کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے واجب فرض کو کہتے ہین اور سجدۂ سہو سنت ہے نزدیک امام مالک کے سنت موکد ترک ہونے سے سہواً اگر عمداً ترک ہو تو نماز باطل ہوتی ہے ایک قول سے دوسرے قول مین ایک سنت ترک ہو تو باطل نہین اور سجدۂ سہو بہی نہین اگر دو ترک ہون تو باطل ہے اور وہ چہہ ہین سورۂ فاتحہ کے بعد دوسرا سورہ پڑہنا یا ایک آیت اگرچہ چہوٹی ہو فرض نماز مین اور پکار کے پڑہنا جہریہ فرض نماز مین اور آہستہ سریہ نماز مین اور قعدہ اولی اور تشہد اول اور تشہد آخر اور بہی سجدہ سہو کرے دو یا زاید سنت خفیفہ ترک ہونیسے اور وہ تسمیع اور تکبیر ہے سواے تکبیر تحریمہ کے اور نزدیک امام شافعی کے سجدۂ سہو سنت ہے سنت ابعاض سے کوئی ایک ترک ہو تو سہواً ہو یا عمداً اور وہ چہہ ہین قنوت صبح کی نماز مین اور وتر مین رمضان شریف کے نصف اخیر مین اور قیام واسطے قنوت کے اور تشہد اول اور قعدۂ اولی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت اور تشہد اول مین اور درود آل پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قنوت اور تشہد اخیر مین اور سجدۂ سہو بعد سلام کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایسا کہ اخیر رکعت مین بعد تشہد کے ایک سلام سیدہے طرف کہکر دو سجدے کرے پہر بیٹہکر تشہد اور درود اور دعا پڑہکر سلام پہیرے لاکن مسبوق ہو تو بغیر سلام کے سجدۂ سہو کرے ساتھہ امام کے اور پہر سجدۂ سہو کا

اعادہ نکرے اگر سلام کرے عمداً تو نماز باطل ہوتی ہے اگر سہواً سلام پہیرے ہمراہ یا آگے امام کے تو مضایقہ نہین اگر امام کے بعد سلام پہیرے تو سجدۂ سہو کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام مالک کے نماز مین کچہ زیادہ کیا ہو تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتہہ سجدۂ سہو نکرے مگر آخر نماز مین کرے اگر نماز مین کچہ نقصان واقع ہو یا دونون جمع ہون تو آگے سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کرے بشرطیکہ ایک رکعت پائی ہو نہین تو آخر نماز مین کرے اور نزدیک امام شافعی کے سب صورتون مین آگے سلام کے بعد تشہد اور درود اور دعا کے دو سجدے کرے پہر بیٹھکر معاً سلام پہیرے اور مسبوق امام کے ساتہ سجدہ سہو کرے اور پہر اعادہ کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام احمد کے آگے سلام کے سجدہ سہو کرے مگر جسوقت کہ بہولکر سلام پہیرے آگے اتمام نماز کے تو بعد سلام کے کرے اور مسبوق امام کے ساتہہ سجدۂ سہو کرے اور اعادہ نکرے اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی امام کی سجدہ سہو مین اور شافعی مقتدی حنفی امام کی تابعداری نکرے اور مفارقت کی نیت کرکے تنہا سجدۂ سہو کرے اور سلام پہیرے اگر کوئی اخیر قعدہ بہولکر اٹہے جب یاد آوے بیٹہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر یاد آوے سجدہ کرنیکے آگے تو بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اگر سجدہ کرنے کے بعد یاد آوے تو فرض باطل ہے چاہیے اور ایک رکعت پڑہے تاکہ سب نفل ہو جائین لاکن قعدۂ اخیر بیٹہکے بہولکر اٹہے اور سجدہ کئے بعد یاد کرے تو فرض باطل نہین چاہیے اور ایک رکعت پڑہے تاکہ دو رکعتین نفل اور باقی فرض ہون اور سجدۂ سہو کرے اگر پہلا قعدہ بہولکر اٹہے تو بیٹہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے قریب قعدہ کے ہو تو اور سجدۂ سہو نکرے اگر قریب قیام کے ہو نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام مالک کے اگر ہاتہہ اور گہٹنے زمین سے اٹہائے ہون تو نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اگر نہین اٹہائے ہون تو بیٹہے اور سجدۂ سہو نکرے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سیدہا کہڑا ہونیکے آگے یاد آوے تو بیٹہے اگر سیدہا کہڑا ہو گیا تو نہ بیٹہے اور سجدۂ سہو کرے اگر پہلے قعدے مین درود یعنے اللہم صل علی محمد پڑہے تو سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے بسبب تاخیر ہونے قیام کے اگر اوس سے کم پڑہی تو سجدہ سہو واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے سجدۂ سہو سنت ہی درود پڑہنی سے پہلے قعدہ مین اور نزدیک امام مالک کے سجدۂ سہو سنت نہین اور نزدیک امام شافعی کے درود نہ پڑہنے سے سجدۂ سہو کری اگر کسیکو شک ہووے کہ کتنی رکعتین پڑہی ہین مثلاً تین یا چار تو کم کو اختیار کری نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز شروع سے پڑہی پہلے وقت شک واقع ہو تو اگر اکثر ہو تو دل جو یقین کری اوسکو اختیار کری اگر یقین نہو تو کم کو اختیار کری اور قعدہ بہی کری وہان جہان گمان ہو قعدۂ اخیر کا اور سجدۂ سہو کرے اور سجدۂ سہو لازم ہی مسبوق پر امام سلام پہیرنے کے بعد سہو کیا تو اگر اقتدا کیوقت سہو ہو تو سجدۂ سہو لازم نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام سہو سے سجدۂ سہو نکری تو مقتدی کری نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نکری نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو سجدے کافی ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے متعدد سہو ہون تو لاکن نزدیک امام شافعی کے بہولکر سجدۂ سہو کیا تو پہر سجدۂ سہو کرے۔

باب صلوۃ المریض

بیمار اگر عاجز آوی کہڑے رہنے سے تو بیٹھکر نماز پڑہی اگر بیٹھنی سے عاجز آوے تو لیٹکر اشاری سے سر کے ادا کری اور منہہ قبلہ کے طرف رہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر اشارہ کرنیسے بہی عاجز آوی تو تاخیر نماز کی کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قضا ضرور ہی ایکرات دن سے کم عذر ہووی تو اگر زائد ہو تو قضا ضرور نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آنکہہ کے اشارے سے یا دلسے پڑہی اگر کوئی قادر ہو قیام اور قعود پر اور رکوع اور سجود ادا نکر سکی تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے بیٹھکر اشارے سے پڑہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کہڑی ہوکر رکوع اور بیٹھکر سجود اشارے سے ادا کری اگر کوئی پانچ نمازون تک جنون یا بیہوشی مین رہی تو اون نمازونکو قضا کرنا ضرور ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چہہ یا زیادہ ہون تو قضا نکری بشرطیکہ کسی چیز کے کہانی پینے سے نہو اور نزدیک امام مالک اور

امام شافعی کے کسی ایک نماز کا وقت جنون یا بیہوشی مین گذرے بسبب بیماری یا سبب کے تو قضا ضرور نہین اور نزدیک امام احمد کے جنون ہو تو قضا نکرے اگر بیہوشی ہو تو قضا کرے کتنی ہی نمازین ہون اگر کافر اصلی ہے یا مرتد ایمان لاوے تو کفر کے دنونکی نماز قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قضا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے مرتد پر اصلی کافر پر نہین۔

باب سجود التلاوۃ

سجدۂ تلاوت واجب ہے قاری اور سامع پر سجدہ کی آیت کی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سامع قصد سے سننا اور شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور سجدے تمام قرآن مین گیارہ ہین نزدیک امام مالک کے اور چودہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دس سجدونمین ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے پہلا سورۂ اعراف مین دوسرا رعد مین تیسرا نحل مین چوتھا بنی اسرائیل مین پانچوان مریم مین چھٹا سورہ حج کا پہلا سجدہ ساتوان فرقان مین اٹھوان نمل مین نوان الم تنزیل السجدہ مین دسوان حم السجدہ مین گیارہوان نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ص مین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ص مین سجدۂ تلاوت نہین ہے سجدۂ شکر ہے مستحب ہے خارج نماز مین اگر نماز مین کیا تو نماز باطل ہوتی ہے اگر حنفی امام سجدہ کیا تو مقتدی شافعی مفارقت کی نیت کر کے جدا ہو وے یا انتظار کرتا ہوا کھڑا رہے اور گیارہوان نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سورۂ حج کا دوسرا سجدہ بارہوان نزدیک ائمہ ثلثہ کے والنجم مین تیرہوان انشقت مین چودہوان اقرا مین اور کافی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک سجدہ اگر مکرر پڑہے تو آیت سجدے کی ایکہی مجلس مین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکرر کرے اگر شافعی امام سورۂ حج کا دوسرا سجدہ کرے تو حنفی مقتدی سجدہ کرے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے سجدے کی آیت پڑہنا امام سری نماز مین اور

مکروہ ہی نزدیک امام مالک کی فرض نماز مین اگرچہ جہریہ ہو اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی
کی لاکن مستحب ہی امام کو سریہ نماز مین پڑہے تو نماز کی بعد سجدہ کرنا اور رکوع سی سجدہ ادا نہین ہوتا نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور ادا ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ کی نیت کی تو اگر سجدہ کی آیت کی
بعد تین آیتین یا زائد پڑہین تو رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوگا اور شرائط واسطی سجدۂ تلاوت
کے تمام شرائط نماز کے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اٹھاتی وقت
تکبیر کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور رفع یدین اور سلام نکرے اور نزدیک
امام شافعی کے بہی ایسا ہی نماز مین ہو تو اگر خارج نماز ہی تو نیت اور تکبیر تحریمہ فرض ہی
اور مستحب ہی اوسوقت رفع یدین اور سجدہ مین جاتی وقت اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہنا
بغیر رفع یدین کے اور فرض ہی سلام بغیر تشہد کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر کہے واسطے
سجدہ کے اور رفع یدین کری اگرچہ نماز مین ہو اور سر اوٹہاتی وقت تکبیر کہی اور سلام پہیرے
نماز مین نہو تو اور سجدہ مین یہہ کہی نزدیک امام احمد کے سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ
وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور نزدیک امام مالک
کے یہہ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِهَا
وِزْرًا وَاقْبَلْهَا مِنِّیْ كَمَا قَبِلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ اور نزدیک امام شافعی کی سجد وجہی سے
مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ تک پڑہنا مستحب ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بہی یہی مستحب ہی
نفل نماز مین یا نماز کے باہر ہو تو اگر فرض نماز مین ہی تو تسبیح پڑہی سجدہ کی۔

باب صلوٰۃ المسافر

مسافر وہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے جسکا سفر تین دن کے مسافت کا ہی کم دنونسی سال
کے اونٹ یا پیادہ کی چال سی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو دن کی مسافت کا سفر ہی معتدل
دنونسی سال کے اور یہہ دو دنکی مسافت زائد ہی امام ابو حنیفہ کے تین دنکی مسافت سی
کیونکہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک صبح سے شام تک چلنی کی مسافت شرط ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ

کے صبح کی نماز پڑھکر بعد زوال تک چلنے کی مسافت بس ہی اور یہہ مسافت سولا فرسخ کی ہی نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور ایک فرسخ کے تین میل اور نہین ہی اعتبار فرسخونکا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک میل کے تین ہزار پانسو ہاتھہ ہین نزدیک امام مالک کے اور ایک ہاتھہ کے چھتیس انگل اور انگریزی سیلوسی ستر پانچ میل ہوتی ہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک میل کے چھے ہزار ہاتھہ اور ایک ہاتھہ کی چوبیس انگل اور انگریزی سیلو اسّی پر پانچ میل ہین اور واجب ہی مسافر کو قصر کرنا یعنی چار رکعتون کی فرض نماز کو دو رکعتیں پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چار رکعتین پڑہیگا تو گنہگار ہوگا مگر نماز ادا ہو جائیگی اگر دوسری رکعت مین قعدہ کیا ہو تو نہین تو فرض باطل ہی اور وہ نماز نفل ہوگی اور نزدیک امام مالک کے قصر کرنا سنت موکد ہی اگر قصر نہین کیا تو اعادہ کرے وقت باقی رہنے تک اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قصر کرنا افضل ہی اگر قصر نہین کیا تو مضایقہ نہین اور جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے قصر کرنا مغرب اور صبح کی نماز کو اگر اثنای نماز مین قصر کی نیت اقامت کی کی تو چار رکعتین پڑہنا فرض ہی نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور نماز توڑے نزدیک امام مالک کے اگر ایک رکعت نہین پڑہی ہو تو اگر ایک رکعت پڑہی ہو تو دو رکعت پر تمام کرکے نفل گردانے اور پہر چار رکعت فرض پڑہے اور سفر باطل ہوتا ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے پندرہ رات دن رہنے کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے چار دن کی نیت کرنے سے اور نزدیک امام احمد کے اکیس فرض نماز پڑہنے تک رہنے کی نیت کرنے سے اگر مسافر کسی شہر مین سفر کے دنون سے زائد رہے بغیر نیت اقامت کے اس ارادے سے کہ کل یا پرسون چلا جاونگا تو قصر کرے جتنی مدت رہے نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے اٹھارا دن تک قصر کرنا اوس سے زیادہ جایز نہین اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو امام سلام پہیرنے کے بعد مقتدی پہر دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن ان دو رکعتون مین قرأت

نکرے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور قرآت کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر نماز سفر کی مقیم ہو بعد
قضا کرے تو قصر کرے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور قصر نکرے نزدیک امام شافعی اور
امام احمد کے اگر نماز اقامت کے دنونکی قضا کرے سفر مین تو قصر نکرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
سفر گناہ کا نرہنا شرط ہے واسطے قصر کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط نہین نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جمع کرنا دو نماز ونکو یعنی ظہر اور عصر کو اور مغرب
اور عشا کو سفر مین جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر یعنی عصر کو ظہر کیوقت یا ظہر کو عصر کیوقت اور مغرب
کو عشا کیوقت یا عشا کو مغرب کیوقت پڑہے لاکن شرط ہے واسطے جمع تقدیم کے پہلی نماز اول
پڑہنا اور نیت کرنا جمع کی اور پے در پے نماز پڑہنا اور سفر مین رہنا دوسری نماز شروع کرنے تک
اگر جمع تاخیر ہو تو پہلی نماز کا وقت گذرنیکے آگے اور نماز شروع کرنیکے وقت جمع تاخیر کی نیت
کرے اور نزدیک امام مالک کی جمع جایز ہے خشکی کے سفر مین فقط اور جمع نہین کرنا اولی ہے نزدیک
ائمہ ثلثہ کی اور جمع جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر عرفات مین محرم کو جایز ہے عرفہ کے
دن ظہر اور عصر کو جمع کرنا ظہر کیوقت ساتھہ ایک اذان اور دو اقامت کی جماعت سے اور جایز
ہے اوسی روز مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنا عشا کیوقت اگر مغرب کو عشا کی وقت کے
آگے پڑہے تو اعادہ کرے مغرب کا طلوع فجر تک اور جمع جایز ہے بیمار کو جبکہ مشقت ہوتی ہو ہر یک
نماز وقت پر پڑہنے سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سواے امام ابوحنیفہ کے اور جایز ہے جمع تقدیم
نزدیک امام شافعی کے بسبب برسات کی بشرطیکہ پہلی نماز کے سلام کیوقت برسات ہو اور
لوگ دور سے آکے جماعت سے نماز پڑہتے ہون اور راستے مین اذیت ہو بسبب برسات کی اور
جایز نہین جمع تاخیر اور اولے اور برف مانند برسات کے ہین جبکہ گہلین اور کپڑے تر ہو وین
اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جایز ہے جمع تقدیم درمیان مغرب اور عشا کے فقط اور
جایز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ۔

باب صلوة الجمعة

جمعہ کی نماز فرض ہے ہر مرد پر جو مسلمان اور عاقل و بالغ ہے او غلام او مسافر اور بیمار نہ ہوے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسکے واسطے کئی شروط ہین ازانجملہ شرط ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے شہر ہونا یعنی ایسا مقام ہو کہ جسوقت وہانکے لوگ جمع ہون تو وہانکی بڑی مسجد مین نہ
سماوین یا شہر کا کنارہ رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جمعہ فرض ہے اوسجاے کہ جہان اتنے لوگ
ہون کہ جنکی ضرورت جماعت مین ہے اور اذن عام اور سلطان کا حاضر ہونا یا حاکم ہونا شرط ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جماعت شرط ہے نزدیک ائمہ
اربعہ کے اور کافی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے تین مرد عاقل و بالغ رہنا سواے امام کے اور
نزدیک امام مالک کے شرط ہے بارا آدمی رہنا سواے امام کے متوطن اوسی شہر کے جنپر نماز
جمعہ فرض رہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چالیس آدمی ضرور ہین امام ملاکر متوطن
اوسی شہر کے جن پر نماز جمعہ فرض ہے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے امامت غلام اور
مسافر اور صبی لڑکے کی امام کے سواے چالیس آدمی ہون تو اور نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے جایز نہین اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اتنے لوگ امام کی سلام تک رہنا اور نزدیک
امام ابو حنیفہ کے پہلی رکعت کا سجدہ کئے تک رہے تو جمعہ صحیح ہے نہین تو باطل ہے اور جایز ہے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے متعدد مسجدونمین جمعہ کی نماز پڑہنا اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی لاکن
شہر بڑا ہے اور سب لوگ ایک مسجد مین جمع ہونا ممکن نہین تو بقدر حاجت تعدد مساجد کا جایز
ہے اور ایک خطبہ شرط ہے اور دو سنت آگے نماز کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو خطبے شرط
ہین آگے نماز کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تین شروط ہین نزدیک امام شافعی کے ہر خطبے میں
حمد اللہ تعالی کی ساتھہ لفظ حمد اور اللہ کے رہنا اور صلوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
پر ساتھہ لفظ صلوۃ کے اور انحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا کوئی ایک اسم مبارک صراحۃ رہے گر
حضرت کا اسم مبارک آگے مذکور ہونیکے سبب سے ضمیر لاوے مثلا کہے صلی اللہ علیہ تو صحیح نہین
اور وصیت کرنا تقوی کی اور یہہ دونون لفظ رہنا شرط نہین اگر اطیعوا اللہ کہے تو بھی

کافی ہی اور شرط ہی دوسری خطبی مین دعا واسطی مؤمنین کے اور قرآن شریف کی ایک آیت
رہنا شرط ہی پہلی مین ہو یا دوسری مین لاکن پہلے مین سنت ہی اور نزدیک امام احمد کے
حمد اور صلوۃ اور وصیت اور تقوی اور قرآن شریف کی ایک آیت شرط ہی ہر خطبی مین
اور دعا واسطی مؤمنین کے سنت ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے یہ سب
سنتین ہین اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ منبر پر پڑہنا اور خطبہ اور نماز ظہر کیوقت
پڑہنا شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہی نزدیک امام احمد کے آگی زوال کے مانند
عید کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے سلام کرنا خطیب جسوقت
منبر کے نزدیک پہنچی نزدیک کے لوگون پر اور جسوقت منبر پر چڑہی تمام پر سلام کہکی بیٹہی
اور سلام کرنا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کی مستحب ہی سلام جب
نکلے امام منبر پر چڑہنی کے لئے اور مکروہ ہی منبر پر چڑہی بعد اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
خطبہ پڑہتی وقت عصا یا تلوار پکڑنا اور فرض ہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی کہڑی
رہکر دونون خطبی پڑہنا اور سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی اور شرط ہے
طہارت اور ستر عورت اور بیٹہنا درمیان دونون خطبونکے نزدیک امام شافعی کے اور ہے
سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ اتنی لوگ سننا کہ جنکی حضور
جماعت مین ہی اور خطبہ پڑہتی وقت نماز نہ پڑہی نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن تحیت المسجد
پڑہی اسیوقت آوے تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور خطبہ پڑہتی وقت بات کرنا حرام ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ ہی نزدیک
امام شافعی کے اور شرط ہی نزدیک امام مالک کی جو شخص خطبہ پڑہتا ہی وہی نماز پڑہنا مگر
پڑہی بعد کچہ عذر ہووی جیسی جنون وغیرہ تو دوسرا اسکی ساتہہ نماز پڑہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے خطیب اور امام ایکہی رہنا شرط نہین لاکن مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک شخص
خطبہ اور دوسرا نماز پڑہنا اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کی پہلی رکعت مین سورہ

جمعہ یا سبح اسم پڑہنا دوسری مین سورۂ منافقون یا ہل اتی اور قرات پکار کے کرنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اگر کوئی شخص امام کی ساتھ قعدہ مین ملے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے جمعہ صحیح ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دوسری رکعت کی رکوع مین ملا ہی تو ایک رکعت پرہی جمعہ کی اگر رکوع کے بعد ملا ہی تو چار رکعتین پڑہی ظہر کی اگر جمعہ کی نماز مین سلام کے آگے عصر کا وقت داخل ہووی تو نماز باطل ہوتی ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہی نزدیک امام مالک کی مغرب تک اور نزدیک امام شافعی کے چار رکعتین پڑہی ظہر کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر تحریمہ کے بعد عصر کا وقت داخل ہووی تو جمعہ صحیح ہی اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سفر کرنا جمعہ کے روز بعد زوال کے نماز نہین پڑہکر اور آگی زوال کی مکروہ نہین اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے بعد زوال کے حرام ہی اور آگی زوال کے مکروہ اور نزدیک امام شافعی کے حرام ہی آگے اور بعد زوال کے مگر راستے مین نماز ملتی ہی یا ضرر ہے بسبب چہوٹ جانی رفیقونکی اور سفر معصیت کا نہین ہی تو جایز ہی اور حرام ہی بیع پہلی اذان سی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دوسری اذان سی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑی پہننا اور خوشبوئی لگانا واسطی نماز کے اور سورۂ کہف اور درود بہت پڑہنا

باب صلوٰۃ العیدین

عید کی نماز واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکد نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض کفایہ نزدیک امام احمد کے اور شرائط عیدین کے مانند جمعہ کی ہین سوای خطبی کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور کوئی شرط نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور اسکی دو رکعتین ہین بغیر اذان اور اقامت کی اور نماز کی بعد دو خطبی پڑہنا سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت نماز کا آفتاب ایک نیزہ بلند ہوی تب سی زوال تک ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طلوع آفتاب سی زوال تک نزدیک امام شافعی کی اور مکروہ ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے نفل نماز پڑھنا آگے نماز عید کے نماز کی جاے مین اور گھر مین اور نزدیک
نماز کے فقط نماز کی جاے مین لاکن عوام لوگ کسی جاے مین نماز پڑہین تو منع نکرے اور نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے مکروہ ہے نماز کی جاے مین مگر مسجد مین نماز پڑہتے ہین تو نزدیک امام
مالک کی مکروہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے فقط امام کو مکروہ ہے اور سنت ہے عید کے
روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبوئی لگانا اور مسواک کرنا اور عید الفطر مین آگے نماز کے
خرما یا اور کوئی چیز کہانا اور عید الضحی مین آگے نماز کے کچہ نکہانا اور رستے مین تکبیر کہتے ہوے عید گاہ
کو جانا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تکبیرات زواید عیدین مین نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر رکعت
مین تین ہین اور نزدیک امام شافعی کے پہلی رکعت مین سات دوسری مین پانچ اور
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے پہلی مین چہہ دوسری مین پانچ اور تکبیرین پہلی رکعت
مین بعد ثنا کی کہے دوسری مین بعد قرأت کی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر رکعت مین آگے قرأت
کے کہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے تسبیح درمیان ہر دو تکبیر کے نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور تسبیح یہہ کہے نزدیک
امام شافعی کے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور نزدیک امام احمد کے
یہہ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ہر تکبیر زائد کیوقت ہاتہ کو
اٹہانا اور نزدیک امام مالک کے نہین اٹہانا اولی ہے اور مستحب ہے نزدیک امام احمد کی پہلی رکعت
مین سبح اسم اور دوسری مین هل اتی پڑہنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہے پہلی
رکعت مین سورہ قاف یا سبح اسم اور دوسری مین اقترب یا هل اتی اور امام قرأت پکار
کے کرنا واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے تکبیرات تشریق کہنا اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تکبیرات
تشریق عرفہ کی صبح سے شروع کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ظہر سے روز عید کے نزدیک امام

مالک کے اور انتہا نزدیک امام مالک کے تیرہوین کی صبح تک ہی اور مذاہب ثلثہ مین تیرہوین کے عصر تک ہی اور تکبیر بعد ہر نماز کے کہے نزدیک امام شافعی کے خواہ فرض ہو یا نفل یا جنازہ خواہ ادا ہو یا قضا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط فرض کے بعد کہی لاکن قضا نماز کو تکبیر نہ کہے نزدیک امام مالک کی اور کہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے بشرطیکہ انہین روزون کی نماز ہووی اور تکبیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے یہ کہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے یہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اگر عیدین مین امام حنفی ہو اور مقتدی شافعی یا شافعی امام اور مقتدی حنفی تو تکبیرونکی عدد مین اور تقدیم و تاخیر مین امام کی تابعداری کرے۔

باب صلوٰۃ الکسوف والخسوف

سنت ہین دو رکعتین سورج گہن کیوقت نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ہر رکعت مین نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک رکوع ہی مانند دوسری نمازونکی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو رکوع اور دو قیام اور دو قرأت ہین اور قرأت جہر سے کری نزدیک امام احمد کے اور آہستہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہی جماعت سی پڑہنا اور قرأت اور رکوع کو دراز کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے امام جمعہ کا رہی تو جماعت سی پڑہی نہین تو تنہا تنہا اور سنت ہین دو رکعتین چاند گہن کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جماعت سی پڑہنا ساتہہ دو رکوع اور دو قیام اور دو قرأت کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی تنہا تنہا پڑہی ایک رکوع سی اور قرأت آہستہ کری نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پکار کر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دو خطبی بہی پڑہی نزدیک امام شافعی کے سورج گہن ہو یا چاند گہن بعد نماز کے اور ارکان اور سنن مانند جمعہ کے ہین اور خطبہ نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن ذکر اور دعا کرتے رہیں گہن چہوٹنے تک۔

باب صلوة الاستسقا

اور جب برسات موقوف ہووے تو دعا اور استغفار کرے اور نماز تنہا تنہا پڑہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو رکعتین جماعت سے پڑہنا پکار کر سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور تکبیرات بہی کہے مانند عید کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فقط اور نہین ہے خطبہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو خطبے پڑہے بعد نماز کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام محمد کے اور ایک خطبہ ہے نزدیک امام احمد اور امام ابو یوسف کے اور خطبہ مین استغفار بہت کرے اور خطبہ ثانیہ کے درمیان امام قبلہ کو متوجہ ہو کر چادر کو الٹے اور مقتدی مرد بہی بیٹھے ہوے اپنی اپنی چادر الٹین نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ جو سیدہے کاندہے پر ہے اسکو بائین پر کرے جو بائین کاندہے پر ہے اسکو سیدہے پر لاکن چادر دراز اور مثلث اور زائد لمبی نہین ہے تو اوپر کیجانب کو نیچے اور نیچے کے جانب کو اوپر بہی کرے نزدیک امام شافعی کے فقط ایسا کہ سیدہے طرف کے نیچے کے کنارے کو بائین ہاتہ سے پکڑے اور بائین طرف کے نیچے کے کنارے کو سیدہے ہاتہ سے پکڑ کر دونون ہاتہ پیچہے کرے تا کہ کنارہ سیدہے ہاتہ کا سیدہے کاندہے پہ ہو اور بائین ہاتہ کا بائین کاندہے پر آوے اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد کے چادر کو الٹے امام فقط ایسا کہ نیچے کے جانب کو اوپر اور اوپر کیجانب کو نیچے کرے اگر ممکن ہے تو نہین تو جو سیدہے کاندہے پر ہے اسکو بائین پر اور جو بائین پر ہے اسکو سیدہے کاندہے پر کرے

باب صلوة الخوف

جبکہ خوف دشمن کا ہو سفر یا حضر مین تو امام مقتدیونکو دو گروہ کرکے ایک کو دشمن کی طرف روانہ کرے دوسرے کے ساتہ ایک رکعت پڑہے دو رکعتونکی نماز ہو تو اگر تین یا چار رکعتون کی ہے تو پہلے گروہ کے ساتہ دو رکعت پڑہے بعد یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوے اور دوسرا گروہ جو دشمن کیطرف تہا آوے اور امام اونکے ساتہ باقی نماز ادا کرے اور سلام پہیرے امام تنہا تب یہہ گروہ دشمن کیطرف جاوے اور پہلا گروہ آکر اپنی نماز بغیر قرأت کے تمام کرکے دشمن کے مقابل

کو جادے تب دوسرا گروہ آگر قرأت سے نماز پڑہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ دشمن قبلے کیطرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دشمن قبلے کیطرف نہو تو دو گروہ کرے ایک کو دشمن کے مقابل کہڑا کرے دوسرے کیساتہہ ایک رکعت ادا کرے جسوقت امام واسطے دوسری رکعت کے کہڑا ہو پہلا گروہ امام سے مفارقت کی نیت کر کے نماز کو تمام کرے اور مقابلہ کو دشمن کیجاوے بعد دوسرا گروہ آکر امام کے ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اور امام قیام کو دراز کرے تاکہ وہ لوگ آکر ملین جب امام واسطے تشہد کے بیٹہے تب وہ گروہ اٹہکر اپنی باقی نماز ادا کرے اور امام تشہد مین اونکا انتظار کرے تاکہ اونکے ساتہہ سلام پہیرے اور نزدیک امام مالک کے بہی ایسا ہی ہے لیکن امام تشہد پڑہے بعد سلام کرے اور مقتدیون کا انتظار نکرے خواہ دشمن قبلے کے طرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبلے کے طرف دشمن ہو تو امام قوم کو دو صف کرے اور سب کے ساتہہ احرام باندہے جب امام نے سجدہ کیا تو پہلی صف امام کے ساتہہ سجدہ کرے دوسری نگہبانی کرتی ہوئی کہڑی رہے اور جب امام دونون سجدونسے فارغ ہو تب کہڑی ہوئی صف سجدہ کر کے کہڑی رہے اور پہلی صف موخر ہووے اور دوسری مقدم ہووے اور امام کے ساتہہ سجدہ کرے اور جو موخر ہے نگہبانی کرے اور جب امام اور صف اول سجدونسے فارغ ہوون تب دوسری صف سجدہ کر کے تشہد پڑہے اور امام سب کے ساتہہ سلام پہیرے

باب الجنایز

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور افضل ہے گرم پانی سے غسل دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن بہت گرم نکرے کیونکہ اذیت ہوتی ہے میت کو مانند زندگی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ٹہنڈے پانی سے غسل دیوے مگر گرم پانی کی ضرورت ہو بسبب ٹہنڈ وغیرہ کے تو گرم کرے اور نزدیک امام مالک کے گرم اور ٹہنڈا دونون برابر ہین افضلیت مین اور جایز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل دینا عورت اپنے مرد کو اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دینا مرد اپنی عورت کو اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین

نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے عورت کو مرد اور مرد کو عورتین غسل دینا اگرچہ محرم رہین اگر کسی جاے مرد کی میت رہے اور نرہین وہان سواے عورتون کے یا عورت کی میت رہے اور نرہین سولے مردون کے تو میت کو تیمم کراوے مگر غیر محرم ہاتہہ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کراوے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جایز ہے غسل دینا مرد محرم عورتون کو اور عورتین محرم مردونکو اگر فقط غیر محرم رہین تو تیمم کروے اور اولی واسطے غسل کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے مردکو قرابتدار مرد اور عورت کو قرابتدار عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی مردکو اوسکی عورت ہے اور عورت کو اسکا مرد ہے اور نزدیک امام احمد کے وصی اولی ہے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کی جاے کوئی نہین رہنا سواے غاسل اور اسکے مددگارونکے اگر بچہ پیدا ہو ابعد علامت حیات کی پائی جاوے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑہے اگر حیات نپائی جاوے تو غسل دیوے اور نماز نہین پڑہکر کپڑے مین لپیٹکے دفن کرے بچے کی صورت کامل ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوے تو غسل اور نماز ہے نہین تو نہ غسل ہے نہ نماز مگر خون دہونا مستحب ہے اور کپڑے مین لپیٹکر دفن کرنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے حیات پائی جاوے تو نماز اور غسل ہے اگر حیات نہین اور صورت کامل ہے تو غسل دیکر کفن پہناکے دفن کرے اور نماز نہ پڑہے اگر صورت کامل نہین ہے تو فقط کپڑے مین لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام احمد کے اگر چار مہینے یا زائد مین پیدا ہو تو غسل دیکر نماز پڑہکر دفن کرے اگرچہ حیات معلوم نہو اگر کوئی حاملہ مرجاوے اور پیٹ مین اسکے بچہ زندہ رہے تو پیٹ چیر کر بچہ نکال لیوے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے لاکن بچہ مرنیکے بعد میت کو دفن کرے اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیرے اگر بچہ پیدا ہو کر جینے کی امید رہے تو نہین تو نہ چیرے بچہ مرنیکے بعد دفن کرے اگر آدمی کا بدن آدہے سے زائد ملے بغیر سر کے یا آدہا ساتہہ سر کے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوے اور نماز پڑہکر دفن کرے اوس سے کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام مالک کے دو ثلث بدن کے ملین تو غسل

اور نماز ہی اوس سی کم ہو تو نہین آور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کوئی ایک جز آدمی کا ملے
جس سی مرنا اوسکا یقین ہو تو غسل دیوی اور کپڑہ مین لپیٹکر نماز پڑہکی دفن کرہی آور مستحب ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی غسل کرنا غاسل میت کو غسل دینی کے بعد اور شہید کو غسل نہ دیوی اور نماز نہبین پڑہکر
انہین کپڑو نسی خون آلودہ دفن کرہی نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگرچہ اسپر غسل فرض رہی ہو
یا لڑکا یا مجنون رہی اور نزدیک امام احمد کی شہید پر غسل رہی ہو تو غسل دیوی اور نماز پڑہی نہین تو
نہ غسل سی نہ نماز اگرچہ لڑکا یا مجنون ہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی شہید پر غسل رہی یا مجنون یا لڑکا
رہی تو غسل دیکر نماز پڑہی نہین تو بغیر غسل کے نماز پڑہی اور کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہی نزدیک
ائمہ اربعہ کی اور کفن مسنون نزدیک امام ابوحنیفہ کے مرد کیواسطی تین کپڑہ ہین قمیص اور ازار
اور لفافہ اور واسطی عورت کی پانچ کپڑی قمیص اور دامنی اور ازار اور سینہ بند اور لفافہ اور نزدیک
امام مالک کی واسطی مرد کے پانچ کپڑی دو لفافی اور ازار اور قمیص اور عمامہ اور سات کپڑی واسطی عورت
کے ازار اور قمیص اور دامنی اور چار لفافے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے واسطے
مرد کی تین لفافی اور واسطی عورت کی پانچ کپڑی ازار اور دامنی اور قمیص اور دو لفافی اور عورت کے
سر کے بالونکو نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو حصی کرکے چہاتی پر قمیص کے اوپر رکہکر دامنی سی ڈہاپی
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تین حصی کرکے پیچہے ڈالی اگر میت احرام حج کا باندہی ہوی ہو تو سیا ہوا
کپڑا پہنانا اور مرد کا سر اور عورت کا منہہ ڈہانپنا اور خوشبوئی لگانا جایز نہین نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور نماز جنازہ کی فرض
کفایہ ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحق واسطی امامت کی نزدیک امام ابوحنیفہ کی سلطان ہی بعد قاضی
بعد امام جامع مسجد کا بعد محلے کی مسجد کا بعد ولی میت کا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد
کے وصی اولی ہی بعد سلطان بعد ولی اور نزدیک امام شافعی کے ولی میت کا افضل ہی سب سے
اور جایز ہی نزدیک امام شافعی کے قبر پر اور غایب پر نماز پڑہنا بشرطیکہ اوس میت کی دفن کی آگی
نماز پڑہنیوالا مکلف رہی ہو نہین تو صحیح نہین اور نزدیک امام احمد کی ایک مہینے تک جایز

دفن کے دن سے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی لیکن بغیر نماز کی دفن کئے ہوں تو جایز ہی نماز نزدیک امام ابو حنیفہ کے قبر پر جبتک کہ میت پارہ پارہ نہو اور نزدیک امام مالک کی جائز ہی جبتک کہ گمان نہو فنا کا اگر جنازہ کی نماز کی جماعت ہو چکے بعد پھر دوسرے لوگ آوین تو نماز پڑہنا جایز ہی جماعت سے ہو یا تنہا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور مکروہ ہی نماز جنازہ کی مسجد مین پڑہنا جنازہ مسجد مین رکھکر اگر خارج مسجد مین رہی تو بھی بیضرورت مسجد مین کھڑے رہنا مکروہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون صورت مین اور افضل ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے کھڑا رہنا امام کا میت کے سینہ کے مقابل مرد ہی یا عورت اور نزدیک امام مالک کے مرد کی جنازہ پر بیچمین کھڑا رہے اور عورت کے کاندہے کے مقابل اور نزدیک امام شافعی کے مرد کی جنازہ پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل کمر کے اور نزدیک امام احمد کی مرد کے جنازے پر مقابل سینہ کے اور عورت کی جنازے پر بیچمین کھڑا رہے اور جنازہ کی نماز مین سب شرائط نماز کے ہین اور قیام اور چار تکبیرین فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ساتھ ہر تکبیر کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے سنت ہی پہلی تکبیر کے ساتھ فقط اور پہلی تکبیر کے بعد سنت ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے ثنا پڑہنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور سورہ فاتحہ پڑہنا قرأت کی نیت سے مکروہ ہو اگر دعا کی نیت سے پڑہی تو مکروہ نہین اگر امام حنفی ہو تو ضرور سورہ فاتحہ پڑہے دعا کی نیت سے تا کہ شافعی اور حنبلی کی نماز صحیح ہو اور نزدیک امام مالک کی فرض ہی بعد ہر تکبیر کے سوای چوتھی کے دعا کرنا واسطے میت کی اور امام مالک فرماتی ہین احسن دعاؤن مین جنازے کی جو سُنی مین نے دعا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہی وہ یہہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا

فَزِدْ فِی اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّاٰتِہٖ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ اور دعا کے آگے حمد او صلوۃ کہنا مستحب ہی اگر لڑکا ہو تو یہہ دعا پڑہیے اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَنْتَ خَلَقْتَہٗ وَرَزَقْتَہٗ وَاَنْتَ اَمَتَّہٗ وَاَنْتَ تُحْیِیْہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِوَالِدَیْہِ سَلَفًا وَذُخْرًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا وَثَقِّلْ بِہٖ مَوَازِیْنَھُمَا وَاَعْظِمْ بِہٖ اُجُوْرَھُمَا وَلَا تَفْتِنَّا وَاِیَّاھُمْ بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْہُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ کَفَالَۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَعَافِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فرض ہی بعد پہلی تکبیر کے سورہ فاتحہ اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑہنا سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بعد تیسری تکبیر کے دعا کرنا سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور یہہ دعا پڑہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِہٖ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور یہہ دعا بہی زیادہ کرنا مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْیَا وَسَعَتِھَا وَمَحْبُوْبِہٖ وَاَحِبَّائِہٖ فِیْھَا اِلٰی ظُلْمَۃِ الْقَبْرِ وَمَا ھُوَ لَاقِیْہِ کَانَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ وَاَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِہٖ وَقَدْ جِئْنَاکَ رَاغِبِیْنَ اِلَیْکَ شُفَعَاءَ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ

وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِکَ رِضَاكَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهٗ
وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِکَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ
حَتّٰی تَبْعَثَهٗ اِلٰی جَنَّتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اگر میت لڑکے کی یا دیوانیکی ہو تو یہہ پڑہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور نزدیک امام شافعی کے میت لڑکے کی ہو تو اللھم اغفر لحینا سے
فتوفہ علی الایمان تک پڑہکر یہہ پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِاَبَوَیْهِ وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّعِظَةً
وَّاعْتِبَارًا وَّشَفِیْعًا وَّثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِیْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰی قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهٗ
وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهٗ اور نزدیک امام احمد کے یہہ کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَیْهِ ذُخْرًا وَّفَرَطًا
وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا اَللّٰھُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِیْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَاجْعَلْهُ فِیْ کَفَالَةِ اِبْرَاهِیْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اگر میت عورت
یا لڑکی کی ہو تو ضمایر مونث کے کہے سب دعاؤں میں مذاہب اربعہ کے اور بعد چوتھی
تکبیر کے کچھہ نہ پڑہکر فقط سیدہی طرف سلام پہیرے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور
یہہ پڑہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دو طرف سلام پہیرے اور نزدیک امام شافعی کے اَللّٰھُمَّ لَا
تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ پڑہکر دو طرف سلام پہیرے اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے جنازہ کے پیچہے چلنا اور نزدیک امام شافعی کے آگے چلنا اور نزدیک امام مالک اور
امام احمد کے سوار ہو تو پیچہے چلے اور پیادہ آگے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے
جنازہ دیکہے تو کہڑا رہنا بیٹہا ہوا شخص اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکروہ ہے مگر جنازہ کے ساتہہ
جانیکے ارادہ سے کہڑا رہا تو مکروہ نہیں اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے میت کو قبر
مین داخل کرنا قبلے کے طرف سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کے پائین طرف سے داخل کرنا
افضل ہے اگر عورت کی میت ہو تو قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مردکی

میت ہو تو پردہ کرنا مکروہ ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے اور نہ مکروہ ہی نہ مستحب نزدیک امام مالک کے اور میت کو قبر مین سیدہی بازو جھکاکر رکھی ایسا کہ منہہ قبلہ کی طرف رہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور یہی مستحب ہی نزدیک امام شافعی کے میت کا کلہ کہولکر مٹی پر رکھنا اور افضل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کو مسنم بنانا یعنی مانند اونٹ کی کوہان کے اور نزدیک امام شافعی کے مسطح کرنا افضل ہی اور حدیث شریف مین ہی جو کہ رہا ساتھہ جنازہ کی نماز پڑہنی تک تو اوسکو اجر ایک قیراط کا ہی اور جو کہ رہا دفن تک تو اوسکو اجر دو قیراط کا اور صحابہ نی پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی دو قیراط کیا ہین تو فرمایا مانند دو بڑی پہاڑ کی ہین اور امام مالک رضی اللہ عنہ سی کسینی خواب مین پوچہا اللہ تعالی نی آپکی ساتھہ کیا کیا تو فرمایا مغفرت کی میری بسبب ایک کلمے کے جو کہتا تہا مین جنازہ دیکہکر اور اوسکو امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کہتی تہی یعنی سبحان الحی الذی لا یموت

باب الصلوة فی الکعبة

جایز ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے کعبے کے اندر فرض اور نفل نماز پڑہنا بغیر کراہت کے اور کعبی کے اوپر جایز ہی ساتہہ کراہت کے بسبب تعظیم کے اور نزدیک امام شافعی کی جایز ہی کعبی کے اندر اور اوپر بشرطیکہ کعبی کی اندر دیوار کیطرف متوجہ ہووی یا دروازہ کیطرف جبکہ وہ بند رہی اگر کہلا رہی سو وقت متوجہ ہووی تو شرط ہی چوکہٹ سولا انگل کی بلند رہی نہین تو صحیح نہین اور کعبی کے اوپر شرط ہی کہ اوس شخص کی روبرو سولا انگل کی کوئی بلند چیز اٹہی ہوی رہی جو کعبی کی جز ہو کر رہی نہین تو صحیح نہین اگر کعبے کی اندر مقتدی کی پیٹہہ امام کے منہہ کی طرف ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی اور جایز نہین نزدیک امام مالک اور امام احمد کے فرض نماز کعبے کے اندر اور اوپر اور نفل جایز ہی اگر کعبی کے اطراف امام کی ساتہہ لوگ اقتدا کرین اور بعض لوگ امام سی نزدیک کعبی کی نزدیک ہین تو جایز ہی بشرطیکہ امام ایک جانب اور مقتدی دوسری جانب رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے

اگر امام کے جانب مین امام سی آگی کہڑی ہین تو نماز مکروہ ہی نزدیک امام مالک کے اور باطل
ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے

کتاب الزکوۃ

اللہ تعالی فرماتا ہی واٰتوا الزکوٰۃ یعنی دو تم زکوۃ۔ اور فرماتا ہی والذین یکنزون الذہب والفضۃ
ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم
وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنی اور جو لوگ جمع
کر رکہتی ہین سونا اور چاندی اور خرچ نہین کرتے اسکو اللہ کی راہ مین یعنی زکوۃ نہین دیتی سو انکو
خوشخبری سنا عذاب دردناک کی جسدن آگ دہکاوینگی اوسپر دوزخ کی پہر داغینگے اوس سی اونکے
ماتہی اور پہلو اور پیٹہین یہہ ہی جو تم جمع کر رکہے تہی اپنی نفسون کے واسطے سو چکہو مزا
اوسکا جو تم جمع کر رکہے تہی۔ اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بندون پر کوئی صبح نہین آتی مگر اسمین دو فرشتی اترتے
ہین ایک فرشتہ کہتا ہی یا اللہ تیری راہ مین خرچ کرنیوالی کو اوسکا عوض دی اور دوسرا فرشتہ
کہتا ہی یا اللہ جمع کر رکہنی والے کے مال کو تلف کر دے اور بخاری اور نسائی روایت کرتی ہین
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکو اللہ تعالی مال دیوی اور
وہ اوس مال کی زکوۃ ادا نکری تو اوسکا مال قیامت کے دن صورت لیگا ایسی سانپ کی کہ جسکے
سر کی کہال نکل گئی ہی بسبب زہر کی تیزی کے اور اسکے دونون آنکہون پر دو کالی نقطے ہون وہ
سانپ طوق ہو کے اوسکے گلے مین پڑیگا پس وہ سانپ اوس شخص کے منہہ کے دونون جانب
کو پکڑیگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون مین تیرا گنج ہون اور زکوۃ ایک رکن ہی ارکان اسلام سی اور
منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص فرضیت کا اقرار کرکے زکوۃ
بخل سی ندیوی تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوسکو قید مین رکہی زکوۃ دینی تک اور نزدیک امام
مالک اور امام شافعی کے زکوۃ جبر سی لیوی اگرچہ جنگ سی ہو اور نزدیک امام احمد کے بہی جبر سے

لیوی مگر مال پوشیدہ کر دیا ہو تو تین دن مین توبہ لیوی اگر توبہ کرے اور زکوۃ دیوی تو بہتر
نہین تو قتل کری اور زکوۃ اوسکی ترکے سی لیوی اور زکوۃ فرض ہی بعد گذرنے سال کی نصاب کے
موافق ہو تو ہر آزاد مسلمان پر نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر شرط ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی مالک عاقل
و بالغ رہنا مجنون اور بچے پر زکوۃ فرض نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فرض ہی والی اسکے طرف سے
ادا کری اوسکی مال سی اور نیت زکوۃ کی فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت نزدیک امام ابو حنیفہ
کے زکوۃ دیتی وقت کری اگر دیا بعد کری تو بہی صحیح ہی بشرطیکہ لیا سو شخص کے نزدیک وہ مال موجود
ہی اگر خرچ کیا بعد نیت کی تو صحیح نہین اگر زکوۃ کا مال جدا کرتے وقت نیت کی تو بہی کافی ہی اور
نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ضرور ہی نیت زکوۃ کا مال جدا کرتے یا دیتی وقت اور
نزدیک امام احمد کے زکوۃ دیتی وقت نیت کرنا اولی ہی اگر تہوڑا آگے کیا تو بہی کافی ہی اگر کسی کا
مال غصب کیا گیا اور اسپر گواہ نہین یا گم ہو گیا یا جنگل مین گاڑ دیا اور مقام اوسکا بہول گیا اور بعد
کئی سال کی وہ مال ملی تو گذری ہوی برسونکی زکوۃ دینا فرض ہی نزدیک امام شافعی و امام احمد کی
اور گذری ہوی برسونکی ضرور نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام مالک کی ایکسال کی زکوۃ
دیوی اگر ایک شخص کا قرض دوسری پی ہو اور وہ اقرار کرتا ہو یا انکار اور گواہ اسکے لینی پر موجود
ہون تو ایسا مال ملتے ہی زکوۃ گذری ہوی برسونکی فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی سال کی
فرض ہی نزدیک امام مالک کی اگر ایک شخص صاحب نصاب ہی اور اوسپر دوسرے شخص کا قرض ہی تو بقدر
قرض کے زکوۃ فرض نہین اور قرض وضع کئے بعد جو باقی ہی اوسکی زکوۃ دیوی نصاب کی موافق
ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کی اور قرض مانع زکوۃ کا نہین ہی نزدیک امام شافعی کی چاہیے کل مال کی زکوۃ دیوے

باب زکوۃ الاموال

جانور وہ ہین جنکی زکوۃ فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے سو وہ اونٹ اور گائی اور بیل اور بہینس اور
بہینسے اور بکری ہین اور شرط ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ جانور سوائم رہنا یعنی جنگل سے چرا کر جاتی
ہون نہین تو زکوۃ فرض نہین اور نزدیک امام مالک کے سوائم کی شرط نہین اور نصاب اونٹونکے

پانچ ہی اور اوسمین ایک بکری فرض ہر دس مین دو اور پندرہ مین تین اور بیس مین چار اور جب پچیس اونٹ ہون تو ایک بنت مخاض یعنے ایک برس کی اونٹنی جسپر دوسرا برس شروع ہوا اور جب چھتیس ہون تو ایک بنت لبون یعنی دو برس کی اور تیسرا برس شروع ہوا اور جب چھیالیس ہون تو ایک حقہ یعنی تین برس کی اور چوتھا برس شروع ہوا اور جب اکسٹھ ہون تو ایک جذعہ یعنی چار سال کی جسپر پانچوان سال شروع ہوا اور جب چھتر ہون تو دو بنت لبون اور جب اکانوے ہون تو دو حقے ایکسو بیس تک نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد اوسکے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر پنج مین ایک بکری پھر ایکسو پینتالیس مین ایک بنت مخاض اور دو حقے اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پھر ہر پنج مین ایک بکری اور ہر پچیس مین ایک بنت مخاض اور ہر چھتیس مین ایک بنت لبون پھر ایکسو چھیانوے مین چار حقے دوسو تک پھر بعد دوسو کے شروع کیا جاوے پنج سے جیسا کہ بعد ڈیڑھ سو کے شروع کیا تھا اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دیوے اور نزدیک امام مالک کی اختیار ہے چاہے تین بنت لبون دیوے یا دو حقے مگر ہر چالیس مین بنت لبون اور ہر پچاس مین حقہ زائد کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ ایکسو تیس مین دو بنت لبون اور ایک حقہ اور ایکسو چالیس مین دو حقے اور ایک بنت لبون اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پھر ایسا ہی چلا جاوے اور نصاب گائی اور بیل اور بھینس اور بھینسے مین تیس ہے اور واجب ہے اوسمین ایک تبیعہ مادہ ہو یا نر اور جب چالیس ہون ایک مسنہ اور جب ساٹھ ہون تو دو تبیعے اور جب ستر ہون ایک تبیعہ اور ایک مسنہ پھر جب اسی ہون دو مسنے اور جب نوے ہون تو تین تبیعے اور جب سو ہون تو دو تبیعے اور ایک مسنہ پھر اسیطرح ہر تیس مین تبیعہ اور ہر چالیس مین مسنہ زیادہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تبیعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایک برس کی گائی اور بھینس کو کہتے ہین جسپر دوسرا سال شروع ہوا اور مسنہ دو برس کی جسپر تیسرا برس شروع ہوا اور نزدیک امام مالک کی دو سال کامل گذرے تو تبیعہ ہے اور تین سال کامل ہو تو مسنہ اور مسنہ مین نر دینا جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور نصاب بکریونمین چالیس ہے اور واجب ہے اوسمین ایک بکری پھر ایکسو اکیس مین دو اور دو سو ایک مین تین

اور چار برس تا چار برس ہر ایک سو مین ایک واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور بکری نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی ایکسال کی رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈھی ہو تو ایک سال کی اگر جھیلی ہو تو دو سال کی اور نزدیک امام احمد کے مینڈھی چھی مہینونکی جھیلی ایک سال کی اور بکریونمین نر دینا بھی جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جایز نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر فقط نر بکری ہون تو نر دینا جایز ہی اور اونٹونمین جو بکری واجب ہی سو وہ مادہ رہنا شرط ہی نزدیک امام احمد کے اور نر بھی جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی اگر چند آدمی کی جانور ملکر رہین ایسا کہ تمام ملا دئی جاوین تو نصاب ہو وی اور ہر ایک کا جدا جدا حصہ نصاب کو پہنچتا نہین ہی تو اسمین زکوۃ نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور زکوۃ فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے بشرطیکہ اون جانورونکی چرائی کا مقام ایک ہو اور پانی پینیے کی جاہ ایک اور راتکو رہنی کی جاہ ایک ہو اور دودھ نچوڑھنی والا ایک اور چرواہا ایک ہو اور ہر ایک کا نر خاص ہو وی مگر نوع مختلف ہونیکے سبب سی نر علیحدہ ہو تو مضایقہ نہین اور گھوڑی جو تجارت کے نہون تو زکوۃ واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی بشرطیکہ جنگل سے چرا ہی جاتی ہون اور نر اور مادہ ملکر رہین اگر فقط نر گھوڑی ہون تو زکوۃ نہین اگر فقط مادہ ہون تو دو روایتین ہین ایک مین واجب نہین اور دوسرے مین واجب ہی اور زکوۃ ہر گھوڑی کی عربی ہو تو ایک دینار دیوی یا اسکی قیمت کرکے دو سو درم کو پانچ درم دیوی اگر عربی نہو تو فقط قیمت کرکے دیوی اگر تجارت کی گھوڑی ہون تو زکوۃ فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایسا ہی تمام مال ہی تجارت کی اور اسکی قیمت کرکے نصاب کی موافق ہو تو چالیسوان حصہ دیوی اگر چند آدمی ملکر تجارت کرین یا زراعت یا نقد ایک کی پاس جمع کرین اور ہر ہر کا مال نصاب سی کم رہی اور تمام کا مال ملاکر نصاب ہو تو زکوۃ فرض نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے بشرطیکہ ہر ہر کا مال متمیز نہو اور نصاب سونی کی بیس مثقال اور چاندی کی دو سو درہم اور اسمین چالیسوان حصہ فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور

جب نصاب پر پانچواں حصہ زائد ہوگا تو ہر پانچویں حصے کی زکوٰۃ دیوے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پانچویں حصہ سے کم ہو تو نہیں اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچویں حصہ سے کم ہو تو بھی دیوے اور زکوٰۃ واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سونے چاندی کے زیور میں اگرچہ مباح رہے اور پہننے کیواسطے ہووے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مباح زیور میں پہننے کے زکوٰۃ فرض نہیں ۔

باب الرکاز

معدن سے نکلنے والے چیزوں میں جنکی زکوٰۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سو وہ سونا اور چاندی ہے فقط اور نہیں چالیسواں حصہ دیوے نصاب ہو تو اور باقی مالک زمین کو ہے اگر اسکا کوئی مالک نہیں ہے تو جو پایا اسکو ہے مگر نزدیک امام مالک کے سونا اور چاندی کے ٹکڑے خالص نکلیں جنکو صاف کرنیکی احتیاج نہو تو انمیں سے پانچواں حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے معدن سے جو نکلتے ہیں اگر وہ سخت چیزیں ہیں اور آتش سے نرم ہوں تو اونمیں پانچواں حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو جیسے سونا اور چاندی اور سیسہ اور تانبا اور پیتل اور لوہا اور پارا وغیرہ اگر آتش سے نرم نہوتی ہیں یا مانند پانی کے بہتی چیز ہے جیسے تیل وغیرہ تو اونمیں کچھ بھی واجب نہیں اور نزدیک امام احمد کے غیر جنس سے زمین کے جو نکلے اونمیں چالیسواں حصہ دیوے بشرطیکہ نصاب کیموافق ہو خواہ وہ اشیا سخت رہیں یا نہیں مانند تیل کے خواہ وہ آتش سے نرم ہوں یا نرم نہوں جیسے گچ اور چونا اور نمک اور سرمہ اور جواہر مانند یاقوت اور فیروزہ اور زمرد وغیرہ کے اور جاہلیت کے دفینوں میں پانچواں حصہ دینا فرض ہے سب چیزوں میں نزدیک ائمہ ثلثہ کے خواہ نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی کے فقط سونے اور چاندی میں پانچواں حصہ فرض ہے نصاب کیموافق ہو تو اور معدن اور دفینوں میں برس گذرنا شرط نہیں معاً دینا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب الزروع والثمار

مشہد میں دسواں حصہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور نصاب اوسکا یک سو ساٹھ رطل عراقی

ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہد مین دسوان حصہ دیوی تھوڑا نکلے یا زیادہ اور اسکا
کچھ نصاب نہین مگر خراجی زمین مین نکلے تو کچھ واجب نہین کیونکہ عشر اور خراج جمع نہین ہوتے
اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے شہد مین زکوۃ نہین اور زراعت مین دسوان حصہ
دیوی اگر بغیر مشقت کے زراعت ہو جیسا برسات یا جاری پانی سی اگر مشقت سی ہو جیسا
ڈول وغیرہ سی تو بیسوان حصہ دیوی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اناج مین جو زکوۃ فرض نزدیک
امام مالک اور امام شافعی کی سو وہ اناج ہی جسکو قوت کرکے کھاتے ہین اور پھلو نمین انگور اور
خرما اور نزدیک امام احمد کی پھلو نمین اور زمین سی نکلنے والے چیزو نمین جو ناپی اور تولے جاتے
ہین اور ذخیرہ کئی جاتے ہین سوا ونمین زکوۃ فرض ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے لکڑی اور
بانس اور گھانس کے قسم کے سوا ہر زمین سی نکلنے والی چیزو نمین اور میوو نمین سوا ہر خراجی زمین
کے زکوۃ فرض ہی اور نصاب ان سب چیزونکا پانچ وسق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور وسق ساٹھے
صاع کا ہوتا ہی اور مدراس کی حساب سی ایکسو بیس پڑی ہوتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے
ان چیزو نمین نصاب نہین پانچ وسق سی کم ہو تو بھی زکوۃ فرض ہی اور ان چیزو نمین برس گذرنا
شرط نہین سعا دینا فرض ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب المصارف

مصارف زکوۃ کے سات ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آٹھہ نزدیک ائمہ ثلثہ کی تفصیل
اونکی یہہ ہی فقیر اور مسکین اور عامل یعنے جسکو حاکم زکوۃ وصول کرنے مقرر کرتا ہی اور رقاب
اور قرضدار اور مجاہدین اور مسافر اور فقیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اوسکو کہتے
ہین کہ جسکے پاس کچھ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور مسکین وہ کہ جسکی پاس کچھ بھی نہین اور نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے مسکین وہ ہی جسکے پاس کچھ مال ہی مگر غنی نہین ہی اور فقیر وہ جسکی پاس
کچھ بھی نہین اور رقاب سی مراد نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکاتب ہین اور نزدیک امام مالک کی مکاتب
کو نہ دیوی بلکہ غلام خرید کرکے آزاد کری اور مولفۃ القلوب یہہ آٹھوان فریق ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کی

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائی لاکن ایمان انہونکا ہنوز ضعیف ہی یا انکو کچھ دینی سی دوسری لوگ
ایمان لاتی ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اس فریق کا حکم منسوخ ہوگیا مگر سات فریق
مین سی کسی ایک فریق کی جہت سی جسمین وہ داخل ہی دیوی تو جایز ہی اور جایز ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کے زکوۃ اور فطرہ دینا ان سب مصارف کو یا بعض کو یا ایک کو اور نزدیک امام شافعی کے
تمام مصارف کی لوگون کو دینا واجب ہی اور ہر فریق سی تین تین شخص کو دینا ضرور ہی اور ہر فریق
کو تقسیم مین برابر دینا فرض ہی لاکن سب فریق کی مستحقین اوس شہر مین نہ ہین تو دوسری شہر مین
بھیجنا واجب ہی اگر بعض نہ ہین تو جو موجود ہین انہین پر تقسیم کرنا اور فطرہ تین مسکینونکو
دیوی تو کافی ہی اور حرام ہی زکوۃ دینا بنی ہاشم کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ
ثلثہ کے غلام کو زکوۃ دینا اور جایز ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے مگر اپنی اور بنی ہاشم اور غنی کے غلامونکو
دینا جایز نہین اور بنی ہاشم کے آزاد غلامونکو دینا جایز ہی نزدیک امام مالک کے اور جایز نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام شافعی کے بنی مطلب اور انکی آزاد غلامونکو دینا
اور جایز ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین کافر اور اپنی زوجہ کو دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز
نہین زوجہ اپنی زوج کو دینا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور جایز ہی نزدیک امام شافعی
کے اور مکروہ ہی نزدیک امام مالک کے اور غنی کو زکوۃ دینا جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور
غنی اوسکو کہتی ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے جو مالک ہو نصاب کا کسی ایک مال سی اور فارغ
ہو حاجت اصلی سی اور نزدیک امام شافعی کے جسکی پاس اتنا مال ہی یا کسب سی اتنا حاصل کر کر
کر اوسکے حاجتونکو کافی ہی تو وہ غنی ہی اور نزدیک امام احمد کے جسکے پاس پچاس درہم ہین
اور نزدیک امام مالک کی جسکے پاس اتنا مال ہو کہ برس تک اوسکو کافی ہی اگر برس تک کافی
نہو تو غنی نہین اور جایز نہین زکوۃ دینا اپنی ماں باپ دادا دادی نانا نانی کو اصول سی اور بیٹا
بیٹی اور پوتا پوتی کو فروع سی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے مگر جایز ہی خمس رکاز کا
دینا نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور نزدیک امام شافعی کے سبھی ان لوگونکو دینا جایز نہین فقیر اور

مسکین کے جہت سے دوسری قسم مین داخل ہون تو دینا جایز ہے اور جائز ہے نزدیک امام مالک کے دادا دادی اور نانا نانی اور اولاد کو اپنی اولاد کی دینا مگر ماں باپ اور اپنی اولاد کو دینا جایز نہین

باب صدقة الفطر

صدقہ فطر واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر آزاد مسلمان پر جو مالک ہو نصاب زکوۃ کا کہ زیادہ ہو حاجت اصلی سے اور نصاب پر سال گذرنا شرط نہین واسطے صدقہ فطر کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے صدقہ فطر فرض ہے اوس شخص پر کہ جسکے نزدیک عید کے رات اور دن کی ضروری خرچ سے اور اپنے عیال کے فاضل رہے اور صدقہ فطر واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کی عید الفطر کی صبح ہونے سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی عید کی شب کو آفتاب غروب ہوتے ہی پس جو ایمان لایا یا پیدا ہوا رات کو عید کے تو اوس پر صدقہ واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص عید کے رات مین مرجاوے تو اوس پر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کی صدقہ فطر کا صبح ہوتے ہی جلد دینا نماز کو جانیکے آگے اگر تاخیر کرے تو ساقط نہین ہوگا اوسکے ذمے سے بغیر دینے کے اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے آدھا صاع دیوے گیہون سے یا اوسکے آٹے سے یا ستو سے اور ایک صاع خرمے سے یا جو سے اور قیمت کی دینا افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب چیزونمین ایک صاع ہے اور قیمت دینا درست نہین اور نزدیک امام مالک کے افضل ہے گیہون دینا اور نزدیک امام احمد کے کھجور اور نزدیک امام شافعی کے جس قسم کا اناج اوس شہر مین کھاتے ہین وہی دیوے اگر مختلف چیزین کھاتے ہین تو اعلی قسم دینا افضل ہے اور ستو اور آٹا درست نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور صاع آٹھ رطل عراقی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور مدراس کے حساب سے تین پڑی ہوتی ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کی پانچ اور ایک ثلث رطل عراقی ہے اور مدراس کے دو پڑی ہوتی ہین اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اپنے طرف سے اور اپنے چھوٹے لڑکے کیطرف سے اور مجنون بڑے لڑکے کیطرف سے دیوے بشرطیکہ وہ دونون غنی نہین اگر غنی ہون

تو انہیں کے مال سے دیوی اور اپنے غلام اور کنیز جو واسطے خدمت کے ہین اونکی طرف سے بہی دیوی اور واجب
نہین اپنی عورت اور بڑے لڑکے کیطرف سے جو عاقل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جسکا نفقہ اوسپر لازم ہے
اوسکی طرف سے بہی دیوی اگر کسی شخص کو نفقہ دیوے کہ جسکا نفقہ اوسپر لازم نہین تو اوسکا فطرہ دینا
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے بشرطیکہ رمضان کے تمام مہینے
کا نفقہ دیا ہوا اور واجب نہین فطرہ مکاتب پر اور نہ اوسکے مولی پر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی
کے اور واجب ہے مولی پر نزدیک امام مالک کے اور مکاتب پر واجب نزدیک امام احمد کے اگر غلام
آدہا حر ہے اور آدہا غلام تو فطرہ نہین اوسپر اور نہ مالک پر اوسکے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آدہا
مالک پر ہے نزدیک امام مالک کے اور غلام پر کچہ نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آدہا
مالک پر ہے اور آدہا غلام پر اگر ایک غلام دو شخص یا زائد کے ملک مین رہے تو کسی پر صدقہ واجب نہین
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر ہر شخص اپنے حصے کیموافق دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

کتاب الصیام

اللہ تعالی فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى
وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ
أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ لَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنی مہینا رمضان کا جسمین نازل ہوا قرآن
واسطے ہدایت لوگون کے اور کہلین نشانیان راہ کی اور فیصلہ پہر جو کوئی پاوے تم مین یہہ مہینا
تو وہ روزہ رکہے اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین پہر افطار کرے تو اوسپر ہے قضا اسکے شمار روزے
رکہنا دوسرے دنون سے اللہ چاہتا ہے تمہاری آسانی اور نہین چاہتا ہے تمپر مشکل یعنی تمکو بیماری
اور سفر مین روزہ نرکہنا جو مباح کیلیے تمہاری آسانی کیلئے ہے اور بیہقی شعب الایمان مین روایت
کرتے ہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ
جنت آراستہ کیجاتی ہے رمضان کیلئے شروع سال سے سال آئندہ تک اور بہی فرمایا پہر جب پہلا
دن ہوتا ہے رمضان کے مہینے کا تو بہتی ہے ایک ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتونسے حور عین پر پہر کہتی ہین

وہ حورین اے رب ہمارے کر ہمارے لئے تیرے بندے گونکو جو رہے کہ ٹھنڈی ہون اونسے ہماری آنکھین اور ٹھنڈی
ہون اونکی آنکھین ہمارے سے اور بخاری اور مسلم روایت کرتے ہین سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا انہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین آٹھ دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہے
کہ اوسکو باب الریان کہتے ہین داخل ہوگا اوسمین کوئی سواے روزہ دارونکے اور ابن خزیمہ اور ابن حبان
نے اپنی صحیح مین ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جسمین یہہ بہی مذکور ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو فرشتے مجہکو پہاڑ پر لے گئے سو وہان یکایک سخت آوازین آرہی ہین
کہا مین نے یہہ کیسا آوازین ہین تو کہا اون دونون نے یہہ آوازین دوزخیونکی ہین پہر لیچلے مجہکو سو دیکہا
مین نے یکایک ایک قوم کو جو لٹکائے گئے ہین یا ذونپر چیرے گئے ہین کنارے منہہ کے اور اوس سے لہو جاری
ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچہا مین نے یہہ لوگ کون ہین تو کہا ان دونون نے یہہ وہ
لوگ ہین جو افطار کرتے ہین آگے حلال ہونے کے روزے سے اپنے یعنی وقت افطار کے آگے جو کہا آئین امر
روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہے ہر مسلمان عاقل بالغ پر اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر فرضیت کا قایل ہوکر روزہ نرکہے بغیر عذر شرعی کے تو جبر کرے روزہ رکہنے پر
اگر روزہ رہا تو بہتر نہین تو قتل کرے حدًا نزدیک امام مالک کے اور قید مین رکہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور
امام شافعی کے اور اوس شخص کا حکم نزدیک امام احمد کے کیا ہے سو دیدہ عاصی کے نظر مین نہین آیا اور
لڑکے کو سات برس کی عمر مین روزیکا حکم کرے اور دس برس کی عمر مین مارے روزہ نرکہے تو نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور نیت روزیکی فرض ہے دلسے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نیت کرنا رمضان
کے ادا روزونکی اور نفل اور نذر معین کی النصف شرعی آدہے دن تک اور شرعی دن صبح صادق سے
غروب آفتاب تک ہے اور نذر غیر معین اور کفارے کے روزے اور قضا روزے فرض کے ہون یا نفل کے
ہون تو رات سے صبح صادق طلوع ہونیکے آگے نیت کرنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام روزونکی
نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نفل کے سواے
سب روزونکی نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نفل کی نیت یا بہنے نزدیک امام

شافعی کے زوال تک اور نزدیک امام احمد کے زوال کے بعد بھی جایز ہی اور نیت ہر روزہ کی ہر روز کرنا فرض ہی نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور کافی ہی نزدیک امام مالک کی رمضان کی تمام مہینے کی نیت کرنا پہلی رات کو اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی تعجیل افطار کی بعد متحقق ہونے غروب آفتاب کی اور مستحب ہی تاخیر سحر کی مگر اتنی تاخیر نکرے کہ گمان طلوع فجر کا ہو کیونکہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک وقت روزہ کا ہی اور بعد طلوع فجر کے غروب آفتاب تک کوئی مفسد صوم واقع ہو تو روزہ باطل ہوتا ہی اور تفصیل اسکی مفسدات صوم مین آویگی ۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب رویۃ الہلال

روزہ رمضان کا فرض ہوتا ہی تیس دن گذرنیسی شعبان کے یا دیکھنے سے ہلال کے اور تیسویں کو اور ثابت ہوتا ہی ہلال رمضان کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے گواہی سی ایک عدل کے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بشرطیکہ مطلع صاف نرہی اگر مطلع صاف رہی تو جماعت کثیر کی گواہی ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے کافی ہی گواہی ایک عدل کی مطلع صاف رہی یا نرہی مگر مرد آزاد ضرور ہی نزدیک امام شافعی کے اور کافی ہی نزدیک امام احمد کے غلام یا عورت ہو تو بھی اور نزدیک امام مالک کے دو مرد آزاد کی گواہی ضرور ہی مطلع صاف رہی یا نرہی اور واسطے ہلال شوال اور ذی الحجہ وغیرہ کے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے دو مرد آزاد ضرور ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت بشرطیکہ مطلع صاف نرہی اگر صاف رہی تو جماعت کثیر ضرور ہی اگر ایک شخص کی گواہی سی ہلال رمضان کا ثابت ہووی اور بعد تیس روز کی چاند نظر نہ آوی مطلع صاف رہکر تو گواہی ایکمرد کی باطل ہوگی چاہیے پھر ایک روزہ رکھو اگر مطلع صاف نرہی تو روزہ نرکھی اگر دو آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی خواہ مطلع صاف رہی یا نرہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور روزہ نرکھی نزدیک امام شافعی کے تیس دن کی بعد خواہ ایک آدمی کی گواہی سی ثابت ہوا ہو یا دو کی خواہ مطلع صاف رہی یا نرہی اور نزدیک امام احمد کے دو شخص کی گواہی سی ثابت ہوا ہی تو روزہ نرکھی اگر ایک شخص کی گواہی سی یا ابر کی سبب سی احتیاطاً روزہ رکھی ہین تو پھر ایک روزہ رکھی اور نزدیک امام مالک کی مطلع صاف

نہ کہ چاند نظر نہ آوے تو گواہی دو مرد کی اور زیادہ اوس سے باطل ہوگی مگر جماعت کثیر سے ثابت ہووے
کہ جھوٹ بولنا اونکا ممکن نہین ہے تو گواہی باطل ہوگی اگر مطلع صاف نہین ہے تو دو مرد کی گواہی
بہی باطل ہوگی اگر ایک شخص چاند رمضان کا دیکہا اور گواہی اوسکی مقبول نہین ہوئی تو وہ شخص
روزہ رکہنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر شوال کا چاند ایک شخص دیکہے تو روزہ نہ رکہے نزدیک امام شافعی
کے لیکن اول شہادت نزدیک قاضی کے ادا کرے اگرچہ شہادت ایک شخص کی مقبول نہین ہے اگر بغیر
شہادت کے افطار کیا تو مستحق تعزیر کا ہوتا ہے اور مستحب ہے وہ شخص افطار مخفی کرنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے وہ شخص روزہ رکہے لیکن نیت افطار کی کرنا واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور ایک شہر مین چاند
دیکہنے سے تمام اہل دنیا پر روزہ فرض ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض نہین نزدیک امام شافعی
کے ایک شہر مین دیکہنے سے دوسرے شہر کے لوگون پر جہان اختلاف مطالع ہو اور اختلاف مطالع
چوبیس فرسخ سے کم مین نہین ہوتا اور یہہ مسافت قصر کے سولا فرسخ کی مسافت سے کچہ کم ہے اگر
حاکم اختلاف مطالع کو اعتبار نہین کرکے روزہ رکہنے کا حکم کرے تو شافعیہ کو لازم ہے اوسکی موافق
عمل کرنا اور ایسا ہی ایک شہر مین کسیکا چاند دیکہکر دوسرے شہر کو گئے اور وہان چاند نہین نظر آیا تہا
بسبب اختلاف مطالع کے تو انکی موافق روزہ رکہنا اگر چاند نہین دیکہے سو شہر کا شخص چاند دیکہے
سو شہر کو جاوے تو اونکے موافق عید کرنا اگر اوسکے حساب سے اٹہائیس روزے ہون تو بہی عید کرے
مگر بعد عید کے ایک روزہ قضا کرے اگر چاند دن کو نظر آوے تو شب آئندہ کا چاند ہے خواہ زوال
کے آگے نظر آوے یا بعد نزدیک ائمہ اربعہ کے لیس تیسوین کو شعبان کے دن کو دیکہے تو امساک کرے اگر
تیسوین کو رمضان کے دیکہے تو افطار نکرے اور یوم الشک کو روزہ رکہنا رمضان کا مکروہ تحریمی ہے اگر
دوسرے واجب کا روزہ رکہے جیسے قضا اور کفارہ اور نذر تو مکروہ تنزیہی ہے اور نفل افضل ہے اگر وہ دن اوسکی
عادت کے روزے کا ہو مثلا تیسوین شعبان دوشنبہ یا پنجشنبہ ہو اور اوسکی عادت یہہ دو دن روزہ
رکہنے کی ہو اگر عادت نہین ہے تو خواص لوگ نفل روزہ رکہنا مستحب ہے اور عوام لوگ زوال تک انتظار
کرکے افطار کرین نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور کیفیت اوس روز کے روزہ رکہنے کی جو جانتا ہے وہ خواص

سے ہی نہین تو عوام سے اور نزدیک امام مالک کے اوس دن رمضان کا روزہ نہ رکہنا دوسرے روزے رکہنا
جایز ہے اور نزدیک امام شافعی کے رمضان کا روزہ رکہنا جایز نہین اور قضا اور کفارہ اور نذر جایز
ہے اور نفل جایز نہین مگر عادتی روزے کا دن ہو تو جایز ہے اور نزدیک امام احمد کے انتیسوین کو ابر ہے
تو تیسوین کو روزہ رمضان کا رکہنا واجب ہے اگر ابر نہین تو روزہ رکہنا مکروہ ہے مگر عادتی روزہ کا
دن ہو تو مکروہ نہین جیسا کہ پیر اور جمعرات کا روزہ اور یہہ دو دن روزہ رکہنا مستحب ہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے چہہ روزے شوال مین بعد عید کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے روزے رکہنا ایام بیض کے یعنی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو ہر مہینے کے اور نزدیک امام
مالک کے مستحب ہے پہلی اور گیارہوین اور اکیسوین کو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکہنا
دسوین اور نوین کو محرم کے اور عرفہ کا روزہ حج کرنیوالے کو عرفہ کا روزہ مستحب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ روزہ رکہکر عرفات مین کہڑے رہنے سے ضعف نہو اور
دعاؤن مین خلل نہو اگر ضعف اور خلل ہو تو مستحب نہین اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکہنا
عیدین اور ایام تشریق مین مگر جایز ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ رکہنا ایام تشریق
مین جسے تمتع اور قران کی ہدی نہین پاوے تو

باب مفسدات الصوم

روزہ باطل ہوتا ہے جماع کرنیسے عمداً اور کفارہ بہی واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جماع کے سوا
اور کسی سبب سے روزہ باطل ہو تو کفارہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمداً
کہانے پینے سے غذا یا دوا کے بہی کفارہ واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر پتہر وغیرہ کہلو
جو غذا اور دوا نہین ہے تو کفارہ نہین اور نزدیک امام مالک کے ایسی چیزین کہانیسے بہی کفارہ
لازم آتا ہے اگر میت یا جانور سے جماع کرے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور کفارہ
بہی واجب ہے انزال ہو یا نہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال ہو تو روزہ باطل ہے نہین تو
باطل نہین اگر کوئی کہاوے یا پیوے یا جماع کرے گمان سے غروب آفتاب یا صبح صادق طلوع نہوا کر

اور بعد معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہین ہوا تھا یا صبح صادق طلوع ہو گئی تھی تو روزہ باطل ہی
نزدیک ائمہ اربعہ کی اور کفارہ بھی واجب ہی نزدیک امام احمد کی جماع مین فقط اور کفارہ نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص سوتی ہوئی عورت سی جماع کری یا ہوشیار رہی سو وقت جبر سی
جماع کری تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے عورت کا روزہ بھی باطل ہی اور نزدیک امام شافعی کے باطل نہین
اگر عورت اور مرد دونونکی رضامندی سی وطی ہووی اور روزہ دونون کو یاد رہی تو نزدیک ائمہ
ثلثہ کے دونون پر قضا اور کفارہ واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مرد پر قضا اور کفارہ ہی
اور عورت پر قضا ہی کفارہ نہین اگر روزہ بھولکر وطی کری تو روزہ صحیح ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مگر نزدیک امام مالک کی کفارہ نہین
اور نزدیک امام احمد کے مرد بھولگیا ہو تو کفارہ دیوی عورت بھولگئی ہو تو کفارہ نہین اگر کسی شخص
نے کسیکو جبراً کچھ کھلایا یا پلایا یا وطی کروائی تو روزہ باطل ہوتا ہی مجبور کا نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام مالک کی مگر کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کی روزہ صحیح ہی اور نزدیک امام احمد کی فقط
جماع سی باطل اور کفارہ بھی واجب ہی اگر کوئی بھولکر کھاوی یا پیوی تو روزہ صحیح ہی نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور باطل ہی نزدیک امام مالک کی لاکن کفارہ نہین اگر انزال ہووی مباشرت کرنیسی بغیر وطی
کے تو روزہ باطل ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ واجب ہی نزدیک امام مالک کی اور
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عورت کو چھووی یا بوسہ لیوی اور منی یا مذی نکلے تو نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ بھی ہی نزدیک امام مالک کی منی نکلنی سو
صورتمین فقط اور نزدیک امام احمد کے کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے بوسہ سی اور
چھونیسی بغیر حائل کے منی نکلے تو روزہ باطل ہی اور کفارہ نہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے
بھی روزہ باطل ہی منی نکلنی سے بوسہ لینی او چھونیسی اگرچہ حائل ہی بشرطیکہ وہ حائل شہوت
متحرک ہونیکو منع نکری اور کفارہ واجب نہین اگر فکر یا نظر سی منی یا مذی نکلے تو نزدیک امام
مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین مگر دوام فکر اور نظر سی منی نکلی تو کفارہ بھی ہی اور

نزدیک ائمہ ثلثہ کے فکر اور نظر سے منی یا مذی نکلے تو روزہ باطل نہین مگر نزدیک امام احمد کی مکرر نظر کرنے سے منی نکلے تو روزہ باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین۔ اگر کوئی شخص کہاتا یا پیتا وقت صبح صادق طلوع ہووی تو سنگا تہو کدینے سے روزہ باطل نہین اگر سنگا نہ تہوکی تو باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اگر کوئی وطی کرتے وقت صبح صادق طلوع ہوجاوی تو نزدیک امام احمد کے روزہ باطل ہی اور کفارہ بہی واجب عورت سے سنگا جدا ہو یا نہو اور نزدیک امام مالک کے اگر سنگا جدا نہووی تو روزہ باطل ہی اگر سنگا جدا ہو تو روزہ صحیح ہی اگرچہ جدا ہونیکے بعد منی یا مذی نکلے اگر جدا ہونیکی بعد بہی اوسی کا خیال رہی اور مذی نکلے تو قضا کری اگر منی نکلے تو کفارہ بہی دیوی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی سنگا جدا ہووی تو روزہ صحیح ہی اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکی اگر توقف کری تو روزہ باطل ہی اور کفارہ نہین اگرچہ منی نکلی مگر نفس کو حرکت دیا ہی تو کفارہ بہی دیوی اور نزدیک امام شافعی کے سنگا جدا ہووی تو روزہ صحیح ہی اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونیکی اگر سنگا جدا نہووی تو قضا اور کفارہ ہی اور کفارہ فقط رمضان کی ادا روزہ مین ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور کفارہ نزدیک امام ابوحنیفہ کی روزہ کی نیت رات کو کی ہو تو واجب ہوتا ہی اگر رات کو روزہ رکہنے کا ارادہ نہین تہا اور دنکو نیت کی اور روزہ توڑا تو کفارہ نہین اور کفارہ یہہ کہ ایک غلام کو آزاد کری یا دو مہینے کے روزے پے در پے رکہی یا ساٹہہ مسکین کو کہانا کہلادی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور اختیار ہی نزدیک امام مالک کی ان تینونمین سے کوئی ایک ادا کری مگر کہانا دینا اولی ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تینون چیزونمین ترتیب فرض ہی یعنی طاقت غلام آزاد کرنیکی ہو تو غلام ہی آزاد کری نہین تو روزی رکہی طاقت ہو تو نہین تو کہانا کہلادی اور کہانا نزدیک امام ابوحنیفہ کے صدقہ فطر کے مانند ہی اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کی ایک مد دیوے جو مد اوس کی آدہی پری ہی اور نزدیک امام احمد کے گیہون دیوی تو آدہا صاع اور دوسرے چیزونمین ایک مد دیوی اگر رمضانمین دو دن روزہ توڑی جس سے کفارہ لازم آتا ہی تو نزدیک ائمہ ثلثہ کی دو کفارے واجب ہوتے ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کی پہلا کفارہ نہین دیا ہی تو دوسرا ضرور نہین اگر پہلا دیچکا ہی تو دوسرا بہی واجب ہی اگر ایکدن مین دوبار جماع کری تو دوسرا کفارہ واجب نہین

نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہی نزدیک امام احمد کے دوسرا کفارہ بھی پہلا کفارہ دیچکا ہو تو
نہین تو واجب نہین اور روزہ باطل ہوتا ہی قی کرنیسی منہہ بہر کے اپنی خواہش سی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے عمدًا تہوڑی سی قی کرے تو بہی باطل ہی اور پچہنے لگانیسی
روزہ باطل نہین ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہی نزدیک امام احمد کے پچہنے لگانیوالی اور
پچہنے لگوانیوالے کا بشرطیکہ خون نکلے اور عمدًا ہو بغیر جبر کسی کے اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام
مالک اور امام احمد کے سرمہ لگانیسی بشرطیکہ مزا اوسکا حلق مین آوی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام شافعی کے باطل نہین اگر کسیکے حلق مین پانی جاوی کلی کرنیسی یا ناک مین پانی لینے سے
تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام شافعی کی مشروع
وضو مین پانی جاوی بغیر مبالغہ کے تو باطل نہین اگر مبالغہ کیا کلی یا ناک مین پانی لینی مین یا
مشروع وضو مین چوتھی بار پانی لیا یا وضو واسطے تبرید کے کیا یا بغرض منہہ اور ناک مین پانی
لیا اور پانی باطن مین گیا تو روزہ باطل ہوتا ہی اور نزدیک امام احمد کے باطل نہین اگرچہ مبالغہ
سی پانی جاوی مگر اوسکے اختیار سی جاوی تو باطل ہی اور باطل ہوتا ہی نزدیک امام شافعی کی ذکر کی
سوراخ مین کوئی چیز ڈالنی سی اور باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر قبل مین عورت کی پانی یا تیل
ڈالی تو روزہ باطل ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور ناک اور کان مین دوا ڈالنی اور حقنہ کرنیسی روزہ باطل
ہوتا ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر رمضان کا روزہ کسی کا فوت ہوا اور بیعذر دوسری رمضان تک
قضا نہین کی تو واجب ہی ساتھ قضا کی ہر ایک روزہ کی عوض ایک مسکین کو فدیہ دیوی نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور فدیہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فدیہ واجب ہی نزدیک ائمہ
ثلثہ کی اوس بوڑہی پر جو طاقت روزہ کی نہین رکہتا ہی اور اوس بیمار پر جسکی صحت کی امید نہین ہی
اور نزدیک امام مالک کی ان دونون پر فدیہ مستحب ہی اور فدیہ یہہ ہی کہ ایک شخص کو کہانا دیوی
جیسا کہ کفارہ مین دیتی ہین اور مباح ہی افطار کرنا حاملہ اور مرضعہ یعنی دایہ کو جسوقت کہ خوف
کرین وہ دونون اپنی نفسون پر یا اپنی بچون پر اور لازم ہی اونکو قضا نزدیک ائمہ اربعہ کی اور فدیہ بہی

دیوی ہر روزہ کو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جسوقتکہ خوف کرین اپنی بچون پر اگر اپنے نفسون پر خوف کرین تو کفارہ نہین آور نزدیک امام مالک کی مرضعہ پر کفارہ ہی حاملہ پر نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے کسی پر کفارہ نہین اگر دنکو مسافر مقیم ہووی یا بیمار صحیح ہووی یا لڑکا بالغ ہووی حسب حالمین کہ ان سبہون نے روزہ نہین رکھکر افطار کیا تہا یا حائض اور نفسا پاک ہووی یا کافر اسلام لاوی تو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کی ان تمام کو امساک کرنا یعنی مفسدات صوم سی باز رہنا واجب ہی اور نزدیک امام شافعی کے مستحب ہی اور نزدیک امام مالک کے نو مسلم کو مستحب ہی دوسرونکو مستحب نہین اگر دن کو رمضان کا چاند ثابت ہووی تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے امساک کرنا اور پہر قضا کرنا واجب ہی اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے نیت کا وقت رہی اور مفسدات صوم سی باز رہا ہی تو روزہ رکھی نہین تو امساک اور قضا واجب ہے۔

٥ مسافر اور بیمار اور حائض و نفسا کو قضا کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نو مسلم اور لڑکے پر بہی قضا فرض ہے نزدیک امام احمد کے ۱۲ م

باب الاعتکاف

مستحب ہی اعتکاف یعنی مسجد مین بیٹہنا ہر وقت اور عشرہ اخیر مین رمضان کی سنت ہی اگر نذر کری تو واجب ہی اور اعتکاف صحیح نہین ہی بغیر نیت کی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور روزہ شرط ہی واسطی اعتکاف کی نزدیک امام مالک کی اور شرط نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور شرط ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے واسطی اعتکاف نذر اور مسنون کی اور جماع سی اعتکاف باطل ہوتا ہی اور کفارہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر اعتکاف نذر کا ہو تو کفارہ بہی ہی نزدیک امام احمد کے مانند کفارہ قسم کے اگر مباشرت کری شہوت سی بغیر وطی کی مانند بوسہ وغیرہ کی تو باطل ہی انزال ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور انزال نہو تو بہی باطل ہی نزدیک امام مالک کی اگر بہولکے وطی کری تو اعتکاف باطل ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام شافعی کے اور جائز ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے کہانا پینا مسجد مین اور واسطی حوائج انسانی کی مسجد کی باہر جانا

کتاب الحج

اللہ تعالی فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً یعنی اور اللہ
کا حق ہے لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی استطاعت رکھے اس تک راہ کی۔ امام محمد
غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی احیاء العلوم مین مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مقرر اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے اس گھر سے کہ حج کرین اسکا ہر سال چھہ لاکھ آدمی پہر اگر کم ہووین
تو کامل کرتا ہے اللہ تعالی اس عدد کو ملایکہ سے اور تحقیق کہ کعبہ حشر کیا جاویگا مانند اوس عروس
کے جسکا زفاف ہوتا ہے اور جسنے اسکا حج کیا ہے اوسکے پردون سے متعلق رہتا ہے اسکی اطراف
پہرتا ہے یہانتک کہ کعبہ جنت مین جاوے پہر اسکے ساتھ وہ لوگ بھی جنت مین جاوینگے اور
شفا مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور ہے کہ ایک قوم والے آئے نزدیک سعدون خولانی
کے مُنَسْتِیْر مین جو کہ ہے قیروان مین پہر معلوم کرایا سعدون کو تحقیق کہ کتانہ نے جو قبیلہ سے
بربر کا قتل کیا ایک شخص کو اور اسکو آگ لگادی تمام رات پس کچہ اثر نہ کی آگ اوسمین اور باقی
رہا وہ شخص سفید رنگ ہوکر پس کہا سعدون نے شاید کہ وہ تین حج کیا ہوگا کہا ان لوگون نے
ہان سعدون نے کہا حدیث سنی مین نے جس شخص نے کہ ایک حج کیا تو ادا کیا فرض کو اپنے اور جسنے
دوسرا حج کیا تو قرض دیا رب کو اپنے اور جسنے تیسرا حج کیا تو حرام کرتا ہے اللہ تعالی بال کو اسکے
اور جسد کو اسکے آگ پر دنیا اور آخرت مین اور ترمذی روایت کرتے ہین امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہوگا توشہ اور سواری
کا جو اسکو بیت اللہ کو پہنچاوے پہر اوسنے حج نہین کیا تو وہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا اور اسکو
برابر ہے اور بیہقی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ایک بندہ کہ جسم کو مین نے صحت دی اور
اوسکی معاش مین کشایش کی اوسپر پانچسال گذرے وہ میری طرف وفد ہوکر نہین آیا یعنے
بیت اللہ کی زیارت کیلئے نہین آیا تو وہ بندہ البتہ محروم ہے اور حج ایک رکن ہے ارکان اسلام
سے اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو آزاد اور عاقل و بالغ اور صحیح ہو اور استطاعت رکھتا ہووے

اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور فرض ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے حج فی الفور
کرنا یعنی جس سال قدرت پیدا ہو حج کرنیکی اوسی سال کرنا اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا اور نزدیک
امام شافعی کے فی الفور فرض نہین مگر موت کا یا مال تلف ہونیکا اندیشہ ہو یا بیماری یا زائد عمر
ہونیکے سبب سے آیندہ جانیمین مشقت زائد ہونیکا اندیشہ ہو تو فی الفور کرنا فرض ہی اگر تاخیر
کریگا تو گنہگار ہوگا اور حج کا احرام باندہنا اور کہڑا رہنا عرفات مین اور طواف زیارت سب حج
کے فرایض سے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی نزدیک امام
ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر یعنی
بال مونڈنا یا کترنا اور واجب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طواف وداع واجب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور سنت نزدیک امام مالک کی اور مزدلفہ مین توقف کرنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور رمی واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی طواف قدوم اور بوسہ
دینا حجر اسود کو اور احرام میقات سے باندہنا واجب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور میقات مدینہ
والونکا ذوالحلیفہ ہی اور عراق اور خراسان والونکا ذات عرق اور شام اور مغرب اور مصر والونکا
جحفہ اور نجد والونکا قرن اور یمن اور ہند والونکا یلملم اور احرام کیواسطے غسل کرنا اور ایکدوگانہ
نفل پڑہنا مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کی اور تلبیہ کہنا واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور سنت
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تلبیہ یہ کہے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور حرام ہی محرم کو خوشبو کی لگانا اور شکار کرنا
اور ناخن اور بال نکالنا اور عورت منہہ ڈہانپنا اور مرد سر ڈہانپنا اور وہ لباس پہننا جو بدن کی یا
کسی عضو کے انداز کے برابر بناتی ہین جیسی جبہ اور پایجامہ اور قبا وغیرہ نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور مرد منہہ ڈہانپنا حرام ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور جائز ہی نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے اور عورت دستانی پہنین پہننا مستحب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور پہننا حرام ہی
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے جماع کرنا اور اوس سے حج فاسد ہوتا ہی

اگر فاسد ہونیکے بعد بھی اوسی کو تمام کرنا اور قضا کرنا واجب ہی اور عمرہ سنت موکدہ ہی نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمرہ مین احرام اور طواف فرض ہین نزدیک ائمہ اربعہ کی اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہی نزدیک امام شافعی کی حلق یا تقصیر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے واجب ہی

باب الاضحیۃ

قربانی واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوس مقیم پر جسپر فطرہ واجب ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہی اوس شخص پر جو قادر ہی قربانی پر اور اول وقت قربانی کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعد نماز پڑھنے امام کے ہی اون شہرونمین جہان عید کی نماز ہوتی ہی اور جہان عید کی نماز نہین ہوتی ہی وہان طلوع فجر سے عید کے جایز ہی اور نزدیک امام مالک کی بعد نماز اور خطبہ اور ذبح کرنے امام کے اور جہان نماز نہین ہوتی ہی اور امام ذبح نہین کرتا ہی وہان بعد اتنی وقت کی کہ جسمین امام نماز پڑھکر ذبح کر سکتا ہی اور نزدیک امام شافعی کی بعد اتنی وقت کی جسمین عید کی نماز اور دو خطبے پڑہ سکتے ہین خواہ اوس شہر مین عید کی نماز ہو یا نہو اور نزدیک امام احمد کے عید کی نماز کے بعد جہان عید کی نماز پڑہتی ہین اور عید کی نماز نہین پڑہتے سو جاہی مین بعد اوتنی وقت کی جسمین نماز پڑہ سکتی ہین اور انتہای وقت نزدیک امام شافعی کے تیرہوین کے مغرب تک ہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے بارہوین کی مغرب تک اور اونٹ اور گائی سات آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایکہی آدمی کی نزدیک امام مالک کے اور بکری سے ایک آدمی کی قربانی ہوتی ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر نزدیک امام احمد کی ایک بکرا اپنی اہل وعیال کیطرف سی کافی ہی اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کی اونٹ پانچسال سے کم اور گائی دو سال سی کم اور نزدیک امام مالک کے ضرور ہی اونٹ پر چھٹا سال شروع ہونا اور گائی پر چوتھا سال اور بکرا مینڈھی کے قسم سی ہو تو چھے مہینی کا اگر چھیلی کے قسم سے

ہو تو ایکسال کا رہنا ضرور ہی نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور دونون قسم مین نزدیک امام مالک کے کامل ایک سال کا رہنا ضرور ہی اور نزدیک امام شافعی کے مینڈہی ہو تو ایک سال چہبلی ہو تو دو سال کامل ہونا ضرور ہی اور ذبح کیوقت بسم اللہ بولکر چار رگین کاٹین یعنی حلقوم اور مری اور ودجین اگر تین کٹین تو بہی کافی ہی لیکن حلقوم اور مری ضرور کٹی نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور چارون کٹنا ضرور ہی نزدیک امام مالک کے اور کافی ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے حلقوم اور مری تین تو اور حلقوم اوس کو کہتی ہین جو رستہ دم آنے جانیکا ہی اور مری حلقوم کے نیچے ہی کہانا پانی جانیکا رستہ اور ودجین دو رگین ہین گردن کے دونون جانب مین جنکو شاہ رگ کہتی ہین اگر بسم اللہ عمداً نہ بولکر ذبح کری تو ذبیحہ حلال نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حلال ہی نزدیک امام شافعی کے اگر سہواً ترک کری تو حلال ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جانور قربانکا بیمار نہ ہو اور عیوب سے سالم رہی نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر حاملہ جانور کو ذبح کری اور ذبح کے سبب سے پیٹ کے اندر بچہ مر جاوے تو بچہ بہی حلال ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے

الخاتمہ فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بزار اور دارقطنی اور بیہقی نے اپنی اسناد سی روایت کی ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت کری تو واجب ہوئی واسطی اسکے شفاعت میری اور دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جو شخص حج کرکے میری قبر کی زیارت کریگا بعد وفات میری تو گویا اوسنی زندگی مین میری زیارت کی اور ابن النجار نی روایت کی ہی انس رضی اللہ عنہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جو کوئی میری امت سی مالدار ہوا اور میری زیارت نکری تو اوس تقصیر کا عذر ہرگز نہین سنا جاویگا اور دارقطنی اور ابن عدی روایت کرتی ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی حج کیا اور میری زیارت نہین کی تو تحقیق کہ اسنی مجہپر ظلم کیا اور مستحسن ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے زیارت کیوقت ہاتہہ باندہنا

جیسا کہ نماز مین باندہتی ہین اور اوسوقت آنکھین نیچی کرکے ہیبت واجلال کے مقام مین دنیا کے علایق سے دلکو فارغ کرے اور جنکے حضور مین کہڑا ہی اونکی جلالت اور منزلت کو اپنی دلمین مستحضر رکھے اور یقین جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر مکرم مین زندہ ہین اور زائرونکو دیکہتی ہین اور اونکے کلام کو سنتی ہین اور جانتی ہین اختلاف اونکی دلونکا اور درجونکا اور اعمال اور احوال کا اور ہر ایک کو اوسکی حال کے موافق مدد کرتے ہین اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ساتہہ کمال ادب کی متوسط آواز سی کہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیتی ہین مگر جسکا حوصلہ سننی کا نہین ہی اوسکی سماعت مین نہین آتا اور حضرت پر سلام کرنے کے بعد سیدہی جانب ایک ہاتہہ کی مقدار ہٹکر سلام کہی اوپر خلیفہ رسول اللہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاندہی کی پاس ہی پشت کیطرف۔ پہر ایک ہاتہہ کے مقدار سیدہی طرف ہٹکر سلام کہی اوپر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا سر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پشت کیطرف کاندہی کی پاس ہی اور روضہ مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر ایک مزار کی جا ہی باقی ہی حدیث سی ثابت ہوتا ہی کہ وہ جا ہی حضرت عیسی علیہ السلام کیلئی ہی اور شیخین کے سلام سی فارغ ہونیکی بعد پہر پہلے موقف کی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مواجہہ مین آوی اور اپنی واسطی حضرت سی توسل کری اور اللہ تعالی کے پاس اپنی لئی شفاعت اونکے طلب کری اور منقول ہی عتبی سی کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار شریف کے نزدیک بیٹہا تہا سو ایک اعرابی آیا اور بولا السلام علیک یا رسول اللہ سمعت اللہ یقول وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا وقد جئتك مستغفرا من ذنبی مستشفعا بک الی ربی یعنی السلام علیک یا رسول اللہ مین نی سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اور اگر وہ لوگ جسوقت کہ ظلم کیا تہا انہون نی جانون پر اپنی آتی تمہاری پاس پہر بخشش مانگتی اللہ تعالی سی اور بخشش مانگتی واسطی اونکی رسول تو البتہ پاتی اللہ کو توبہ بہت قبول کرنیوالا مہربان اور تحقیق کہ مین آیا ہون نزدیک آپکی

میرے گناہونکو بخشوانے اور سفارش چاہتاہون مین آپکی نزدیک میرے رب کے۔ اوسکی بعد یہہ کہنے لگا
یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ - اے بہتر اُنمین کہ جو دفن کئے گئے
ہین زمین مین انکی استخوان جنکی پاکیزگی سے زمین اور ٹیلے پاکیزہ ہوئے ہین - نَفْسِیْ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ - یعنی میری جان فدا ہے قبر پر سے جسمین کہ آپ رہتے ہین اس مین
ہے پارسائی اور اسمین ہے بخشش اور کرم۔ اور عتبی کہتے ہین کہ اعرابی یہہ کہکر چلا گیا اور مین وہان
سوگیا سو خواب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ اس شخص سے ملکر خوشخبری دے کہ
اللہ تعالی نے تیری مغفرت کی۔ اور حکایت اعرابی کی بہت مشہور ہے اور علما مذاہب اربعہ کے اپنے
مناسک کی کتابونمین اسکو ذکر کرتے ہین اور یہہ کہنے کو مستحسن جانتے ہین اور سلف سے منقول ہے جو
شخص کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کی نزدیک یہہ آیت پڑہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ
یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بعد اسکے ستر بار کہے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے صلی اللہ علیک اے فلان آجکے دن تیری
کوئی حاجت ساقط نہوگی یعنی تیرے سب مرادین برآئینگی اور علما کہتے ہین یا محمد کہنے سے یا رسول اللہ
کہنا یا یا نبی اللہ کہنا اولی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ خصائصون سے یہہ بھی ہے کہ
آپکا نام لیکر ندا کرنا اور بقیع کے قبرونکی زیارت مستحب ہے اور وہان چند قبے ہین ایک قبہ اہلبیت
کا اوسمین حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد
باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزار ہین اور حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
کا مزار امام حسن علیہ السلام کے بازو سے بعض کہتے ہین کہ آپکا مدفن آپہی کے مکان مین ہے جو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کے بازو سے ہے اور زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن
مجتبی رضی اللہ عنہ نے جسد شریف کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے بقیع مین لاکر دفن کیا
اور محمد بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ یزید شقی نے سر مبارک کو حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینے کے
عامل عمرو بن سعید بن العاص کی نزدیک روانہ کیا تو انہون نے کفن مین لپیٹکر بقیع مین آپکی والدہ

قبر کے نزدیک دفن کیا اور قبہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قبہ امہات المومنین کا اور قبہ حضرت عقیل بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کا اور قبہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ نافع رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا جو والدہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ہین اور قبہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی ہین اور قبہ حضرت اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کا اور قبہ مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ کا اور قبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جو والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قبہ نفس زکیہ یعنی سید المہدی محمد بن عبداللہ بن حسن مثنی ابن الحسن بن علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم کا اور شہداے احد کی زیارت مستحب ہے ابتدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت سے کرے اور حضرت سیدہ شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ اور آپکے سجادے حضرت سلطان سید محمد قدس سرہما کے مزار بھی بقیع مین ہین اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ توریت مین آیا ہے کہ مقبرے پر بقیع کے ملایک موکل ہین جسوقت مقبرہ بھر جاتا ہے تو اطراف کو اوسکے پکڑ کے ہین اور بہشت مین چھانٹ دیتے ہین اور حدیث شریف مین ہے کہ روشنی بقیع کے مقبرے کی آسمان مین ایسی ہے کہ جیسے آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہے زمین مین اور ابن شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینے مین مرنیکی سکت رکھتا ہے تو وہان مرے کسواسطے کہ وہان جو مریگا اوسکے لیے مین شفاعت کرونگا اور صحیحین کی روایت مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین شق ہوگی اول مین اٹھونگا اور اوسکے بعد ابوبکر اور اوسکے بعد عمر پھر مین اور ابوبکر اور عمر ملکر بقیع کو آوینگے وہان کے لوگ جی اوٹھینگے اوسکے بعد مکے والو مین انتظار کرونگا سو حشر مین کے لوگونکے درمیان میرا حشر ہوگا۔ بندۂ عاصی کہتا ہے ہمارے مسلمان بھائیو مین جنکو یہہ سعادت عظمی حاصل کرنیکی آرزو ہے چاہیے کہ بقیع مین دفن ہونیکی دعا ہمیشہ کرتے رہین اور بقیع مین دفن ہونیکی ایک عمدہ دعا کسی بزرگ سے منقول ہے اوسکا وظیفہ رکھین تاکہ منزل مقصود کو پہنچین اور وہ دعا یہہ ہے الٰهِي نَجِّنِي مِنْ كُلِّ ضِيقٍ ٭ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰى مَوْلَى الْجَمِيعِ ٭ وَهَبْ لِي فِي مَدِيْنَتِهٖ قَرَارًا ٭ بِاِيْمَانٍ وَدَفْنٍ فِي الْبَقِيعِ ٭ یعنی الٰہی نجات دے مجھکو ہر تنگی سے طفیل سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبے کے جو صاحب

ہین تمام کرا ور دی مجھکو مدینے مین آپکے قرار ساتھہ ایمان کے اور دفن کے بقیع مین اور دعا کے اول و آخر درود شریف ضرور پڑہیں کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ قبول نہین ہوتی ہے وہ دعا جسکے ساتھ درود شریف نہین ہے اور درود کا افضل صیغوں سے یہ بھی ایک صیغہ ہے اللّٰھم صل علی سیدنا محمد افضل ما صلیت علی احد من خلقک صلوۃ دائمۃ بدوامک باقیۃ ببقائک صلوۃ تکون لک رضا ولحقہ اداء صلوۃ مقبولۃ لدیک معروضۃ علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم اور فائدے اور نتیجے درود شریف کے حد حصر اور بیان سے زیادہ ہین اور ضبط اسکا زبان قلم سے دشوار ہے۔ اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت تو شروع کر اسکو ساتھہ درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر دعا کر جو کچھ چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھہ درود کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ تحقیق اللہ سبحانہ ساتھہ اپنے کرم کے قبول فرماتا ہے دونوں درودوں کو اور وہ بزرگتر ہے اس سے کہ چھوڑ دے اس چیز کو جو درمیان اون دونوں کے ہے یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہے اللّٰھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد صلوۃ انت لہا اھل وھو لہا اھل وبارک وسلم اللّٰھم اغفر لنا ولاٰبائنا ولامھاتنا ولمن احسن الینا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات اللّٰھم صل علی سیدنا محمد عدد ما فی علم اللہ صلوۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین ط

تمت

قطعہ تاریخ از فکر صائب صاحب جودت جامع لیاقت مولوی شمس الدین احمد صاحب قاضی عاد شد

چو شد بار دوم این فقہ مطبوع	طفیل چار یار و آل اطہار
باحقر گفت سالش ہاتف غیب	زنیک عین ست جاری چار انہار

کتبہ شیخ محمد عبد الرحمن مینا پوری

یا رسول الله حبیب خالق یکتا توئی
در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب
شمس تبریزی بیچاره بنعت پیغمبر هم
غیر تو ملجا و مأوا نیست در هر دو سرا
یا نبی بهر علی و فاطمه حسن حسین
مغفرت میدارم یا شفیع المذنبین
گر کسی بسند من کس تو وسیله روز حشر
جان فدای تو یا رسول الله
گر بیابم بجای سرمه کشم
کاش هر موی من زبان بودی
روشنی بخش هر دو کون و مکان
ارحم الراحمین نمی بخشد
همه شب چون چراغ میسوزم
ای حبیب عربی مدنی قرشی
ذره دارم بهوای او قفس تن
صفت باده عشقش نه من مست پیر
جامی ارباب فاجر عشقش نبودند
ثنای محمد بود حمد خالق
شد انوار وجه الله اول نمایان
نشد انداز او بس عیان دو عالم
بدوش محمد ردای نبوت
سزاوار جود و عطای حق آمد
دوای مرضهای جرم خود ایدل
برایجاد من کن ز رحمت نگاهی
آئینه سکندر و آب حیات خضر
درسیست کو مدرس درس معارفست
یک ذره دنی فتدلی کشید سر
بیاطی کارخانه لولاک دوخته
کحل الجواهر ملک و توتیای روح
روح الامین که آئینه قرب شان اوست

برگزیده ذو الجلال پاک بیهمتا توئی
پا نهاده بر سر گنبد خضرا توئی
مصطفی و مجتبی و سید اعلی توئی
رحم کن یا سیدی حال تباه آورده ام
بخش یارا لطف کن روی سیاه آورده ام
آیت لا تقنطوا بر خود گواه آورده ام
از خوشی گویم محمد پادشاه آورده ام
دل گدائی تو یا رسول الله
خاک پائی تو یا رسول الله
در ثنای تو یا رسول الله
عکس روی تو یا رسول الله
بی رضائی تو یا رسول الله
بی لقائی تو یا رسول الله
ز بود در دو عشش پایه شادی و خوشی
تا شده شهره آفاق بخورشید وشی
ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی
سر سعادت گر ازین راه قدم باز کشی
بود حمد خالق ثنای محمد
در آئینه حق نمای محمد
بچشم ادب خاک پای محمد
بدوش نبوت ردای محمد
سزاوار جود و عطای محمد
طلب کن ز دار الشفای محمد
نگاهی که بینم لقای محمد
تو جبین و تکلم شکرخای مصطفی
لب تشنه پیش منطق گویای مصطفی
ایوان بارگاه معلای مصطفی
پیراهن عبید بالای مصطفی
دانی که چیست خاک کف پای مصطفی
قاصر ز درک پایه ادنای مصطفی

نازنین حضرت حق صدر همه کائنات
یا رسول الله تو دانی امتان بیچاره اند
یا رسول الله بدرگاهت پناه آورده ام
دست بسته عرض سازم رحمة للعالمین
بارده در خدمت خاصان ای فخر رسل
چار چیز آورده ام شاها که در گنج تو نیست
از جمال خود مشرف کن که تا یابم شرف
فارغ از مبتلائی کو منست
از همه خلق گشته بیگانه
بینم و بشنوم بهر جائی
شافعی جز تو نیست در محشر
بخدا از تو ره نمی طلبم
سر نهاده است بر درت سعدی
فهم راز سخن چه کنم او عربی من عجمی
گرچه صد مرحله دورست پیش نظرم
مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات
ربوبیت خود خدای محمد
اگر جای او عرش گویم نشاید
ز مهر نبوت سند شد که غیری
حبیب خدا از انبیا هم کسی را
درخشنده لعلی که خورشید باشد
زر افشان کند پنجه سائلان را
گدای محمد شهنشاه عالم
ای صبح صادقان رخ زیبای مصطفی
معراج انبیا و شب قدر اصفیا
عیسی و پیر دایره علوی مقام اوست
از جام روح پرور زاغ گشت مست
شمس و قمر که لولو دریای اخضر اند
در قبض شکسته برخ لالان جوهرند
خواجه گلی درگاه و شوکه جبرئیل

نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی
چاره ساز عاجزان در دین و دنیا توئی
همچو کاهی عاجزم کوه گناه آورده ام
بکیسم خود را ز عصیان عذر خواه آورده ام
روی صدیق و عمر عثمان و شاه آورده ام
نیستی و عاجزی عذر گناه آورده ام
این کمال آرند در بارگاه آورده ام
مبتلائی تو یا رسول الله
آشنائی تو یا رسول الله
خوش ثنائی تو یا رسول الله
ماورائی تو یا رسول الله
بخدائی تو یا رسول الله
در هوای تو یا رسول الله
لاف مهرش چه زنم او قرشی من حبشی
وجههی فی نظری کل غداة وعشی
ضاعف الله به کل زمان عطشی
نمود است ظاهر برای محمد
که بر تر ز عرش است جای محمد
باین رتبه نبود ورای محمد
نخوانده خدا خود سوای محمد
بود تحفه از قبای محمد
کف دست حاجت روای محمد
شهنشاه عالم گدای محمد
دوی سر راستان قد رعنای مصطفی
گیسوی روز پوش قمر سای مصطفی
شد پرده دار ذروه علیای مصطفی
آهوی چشم دلکش شهلای مصطفی
از روی مهر آمده بالای مصطفی
وقت صلای معجزه ایمای مصطفی
شد با کمال رتبه مولای مصطفی امر

جندا چشمی که شد بینایی او
سید هم سرور و سیرا کس منزلش
من کجا و مدح آن ذات مطهر کو ولی
کی خداوند العظیم انگیزه شرب اسم
کی عجب این خاک مرا ای صبا
جای تماشای باغ جهان
جان طلب ساخت تمنای لقای روئیت
یا رسول عربی شافع محشر ما
زنگ آئینهٔ دل ما یکبار زدود
السلام ای محمد عربی
السلام ای امام اهل صفا
السلام ای رسول اصل وجود
السلام ای بشیر و نذیر اله
السلام ای خدیو صاحب فخر
السلام ای حسن از اشتیاق
السلام ای سرور مسکینان
السلام ای مطهر و اطهر
السلام ای محیط عز و علا
السلام ای سنت سلطان
از قضا مضمون عجب السلام
بیش شود دیگر من غیت نجمت
گرچه کار من همه معصیت است
دیده ام بار و از دیار شدم
کرده ام گرچه قباحت را
لیک از لطف یا رسول کریم
تحمل از حالت تباه خودم
عذر خواه آمدم بیا سر ده
تا بدینجا بود هنر از مرا
حالت نزع چون شود طاری

ای خوشا چشمی که گشت خاک کوی مصطفی
تا که خود را گم کنم در جستجوی مصطفی
مدح قول خود کنم از گفتگوی مصطفی
خوانم این ابیات خود را روبروی مصطفی
گر رسانی به یار یا رسول
چشم من و نقش نگار رسول
ای که جان دل من باد فدای روئیت
کی تمامین تو تشبیه چه جای روئیت
هر کجا افکند نگاهی اصفای روئیت
السلام ای دلیل حق طلبی
السلام ای ضیاء بزم هدی
السلام ای نبی صاحب جود
السلام ای حبیب عالی جاه
السلام ای شفیع خلق بعد
السلام ای عروج سبع طباق
السلام ای رحیم مسکینان
السلام ای وجود اطهر
السلام ای کتاب علم و حیا
السلام ای مراد محبوبان
... السلام
هستم از بندگان با درگهت
روز کارم همه معصیت است
از عبادت ابیک کنار شدم
نرسیدم مقام طاعت را
مکن ای مرا به حال سقیم
هست شرم از رخ سیاه خودم
بسوی راه راست ایم ده
دار با غربت و وقار مرا
نام حق بر زبان بود جاری

خضر هر کرا مجبوب الله نوشید یکی گر
از زمین بیدل حیسان کسی مرد از تن نام
از قضا دیر بوستا خیزون قبله نما
گر شود از بخت دو چار رسول
دار نهد تا نفس پسین
چون نوای ... شود مرا لقا
فیضت حبیب ... نکو نیز و صبا
یا نبی گشته دیده ... خدا
همچو انجم هر طرف که ...
السلام ای سپهر جلال
السلام ای نجات بخش عذاب
السلام ای خلیل رب جلیل
السلام ای نبی ... عالم
السلام ای کلید گنج کمال
السلام ای شه زمین و زمان
السلام ای ستر ظلمات
السلام ای علیم علم الیقین
السلام ای شهنشه آفاق
السلام ای فدای ... ماه
نگه لطف و رحمت غربا
بر من و جرم من مکن نظری
حرص دنیا بسی هلاکم کرد
دین از کرچه ... مرا
عمر ... سیه بها
چرا سیه توام ... هیبت
چه عجب ار بها ... دیم
کن ... دستگیری من
یاد با کثرت ... باشد
بس همین از تو التجا ... مرا

قطره‌ای ... مصطفی
بسته ام ... موی مصطفی
روی من ... سوی مصطفی
نقد دل ... رسول
سینهٔ من آئینه دار رسول
بلبل ... بهار رسول
هر دو عالم ... بهای روئیت
گر کشا از سر الطاف ردای روئیت
از قضا ... هوای روئیت
السلام ای شه کمال
السلام ای شفیع روز حساب
السلام ای ظهور خلق جمیل
السلام ای کریم صاحب کرم
السلام ای جمیل ...
السلام ای فروغ کون و مکان
السلام ای لب تو آب حیات
السلام ای سراج محفل دین
السلام ای مجسم اخلاق
السلام ای گدای کوی تو شاه
جان من یا رسول به تو فدا
کرم ... تو هست ...
جامه ... چاک کرد
... کسان رسانید مرا
... شود هیهات
... هیبت
گر بشوی ز باب فضل و کرم
رحم فرما بحال اسیری من
... حالت ... باشد
کن اجابت بحق آن ... ما

الحمد لله تعالی و الصلوة و السلام علی نبیه ... این رساله ... ماه رمضان المبارک باختتام طبع رسید

قیمت کتاب هذا ... دلائل النجاة فی السلام و الصلوة از تالیفات مولف کتاب هذا